

خاموش اے دل

ناول

مریم راشد

"اف شکر ہے پیپر ز ختم ہوئے اور جان چھوٹی... "منہا دھپ سے صوفے پر گرتی بولی تھی۔
انا جو اس کے لیے جو س بنا کر لائی تھیں اسے آڑھے ترچھے انداز میں صوفے پر لیٹے دیکھ کر ٹوک گئی تھیں۔

Kitab Nagri

"منہا.... کیا طریقہ ہے یہ۔ کتنی مرتبہ آپ کو سمجھایا ہے کہ ہر کام تہذیب کے دائرے میں رہ کر کرنا چاہیے۔
یہ بیٹھنے کا کون سا انداز ہے۔" وہ جو س کو ٹیبل پر رکھتی بولی تھیں۔

"اوہو انا... آج تو پلیز مجھے کچھ مت کہیں.. میں سونے جا رہی ہوں.... کتنے دنوں بعد سکون کی نیند آئے گی۔"
مرہا بولی تھی اور جو س کا گلاس غٹا غٹ پی گئی تھی۔

پھر ان کے گالوں پر بوسہ لیتی اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی۔

"یہ لڑکی بھی نا.... بالکل پاگل ہے۔" وہ خود سے کہتی ہوئیں کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

منہا... ملک وجاہت علی خان کی اکلوتی بیٹی تھی جو ان کی شادی کے پندرہ سال بعد نہایت منتوں مرادوں کے بعد پیدا ہوئی تھی۔ اس کی پیدائش پر حویلی میں ایک جشن برپا ہوا تھا۔ ملکوں کی حویلی میں ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا کہ کسی بیٹی کے پیدا ہونے پر جشن منایا جائے۔

لیکن اس کی پیدائش کے ایک سال بعد ہی اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ تب انمٹا بیگم اس کی پھوپھی جنہیں وہ انا کہہ کر پکارتی تھی اس کی پرورش کا ذمہ لے چکی تھیں۔

انمٹا بیگم کے شوہر کا ایک سال پہلے انتقال ہو چکا تھا۔ ایک ہی بیٹا تھا جسے سسرال والوں نے یہ کہہ کر اپنے پاس رکھ لیا کہ یہ ہمارا وارث ہے... اور انمٹا بیگم کو گھر سے نکال دیا۔ تب سے وہ اپنے بھائی وجاہت علی خان کے گھر ہی رہ رہی ہیں۔

حویلی کے اوپر والے پورشن میں ایک فیملی اور بھی بستی تھی۔ وجاہت علی خان کے بھائی صداقت کی...

ان کے چار بچے تھے لیکن چاروں ہی بچے کم گو اور اپنے کام سے کام رکھنے والے تھے۔

ان کا ایک بیٹا امریکہ میں نوکری کر رہا تھا جبکہ دوسرا پڑھائی کے لیے ہاسٹل میں رہتا تھا۔ البتہ دونوں بیٹیوں کی وہ کم عمری میں ہی شادی کر چکے تھے کیونکہ ان کے ہاں بیٹیوں کو گھر بٹھا کر رکھنے کا کوئی رواج نہ تھا۔

ان کے خاندان میں ایک اور شخص بھی تھا... حسن جاہ.... پورے خاندان میں نہایت مغرور سمجھا جانے والا.. اور لڑکیوں کا پہلا کرش۔ لیکن اس کے اندر کی تاریکی سے کوئی مطلع نہ تھا۔ شاید اسے اپنا بھرم رکھنے کا فن بخوبی آتا تھا۔

حسن جاہ... وجاہت علی خان کا سگا بھانجا... ان کی مرحوم بہن کی نشانی جسے وہ اپنے سینے سے لگا کر رکھتے تھے۔ بے شک وہ الگ گھر میں رہتا تھا لیکن حویلی کا ہر فیصلہ اس کی مشاورت سے ہوتا تھا۔ اور وہ جس گھر میں رہتا تھا وہ حویلی بھی وجاہت علی خان کی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس کی ذات نہایت پراسرار تھی.. جسے کوئی بھی سمجھ نہیں پاتا تھا۔ وجاہت علی خان اس کو فرمانبرداری گردانتے تھے لیکن کون جانے کہ واقعی فرمانبرداری تھی یا پھر ایک نقاب۔

اس روز بھی حسن جاہ کے آنے پر کھانے کا اہتمام ہو رہا تھا اور ساری ذمہ داری منہا کے سر تھی۔ صبح سے ہی کچن میں گھسی وہ حسن جاہ کو کوس رہی تھی۔ لیکن اس بات سے وہ بے خبر تھی کہ وہی اس کا مقدر بننے والا تھا۔

"حسن... میں نے آج تمہیں بہت خاص بات کرنے کے لیے بلوایا ہے۔" وجاہت علی خان اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"جی کہیے...." وہ اثبات میں سر ہلاتے بولا تھا۔

"منہا کا انٹر ہو چکا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔ اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم میرے داماد بنو۔" وجاہت صاحب نے ناپ تول کر لفظ ادا کیے تھے۔

www.kitabnagri.com

حسن جاہ کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی جو وہ فوراً چھپا گیا تھا۔

"میرے لیے تو یہ باعث فخر ہے لیکن آپ منہا سے پوچھ لیں... کیا معلوم کہ وہ آگے پڑھنا چاہتی ہو... اگر ایسا ہے تو شادی کے بعد میں اس کی پڑھائی کے نہایت خلاف ہوں... جتنا پڑھنا ہے پہلے ہی پڑھ لے۔" وہ اپنے ازلی پر اعتماد انداز میں بولا تھا۔

"نہیں... اس بات کی تم فکر مت کرو۔ ہمارے خاندان میں آج تک کوئی لڑکی میٹرک سے آگے نہیں گئی.... اور منہا کو تو ہم نے انٹر تک کی اجازت دے دی... لیکن اب بس بہت ہو گئی یہ پڑھائی... تم اگلے ہفتے آکر اپنی امانت لے جاسکتے ہو۔" وجاہت علی خان بولے تھے۔

"جیسے آپ کہیں... میں اگلے ہفتے حاضر ہو جاؤں گا لیکن تب تک آپ منہا سے بھی پوچھ لیں "....

وہ دانستہ بات کو ادھورا چھوڑ گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حسن.. تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے ہمارے خاندانی اصولوں سے واقف ہی نا ہو... یہاں پر بیٹیوں سے پوچھا نہیں.... انہیں بتایا جاتا ہے.. خیر تم اگلے ہفتے کی تیاری کرو... باقی سب میں دیکھ لوں گا۔" وہ سیٹ سے ٹیک لگا کر بولے تھے۔

"چلیں ٹھیک ہے پھر... مجھے اجازت۔" وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

وجاہت صاحب نے خوشی سے اس مردانہ وجاہت کے شاہکار کو باہر نکلتے دیکھا۔ یہ جوان میری بیٹی کا نصیب بنے گا... اس کے تو بھاگ ہی کھل گئے۔

انہوں نے سوچ کر آنکھیں موند لی تھیں۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں انا.... آپ جانتی ہیں کہ مجھے آگے پڑھنا ہے اور فی الحال شادی نہیں کرنی۔" شادی کی بات سن کر منہا ہتھ سے اکھڑ چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بیٹا... یہ تمہارے بابا کا فیصلہ ہے۔ میں کچھ نہیں بول سکتی.. تم بھی اپنا دماغ بنالو۔ اگلے ہفتے تمہارا نکاح ہے... ساتھ ہی رخصتی بھی۔" انا سنجیدگی سے بولیں تھیں۔ وہ منہا کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھیں۔

"نہیں.... میں ایسا قطعاً نہیں ہونے دوں گی..." منہا چیخی تھی۔

اس کی آواز سن کر وجاہت صاحب اس کے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

"اس کو سمجھا دیں..... جو ہم نے کہا ہے وہی ہو گا۔ نہیں تو یہ ہمارا امر امنہ دیکھے گی۔" وہ اپنی بات کہہ کر کمرے سے باہر نکل چکے تھے۔ جبکہ پیچھے منہا نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

"بابا ایسے نہیں کر سکتے..." اس کا ذہن یہ سب ماننے کو تیار نہ تھا لیکن اس کی ایک ناچلی تھی اور اگلے ہفتے نکاح سرانجام پا گیا تھا۔

وہ اس وقت حسن جاہ کے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی اپنی چوڑیوں سے کھیل رہی تھی۔ سب کچھ اس کی خواہش کے خلاف ہوا تھا لیکن وہ اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی اور آنے والی زندگی کے متعلق سوچ رہی تھی۔

"پتا نہیں حسن کیسے مزاج کے ہوں گے..." اس نے سوچا تھا۔

وہ اس کا کزن تھا لیکن آج تک ان کے درمیان ایک بھی بات نہ ہوئی تھی۔ اس لیے منہا کے جھجک فطری تھی۔

"سارے فنکشن میں انہوں نے ایک بار بھی میری جانب نہیں دیکھا اور نا ہی مسکرائے۔" اس کے ذہن میں آیا تھا۔

کھٹکا ہونے پر وہ سر جھکا کر بیٹھ گئی تھی۔ گھونگھٹ میں ہونے کے باوجود وہ خود کو نروس محسوس کر تھی۔
حسن دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا....

کچھ دیر بعد منہا کو محسوس ہوا تھا کہ وہ بیڈ پر بیٹھا ہے... اس کے دل کی دھڑکن مزید تیز ہو گئی تھی۔

کچھ لمحات خاموشی کی نظر ہوئے تھے۔
پھر حسن گلا کھٹکھار کر اس سے مخاطب ہوا تھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ بہت سی باتیں تم پر پہلے روز ہی واضح کر دوں.... تم اب میری بیوی ہو... میری ملکیت۔
لہذا میری مرضی کے بغیر تم کوئی قدم نہیں اٹھاؤ گی..."

میری مرضی کے بغیر اس گھر سے ایک قدم باہر نہیں نکالو گی چاہے کتنی ہی مجبوری کیوں نا ہو...
تم سمجھ رہی ہونا۔"

وہ اس کے گھونگٹ میں چھپے وجود سے مخاطب ہوا تھا۔

منہا کو پہلے پہل تو کچھ سمجھ ہی نا آئی کہ کیا کہے... لیکن پھر آہستہ سے سر ہلا دیا۔

"گڈ.." حسن اس کا سر ہلتا دیکھ کر بولا تھا۔

"تم اگر میری باتیں یو نہی چپ چاپ مانتی رہو گی تو فائدے میں رہو گی.."

ایک اور بات... مجھے زبان چلانے والی عورتیں سخت نا پسند ہیں۔ سو مجھے امید ہے کہ تم میری رائے سے کبھی اختلاف نہیں کرو گی۔" حسن اس کی رائے جاننے کے لیے رکا تھا۔

اس کے سر ہلانے پر وہ دوبارہ بولا تھا۔

"اور آخری بات.... آج کے بعد تم حویلی میں قدم نہیں رکھو گی۔ تمہارے بابا نے یہ گھر تمہارے نام کر دیا ہے.. سو اب یہی تمہارا گھر ہے.. اگر مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا حویلی کے لوگوں سے کوئی رابطہ ہوا ہے تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا۔"

اس کے انداز پر منہا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی۔

حسن اپنی بات مکمل کر کے اس کا گھونگٹ الٹ چکا تھا۔
"تمہیں تو میک اپ سینس ہی نہیں ہے... خیر سیکھ جاؤ گی۔"

منہاجو کوئی تعریفی جملہ سننے کی منتظر تھی آخری بات پر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے..

حسن نے اس کی کلائی تھامی تھی۔ اس کی پکڑ اتنی شدید تھی کہ چند چوڑیاں ٹوٹ کر اس کی کلائی میں چبھیں لیکن حسن کو کوئی پروانا تھا۔

"مجھے بات بات پر رونے والی لڑکیاں سخت زہر لگتی ہیں.. لہذا اپنے ان آنسوؤں پر قابو پاؤ۔" بول کر ایک جھٹکے سے اس نے منہا کی کلائی آزاد کی تھی۔

بے ساختہ ہی منہا کی سسکی نکل گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

حسن نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟" وہ بولا تھا اور پھر اس کی کلائی سے بہتا خون دیکھ کر معاملہ سمجھ گیا تھا۔

"چھوٹی موٹی چوٹیں لگتی رہتی ہیں.... اٹھو اور جا کر چینج کرو۔ تمہارا نائٹ ڈریس واشروم میں ہے... اور اس زخم پر بھی کچھ لگا لو۔" وہ بول کر بیڈ پر نیم دراز ہو چکا تھا۔

منہا اپنے آنسو پیتی اٹھی تھی لیکن واشروم میں جا کر اپنا ضبط کھو چکی تھی... تھوڑی دیر رو کر جی ہلکا کرنے کے بعد وہ واشروم میں موجود کپڑوں کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

وہاں پر سب کپڑے مردانہ تھے البتہ ایک طرف ایک نائی ٹنگی ہوئی تھی۔ چینج کرنے اور اپنا زیور اتارنے کے بعد وہ خود کو سنبھالتی باہر نکلی تھی۔

حالانکہ اس حال میں اسے حسن کے سامنے جانے پر بہت شرم محسوس ہو رہی تھی لیکن بھاری قدم اٹھاتے وہ باہر نکلی تھی۔



حسن شاید اسی کا منتظر تھا۔ ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنی جانب آنے کا اشارہ کیا تھا۔ منہا مرے مرے قدم اٹھاتی بیڈ کی جانب بڑھی تھی۔

بیڈ کے قریب پہنچی تو حسن نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے اوپر گرالیا۔

"بیوٹیفل.... اور اس حسن کو خراج پیش کرنا تو میرا فرض ہے۔" سرگوشیانہ لہجے میں کہتے وہ کمرے کی واحد بتی بھی گل کر چکا تھا۔

صبح منہا کی آنکھ کھلی تو حسن بستر پر موجود نہیں تھا۔

"یہ کیا ہو گیا... میں حسن کے ساتھ کیسے گزارا کروں گی۔ یا اللہ مجھے حوصلہ دینا کہ میں تیرے میں ان کی تمام خواہشات پر پورا اتر سکوں.." اس نے دل میں دعا کی تھی اور بیڈ سے اتری تھی۔

اس کی پرورش بھی اسی انداز میں ہوئی تھی کہ شوہر مجازی خدا ہوتا ہے اور اس کا حکم ماننا فرض ہے۔ یہ ٹھیک بھی تھا لیکن منہا کو اصل ڈر اس کی ذات کی پر اسراریت سے تھا۔ جس طریقے سے اس نے منہا کو وہ سب کہا اس کے بعد منہا خوفزدہ ہو گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو حسن ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔ چہرے کسی بھی قسم کے تاثرات سے عاری تھا۔

"ہم نے ایک دعوت میں جانا ہے... تم تیار ہو جاؤ۔ بلکہ ایک کام کرو۔ اپنے کپڑے ساتھ رکھ لو۔ میں تمہیں سیلون ڈراپ کر دیتا ہوں۔" سرد لہجے میں کہتا وہ خود واثروم کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ منہا وارڈروب کی جانب بڑھ گئی۔

گاڑی سیلون کے سامنے رکی تو منہا حسن کے اشارہ کرنے پر گاڑی سے اتر گئی۔ حسن اس کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ نہایت خوبصورتی سے آراستہ وہ جگہ ایک شاہکار معلوم ہو رہی تھی۔

اندر ایک لڑکی حسن کو دیکھتے ہی اس کی جانب لپکی تھی اور اس کے گلے لگ کر دونوں گالوں پر بوسہ لیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"اتنے دنوں بعد اپنا چہرہ دکھا رہے ہو... "وہ حسن سے الگ ہوتے بولی تھی۔

منہا نے ناگواری سے یہ سب دیکھا تھا۔ ان کے خاندان میں یہ سب نہایت معیوب سمجھا جاتا تھا لیکن اس لڑکی کی بے تکلفی بتا رہی تھی کہ وہ حسن کو پہلے سے جانتی ہے۔

حسن نے محض مسکرا نے پر اکتفا کیا تھا۔

"تم وہاں جا کر بیٹھو۔" وہ ایک جانب پڑے صوفے کی جانب اشارہ کرتے بولا تھا۔

منہانا چاہتے ہوئے بھی جا کر بیٹھ گئی۔

وہ لڑکی اب بھی اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔ دس پندرہ منٹ وہ باتیں کرتے رہے۔ پھر حسن اسے وہاں چھوڑ کر خود چلا گیا اور وہ لڑکی منہا کی جانب بڑھی۔

"ہائے... میرا نام شمع ہے۔" منہا کے قریب آکر وہ اس سے مخاطب ہوئی تھی۔
منہا زبردستی مسکرائی تھی۔

"چلیں.... آپ وہاں چل کر بیٹھیں۔ مجھے حسن نے گائیڈ کر دیا ہے۔" وہ ایک جانب اشارہ کرتی بولی تھی۔
www.kitabnagri.com

منہا اٹھ کر اس کی بتائی ہوئی جگہ پر بیٹھ گئی۔ وہ لڑکی اس کے بال کھولنے لگی۔

"میرے بال مت کاٹے گا۔" منہا فوراً بولی تھی۔

"دیکھیں میم.... جیسا حسن نے کہا ہے میں ویسا ہی کروں گی۔ آپ چپ کر کے بیٹھ جائیں۔" شمع بولی تھی۔

منہا چپ کر گئی... اس نے پہلے منہا کے کمر تک آتے بالوں کو کاٹا اور ایک سٹائلش لک دے دی۔ پھر اس کے بالوں کو ڈائی لگانے لگی۔

منہا لب بھیج کر اس کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔ وہ صرف حسن کی وجہ سے خاموش تھی۔

حسن منہا کو وہاں چھوڑ کر خود وجاہت صاحب کی طرف گیا تھا۔

"ارے... منہا کو بھی ساتھ لے آتے نا۔" انا اسے دیکھ کر بولی تھیں۔

"کیا بتاؤں آپ کو... وہ وجاہت صاحب کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

"سب خیر ہے نا...." وجاہت صاحب کا دل ڈھرکا تھا۔

"جی خیر ہی ہے..... لیکن منہا بہت ناراض ہے۔ اس کے بقول آپ نے زبردستی اس کی شادی کی ہے اس لیے وہ آپ کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔" حسن نے دھماکا کیا تھا۔

"میں جانتا ہوں.. وہ شکست خوردہ لہجے میں بولے تھے۔

"آپ فکر مت کریں.... پر سوں ہم امریکا جا رہے ہیں... بزنس کی وجہ سے مجھے تو جانا ہی تھا۔ سوچا کہ منہا کو

بھی لے جاتا ہوں.. ذرا گھوم لے گی۔ وہاں سے واپسی پر میں اسے یہاں لاؤں گا۔ پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔" حسن بولا تھا۔

"ان شاء اللہ.. "وجاہت صاحب بولے تھے لیکن حسن کے دل میں کیا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا

دو گھنٹے بعد حسن منہا کو لینے آیا تھا۔

"واہ شمع... تم نے تو اس کا حسن نکھار دیا۔" حسن کے لہجے میں ستائش تھی۔

منہا کو یہ سب پسند نہیں آیا تھا۔ وہ کبھی بنا حجاب کے گھر سے نہیں نکلی تھی اور اب اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود شمع نے اس کا ڈوپٹہ ایک کنارے پر سیٹ کیا تھا۔

لپ اسٹک بھی ڈارک ریڈ کلر کی لگائی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اوہو.. تمہیں یہ سب کہنے کی ضرورت نہیں۔ تمہاری بیوی خوبصورت ہے... میں نے صرف اس خوبصورتی کو باہر نکالا ہے.... آج رات ملتے ہیں۔" آخری بات اس نے حسن کی جانب جھک کر آہستہ سے کہی تھی لیکن منہا کے کانوں سے یہ بات محفوظ نارہ سکی تھی۔ وہ الجھ گئی تھی۔

حسن شمع کی بات پر معنی خیزی سے مسکرایا تھا اور منہا کا ہاتھ تھام کر باہر نکل گیا تھا۔

"وہ لڑکی کیا کہہ رہی تھی۔" گاڑی میں بیٹھ کر منہانے پوچھا تھا۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں۔" سرد لہجے میں کہہ کر وہ دوبارہ اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر چکا تھا۔

"میں آپ کی بیوی ہوں۔" منہانے جتایا تھا۔

"بیوی ہو تو کیا سر پر بٹھالوں... اور تمہیں میرے معاملات میں دخل اندازی کی ضرورت نہیں ہے... یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو ورنہ نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔" حسن سرد لہجے میں بولا تھا۔

اس کے تیور منہا کو خاموش کروا گئے تھے۔

گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے رکی تو منہا بھی حسن کے ساتھ اتر گئی۔ ڈوپٹے کے بغیر وہ نہایت ان کمفرٹیبل فیل کر رہی تھی۔ ایک نظر اس نے حسن پر ڈالی جس کی بے نیازی عروج پر تھی۔

www.kitabnagri.com

"کیا کوئی اپنی بیوی کو بے پردہ دیکھ کر بھی اتنا پرسکون رہ سکتا ہے۔ حسن کو کیوں فرق نہیں پڑ رہا کہ لوگوں کی نگاہیں میری جانب اٹھ رہی ہیں۔" اس کے ساتھ چلتے منہانے سوچا تھا۔

اندر ایک ٹیبل پر حسن کے کچھ دوست ان کے منتظر تھے۔ ساتھ ہی ان کی بیویاں بھی تھیں۔ ان عورتوں کے لباس دیکھ کر منہا کو شرم محسوس ہوئی تھی۔

"کیا واقعی لوگ ماڈرن ازم کے پیچھے برا بھلا سب بھول جاتے ہیں۔" بے اختیار اس نے سوچا تھا۔
حسن تو نہایت مزے سے ان سے باتیں کر رہا تھا۔ لیکن منہا کا وہاں بیٹھنا دشوار ہو رہا تھا۔ وہ ایک عورت تھی اور اپنے اوپر اٹھنے والی ہر نگاہ سے واقف تھی۔

"حسن میری طبیعت خراب ہو رہی ہے... مجھے گھر جانا ہے۔" وہ اچانک اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔
حسن جو کسی بات پر مسکرا رہا تھا ایک دم اس کے تاثرات تبدیل ہوئے تھے۔
"بیٹھ جائیں منہا... چلی جائیے گا۔" حسن کا ایک دوست بولا تھا۔

منہا اس کی بات کا نوٹس لیے بغیر کھڑی رہی۔

www.kitabnagri.com

"چلو... حسن اپنے دوستوں سے الوداعی کلمات کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

پورے راستے اس کے چہرے پر نہایت سنجیدہ تاثرات رہے تھے۔

"اترو... گھر کے سامنے پہنچ کر وہ منہا سے بولا تھا اور پھر منہا کے اترنے پر زن سے گاڑی آگے بڑھا کر لے گیا۔

منہا تا سب سے اسے دیکھتی اندر بڑھ گئی۔

رات ہو چکی تھی۔ منہا ٹہلتی ہوئی حسن انتظار کر رہی تھی جو ناجانے اسے گھر چھوڑنے کے بعد کہاں چلا گیا تھا۔
اچانک ہی اسے نیچے کھٹکے کی آواز آئی۔

"لگتا ہے حسن آگئے۔" وہ خود سے کہتی نیچے بڑھی تھی۔

لیکن نیچے کا منظر اس کے پیروں سے نیچے سے زمین کھینچ چکا تھا۔

شمع حسن کو سہارا دیے اندر کی جانب لا رہی تھی اور وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔
"کیا ہوا ہے انہیں؟" وہ فوراً شمع کی جانب بڑھی تھی۔

"لگتا ہے کہ آج کچھ زیادہ ہی ڈرنک کر لی اس نے... ورنہ یہ کبھی اپنے حواس نہیں کھوتا۔" شمع اسے لے کر
صوفے کی جانب بڑھی تھی۔

www.kitabnagri.com

"مطلب..." منہا چونکی تھی اور پھر لمحے میں اسے ساری بات کا ادراک ہوا تھا۔

وہ حسن کو سہارا دینے کو آگے بڑھی تھی۔

"پیچھے ہٹو... تم اور تمہارا باپ دونوں _____ ہو۔" حسن اسے دھکا دیتے ہوئے بولا تھا۔

اپنے اور اپنے باپ کے لیے ایسے الفاظ سن کر وہ شاکڈ رہ گئی تھی۔

"آپ... اس شخص کے لیے یہ لفظ استعمال کر رہے ہیں جو آپ کو اپنی سگی اولاد پر فوقیت دیتا ہے۔ جس نے آپ کو ہمیشہ چاہا۔" منہا چیخی تھی۔

"نہیں کرتا وہ مجھ سے محبت... نام مت لو اس کا۔" حسن جنونی انداز میں منہا کی جانب بڑھا تھا۔

"تم نہیں جانتی... کچھ نہیں جانتی.. لیکن تمہیں پتا ہے کہ اب تڑپنے کی باری اس کی ہے..... جب وہ تمہاری شکل دیکھنے کو ترسے گا... جب وہ... جب وہ۔" حسن بمشکل بولنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن شراب کی وجہ سے اپنے آپ میں نہیں تھا۔

اس نے آگے بڑھ کر حسن کو سہارا دیا اور شمع کی مدد سے اسے کمرے میں لٹا دیا۔ وہ تو چلی گئی لیکن منہا کی سوچوں کے نئے دروا کر گئی۔

"اللہ میری مدد فرمنا.. میں نہیں جانتی کہ کیا حقیقت ہے۔ لیکن میں اپنے شوہر کے لیے ہدایت مانگتی ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ کس کی غلطی ہے لیکن تو ہم سب کے حق میں سب کچھ بہتر رکھنا۔" وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہی تھی۔

ایک نظر اس نے قریب سوئے ہوئے حسن پر ڈالی تھی۔

"یہ بابا کے متعلق ایسی باتیں کیوں کر رہے تھے۔" اس نے سوچا تھا۔ پوری رات اس کی آنکھوں میں کٹی تھی۔

صبح حسن کی آنکھ کھلی تو اسے اپنا سر بھاری محسوس ہوا تھا۔

"آہ..." وہ ایک دم کراہ کر اٹھ بیٹھا تھا۔ منہا کی جانب دیکھا تو وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر سوئی ہوئی تھی۔

اچانک ہی اس نے بنا سوچے سمجھے منہا کو جھنجھوڑ ڈالا تھا۔

"کک کیا ہوا.." وہ اچانک ہی جاگی تھی۔

"سونے کا بہت شوق ہے نا... لیکن میں تمہیں یہاں نیندیں پوری کرنے کے لیے نہیں لایا۔ اٹھو اور جا کر

میرے لیے ناشتہ بناؤ۔" وہ کھر درے لہجے میں کہہ کر خود بھی اٹھا تھا اور واشروم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

جبکہ منہا اس کے رویے پر حیران بیٹھی تھی۔

www.kitabnagri.com

حسن ایک لمحے بعد تولیہ لینے کے لیے واشروم سے باہر نکلا تو منہا کو وہیں بیڈ پر بیٹھا دیکھ کر اشتعال میں آ گیا۔

تن فن کرتا اس کے سامنے آیا اور اسے بازو سے تھام کر ایک جھٹکے میں کھڑا کیا۔

"میں اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہوں.. اور کل تم نے میرے دوستوں کے سامنے جو بد تمیزی کی اسے میں تمہاری پہلی غلطی سمجھ کر معاف کر چکا ہوں... لیکن اگلی کسی بھی غلطی کی صورت میں تمہیں بہت کڑی سزا ملے گی.. یاد رکھنا۔" وہ کہہ کر اسے بیڈ کی جانب دھکا دے کر دوبارہ واشروم کی جانب بڑھ چکا تھا۔ جبکہ منہا اپنے آنسو پیتی اٹھی تھی ارچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"ارے بی بی.. آپ ناشتہ کیوں بنا رہی ہیں.. مجھے کہہ دیا ہوتا۔" ملازمہ نے کچن میں منہا کو ناشتہ بناتے دیکھ کر فوراً کہا تھا۔

Kitab Nagri

"نہیں... میں ہی بناؤں گی۔ تم آملیٹ کے لیے پیاز کاٹ دو۔" منہا اپنا ہجہ ہموار رکھ کر بولی تھی۔

"جی جیسا آپ کہیں... لیکن ابھی تو آپ کی شادی کو دو دن ہوئے ہیں... آپ آج سے ہی کیسے؟" ملازمہ پیاز اٹھاتے ہوئے بولی تھی۔

"تم اپنے کام سے کام رکھو.."، منہانے اسے جھڑکا تھا لیکن اپنی آنکھ سے بہنے والے آنسو پر قابو نہ رکھ پائی تھی۔

کچھ دیر بعد ناشتہ تیار ہو گیا تو وہ ٹیبل سیٹ کرنے لگی تھی۔

اتنے میں حسن بھی اسے سیڑھیوں سے اترتا دکھائی دیا تھا۔ منہا کو ناشتہ لگاتا دیکھ کر وہ ٹیبل کے پاس آکر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"ناشتہ سرو کرو.." وہ حاکمانہ لہجے میں بولا تھا۔

منہا کا دل چاہا کہ کہہ دے کہ میں کوئی ملازمہ نہیں لیکن پھر مصلحتاً خاموش ہو گئی اور ناشتہ سرو کرنے لگی۔



"آخ.." حسن نے پہلا نوالہ لیتے ہی ایک جانب تھوک دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

ساتھ ہی سامنے پڑی پلیٹ بھی زمین پر پٹخ دی تھی۔

"کیا تمہیں کھانا نہیں بنانا آتا... باپ نے صرف پڑھایا لکھایا ہی ہے.. کچھ گھر داری تو سکھا دیتا۔" وہ چیخا تھا۔

منہا سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

"میں نے چکھا تھا.. بالکل ٹھیک ہے یہ۔" وہ آہستہ سے بولی تھی۔

"تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔" حسن ایک دم کھڑا ہوا تھا۔

"نن نہیں.. لیکن میں کہہ رہی تھی کہ میں نے بالکل ٹھیک بنایا تھا۔" منہا بولی تھی۔

"چٹاخ.. حسن نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔

"میرے سامنے زبان چلاتی ہو.. حسن نے اسے بالوں سے جکڑا تھا۔

"نن.. نہیں۔" منہا روتے ہوئے بولی تھی۔

"صاف کرو اسے.. وہ اسے زمین کی جانب دھکا دیتے بولا تھا۔

ملازمین کے سامنے منہا اپنی تذلیل پر وہ غم سے نڈھال ہو گئی تھی۔

"صاحب... باہر وجاہت صاحب آئے ہیں... میں نے انہیں مردان خانے میں بٹھایا ہے۔" ملازم نے آکر اطلاع دی تھی۔

"تم انہیں چائے پانی پوچھو.. میں آرہا ہوں۔" حسن ملازم سے مخاطب ہوا تھا۔

پھر زمین پر گری منہا کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔

"اپنے کمرے میں جاؤ اور جب تک میں ناکہوں باہر مت نکلتا... اگر اپنے باپ سے ملنے کی کوشش بھی کی تو میں تمہیں کتوں کے آگے ڈال دوں گا۔" اس کے کان کے قریب وہ پھنکارا تھا۔



"السلام علیکم.. حسن مردان خانے میں داخل ہوتا وجاہت صاحب سے بولا تھا۔

"وعلیکم السلام.. جیتے رہو۔" نے چائے کی پیالی رکھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔
حسن کے قریب آنے پر انہوں نے اسے گلے لگا کر اس کا شانہ تھپتھپایا تھا۔

"کیسے ہو بر خوردار..." وہ اسے الگ کرتے بولے تھے۔

"بالکل ٹھیک.. آپ بیٹھیں۔" وہ اپنے ازلی مغرورانہ انداز میں بولا تھا۔

"ہاں... میں نے سوچا کہ کل تم لوگ امریکہ جارہے ہو تو تم سے اور منہا سے مل کر آ جاؤں۔" وہ بیٹھ کر بولے تھے۔

www.kitabnagri.com

"بہت اچھا کیا ماموں آپ نے جو آ گئے..." حسن زبردستی مسکرایا تھا۔

"منہا کو تو بلواؤ.." وہ دروازے کی جانب دیکھتے بولے تھے۔

"ماموں.. کیا بتاؤں آپ کو۔ ابھی آپ کے آنے سے پہلے ہم اکٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ جب ملازم نے آپ کے آنے کا بتایا تو منہا کے انداز ہی بدل گئے۔ ناگواری سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ میں نے کہا بھی کہ آپ سے مل لے لیکن وہ کہنے لگی کہ میں نہیں ملنا چاہتی... اور اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔" حسن مصنوعی خفگی سے بولا تھا۔



"کیا واقعی؟" انہیں ایک لمحے کو یقین نہ آیا تھا۔

"ویسے شاید میں نے غلطی کر دی.. اس کی شادی کر کے۔" وہ سر جھکا کے بولے تھے۔

"نہیں ماموں... آپ ٹینشن نہ لیں۔ وہ بہت خوش ہے میرے ساتھ۔ بس آپ سے تھوڑی خفا ہے.. جلد مان جائے گی۔ آپ چائے لیں نا.. " وہ فکر مندی سے بولا تھا۔

"مجھے تم پر فخر ہے بیٹا... اللہ تمہیں خوش رکھے۔ میری بیٹی کے تو بھاگ کھل گئے۔ خوش رہو.. " وہ ندامت سے بولے تھے۔

"آپ فکرنا کریں... میں اسے سمجھاؤں گا۔" وہ بولا تھا..

آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی... جسے اگر وجاہت صاحب دیکھ لیتے تو کبھی ایسا فیصلہ نہ کرتے۔

منہا اپنے کمرے میں بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔ گال ابھی تک سنسنار ہا تھا جہاں حسن نے تھپڑ مارا تھا۔

"نہیں حسن جاہ... میں کوئی تمہاری غلام نہیں جو میں تمہاری ہر بات برداشت کروں۔ میں بھی ایک جیتی جاتی انسان ہوں اور تمہیں اس سب کا کوئی حق نہیں.. " اس نے سوچا تھا اور پھر وہ ایک فیصلے پر پہنچ چکی تھی۔

اسے بس انتظار تھا کہ کب حسن جاہ گھر سے باہر جائے اور وہ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنا سکے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنی سوچوں میں غلطاں وہ حسن کو کمرے میں آتے ہوئے بھی نادیکھ سکی تھی۔ حسن اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھا تھا۔

"ویسے تمہارا باپ کافی محبت کرتا ہے تم سے۔ اس کو اذیت دینے کا ہتھیار تو میرے ہاتھ میں ہے... سچ بے چارہ۔" وہ اس کے گال پر ہاتھ پھیرتا طنزیہ انداز میں بولا تھا۔

"آپ بابا سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں؟" منہا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔

اس کے سوال پر حسن نے ایک سخت نگاہ اس پر ڈالی تھی۔ پھر اس کے ماتھے پر جھولتی لٹھ کو کان کے پیچھے کیا تھا۔
"کبھی فرصت سے بتاؤں گا تمہیں... فی الحال میں بہت خوش ہوں.. آج وجاہت علی خان کا چہرہ دیکھ کر
میرے سینے میں ٹھنڈ پڑ گئی ہے۔" حسن نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

اچانک ہی دروازہ کھلا تھا اور شمع اندر داخل ہوئی تھی۔
"اوہ.. آئم سوری۔ شاید میں غلط وقت پر آ گئی۔" وہ اندر داخل ہونے پر انہیں دیکھ کر بولی تھی۔

"نہیں... آ جاؤ۔" وہ اٹھ کر شمع کے پاس آیا تھا اور اس کے گلے لگا تھا۔
www.kitabnagri.com

"کیسے آنا ہوا؟" حسن نے پوچھا تھا۔

شمع نے ایک نگاہ منہا پر ڈالی تھی گویا پھر بولی تھی۔

"اکیلے میں بات کرنی ہے.. وہ اپنی بات پر زور دے کر بولی تھی۔

"ارے اس کی فکر مت کرو۔ بتادو۔" حسن منہا کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

"تمام لڑکیوں کو روانہ کر دیا ہے... اب تم بھی کل نکل جانا... مسٹر جوزف کو تصاویر بھی بھجوائی ہیں۔ انہیں تمام لڑکیاں بہت پسند آئی ہیں۔ پیمٹ وہ تمہارے جانے پر کریں گے۔" شمع آہستہ آواز میں بول رہی تھی۔

"خوش کر دیا تم نے.. آج تو بہت اچھا دن ہے۔ تم جا کر گاڑی میں بیٹھو.. میں آتا ہوں۔" حسن اس کا چہرہ تھپتھپا کر بولا تھا۔

شمع ہنستی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دوبارہ منہا کی جانب آیا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہی تھی؟" منہا کو اب تک اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

"کن لڑکیوں کی بات کر رہی تھی یہ؟" منہا چیخی تھی۔

"آوازیچے.. "حسن اس سے زیادہ اونچی آواز میں بولا تھا اور اس کو گردن سے جکڑا تھا اور پوری قوت سے اس کا گلا دبانے لگا تھا۔

"چھ... چھوڑیں۔ "منہا بمشکل بولی تھی۔

حسن نے اپنی گرفت مزید سخت کی تھی۔ منہا بے حال ہونے لگی تو اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا۔

"فی الحال شمع میرا انتظار کر رہی ہے۔ میں رات کو آکر تم سے بات کرتا ہوں۔ "اسے زمین کی جانب دھکا دے کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا اور جاتے جاتے دروازہ بھی باہر سے لاک کر گیا تھا۔ منہا وہیں بیٹھ کر اپنی سانسوں کو اعتدال پر لانے کی کوشش کرنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کی ملاقات ہوئی منہا سے.. "وجاہت صاحب کے گھر میں داخل ہوتے ہی انمنا بیگم نے ان سے پوچھا تھا۔

"نہیں.. "انہوں نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

"لیکن بھائی... وہ اتنی ضدی کب سے ہو گئی۔ اور صداقت بھائی کی کوئی خبر آئی کیا؟" وہ تشویش سے بولی تھیں۔

"اپنا حصہ لینے کے بعد تو اس نے مڑ کر دیکھنا مناسب نہیں سمجھا.... خیر میں اپنے کمرے میں ہوں۔ مجھے کوئی ڈسٹر ب ناکرے۔" وہ ہارے ہوئے انداز میں کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے۔

جبکہ انمنا بیگم کا دل کسی انجانے احساس سے دھڑک اٹھا تھا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہ جانے کب بسر ہوئے نہ جانے کب گزر گئے

خوشی کے انتظار میں جو روز و شب گزر گئے

ہر آنے والے شخص کا دباؤ میری سمت تھا

میں راستے سے ہٹ گیا تو سب کے سب گزر گئے

مرے لیے جو وقت کا شعور لے کے آئے تھے
مجھے خبر ہی تب ہوئی وہ لمحے جب گزر گئے

سمندروں کے ساحلوں پہ خاک اڑ رہی ہے اب
جو تشنگی کی آب تھے وہ تشنہ لب گزر گئے

مگر وہ تیرے بام و در کی عظمتوں کا پاس تھا
تری گلی سے بے ادب بھی با ادب گزر گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

و فوراً انبساط میں کسے رہیں گے یاد ہم
اگر جہانِ رنگ و بو سے بے سبب گزر گئے

"کیا سے کیا ہو گئی میری زندگی... تین دن پہلے تک میری زندگی خوشیوں سے بھری ہوئی تھی اور اب یوں لگتا ہے کہ کسی جہنم میں پھنس گئی ہوں۔ ضروری تو نہیں کہ ہر بار ایک لڑکی اپنے اوپر ہونے والا ظلم برداشت کرے۔ صبر کرنا ایک الگ چیز ہے... لیکن ہمیں کسی کو یہ حق نہیں دینا چاہیے کہ وہ آپ کی ذات کو ایک ٹیشو پیپر کی طرح استعمال کرے۔ آخر کو ضروری تو نہیں ہے نا کہ ہم لڑکیاں ہمیشہ مردوں کی لڑائی میں پس جائیں... کیا ہماری اپنی کوئی سوچ اور حیثیت نہیں ہے... بابا سے بدلہ لینے کے لیے حسن مجھے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا میرے جذبات کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے جو وہ مجھے انسان تک نہیں سمجھ رہے۔"

صبح سے شام ہو چکی تھی لیکن منہا وہاں سے نہیں اٹھی تھی۔ وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی لیکن وہاں سے نکلنے کی کوئی تدبیر اس کے ہاتھ نہیں آرہی تھی۔

کچھ دیر قبل ملازمہ نے کھڑکی سے اسے کھانے کی ٹرے پکڑائی تھی جو اس نے کھا لیا تھا۔

آخر وہاں سے نکلنے کے لیے اسے ہمت کی ضرورت تھی۔ اس نے ملازمہ کی منت کی تھی کہ اسے اپنا فون دے دے لیکن وہ حسن کے ڈر کی وجہ سے انکار کر گئی تھی۔

حسن بھی ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا۔ منہا کو خالی کمرے سے وحشت محسوس ہو رہی تھی۔

"یا اللہ... میری مدد کر۔" اس کے دل سے دعا نکلی تھی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ ابھی بہت سی آزمائشیں باقی ہیں۔

چرر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا۔ منہا جو گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی ایک دم دروازے کی جانب متوجہ ہوئی تھی جہاں سے حسن لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔

"حسن.. کیا ہوا ہے۔؟" وہ اس کے قریب جا کر بولی تھی۔ لیکن اس کے منہ سے آنے والی ناگوار بوا سے بتلا گئی تھی کہ وہ نشے کی حالت میں ہے۔

منہا ایک دم پیچھے ہٹی تھی لیکن اس کا بازو حسن کی گرفت میں آ گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم بھی بالکل اپنے باپ کی طرح ہو... پہلے غلطی کرتی ہو اور پھر اسے سدھارنے کی کوشش.. " کہہ کر اس نے منہا کا دوسرا بازو بھی پکڑا تھا۔

"حسن... مجھے درد ہو رہا ہے.. چھوڑیں۔" منہا روتے ہوئے بولی تھی۔

"مجھے بھی بہت ہوا تھا... بہت زیادہ... یہاں ہوا تھا۔" وہ اپنے دل کی جانب اشارہ کرتے بولا تھا۔
"لیکن تمہارے باپ نے تب کسی پر رحم نہیں کھایا تھا۔"

وہ اس کی جانب جھکتا بولا تھا۔

"چھوڑیں مجھے... کوئی رکھیل نہیں ہوں میں جسے آپ شراب پی کر چھوڑ رہے ہیں۔" منہا چلائی تھی۔
لیکن اس کی کسی مزاحمت کا کوئی اثر نہ ہوا تھا اور حسن نے اپنی من مانی ہی کی تھی۔



منہا کی صبح آنکھ کھلی تو اس نے حسن کو اپنے برابر میں سویا پایا۔
"تو ہم عورتوں کی یہی زندگی ہے کہ باپ کے کیے کی سزا بھگتیں اور شوہر کی ماریں کھائیں اور ان کی باتیں سنیں۔"
"اس نے تلخی سے سوچا تھا۔"

"نہیں... میں اپنے آپ کو یوں ضائع نہیں ہونے دوں گی۔" اس نے خود سے عہد کیا تھا۔

"اگر مجھے ذرا سا بھی یقین ہوتا کہ آپ بدل جائیں گے.. تو میں ایک کوشش ضرور کرتی آپ کو بدلنے کی.

آپ نے اگر صرف میرے ساتھ برارویہ رکھا ہوتا تو بھی میں سہہ لیتی...

لیکن کل شمع کی باتیں سننے کے بعد میں ایسا نہیں کر سکتی. ناجانے آپ کتنی لڑکیوں کے گناہ گار ہیں.. "اس نے حسن کی جانب دیکھتے تاسف سے سوچا تھا.

تب ہی ایک خیال اس کے ذہن میں آیا تھا. وہ آہستہ سے اٹھی تھی اور دبے قدموں چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی تھی.

نیچے آکر وہ پی ٹی سی ایل سے انا کو کال ملانے لگی تھی.

"کال اٹھالیں انا.. "وہ بڑبڑائی تھی.

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تب ہی انہوں نے کال اٹھالی تھی.

"ہیلو... انا مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے. "منہا بے تابی سے بولی تھی لیکن پیچھے سے کسی نے اس کے ہاتھ سے ریسیور لے کر کریڈل پر ڈال دیا تھا.

منہا نے مڑ کر دیکھا تو حسن اسے کڑے تیوروں سے گھور رہا تھا.

منہا نے اپنے لب تر کیے تھے۔ حسن کچھ بھی نہیں بولا تھا بس مسلسل کھڑا اسے گھور رہا تھا۔
"آتم سوری حسن.. "منہا جی کڑا کر کے بولی تھی۔

"سوری فارواٹ؟" حسن کی سرد آواز ابھری تھی۔

اس کے لہجے کی دہشت سے منہا کی ٹانگیں کانپنے لگی تھیں۔

حسن نے بنا کچھ کہے اس کا بازو جکڑا تھا اور اسے لیے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ منہا بھی اس کے پیچھے کھینچی چلی جا رہی تھی۔

کمرے میں لا کر حسن نے اس کا بازو چھوڑا تھا اور خود اس کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔

"چلو... اپنی سزا تم خود ہی تجویز کرو۔" وہ اپنی جیب سے سگریٹ کی ڈبی نکالتے بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

منہا ڈر کے مارے کچھ بول ہی ناپائی تھی۔ حسن نے سگریٹ سلگائی تھی اور ایک کش لے کر دھواں اس کے منہ پر چھوڑا تھا۔

منہا زور زور سے کھانسنے لگی تھی۔ ابھی یہ تکلیف کم نا ہوئی تھی کہ اس نے سگریٹ کا جلتا ہوا حصہ اس کی نازک گردن پر رکھ دیا تھا۔

بے اختیار ہو کر وہ کراہی تھی اور سگریٹ پیچھے کرنا چاہتا تھا لیکن حسن کی گرفت مضبوط تھی۔

پھر ایک جھٹکے سے حسن نے اسے پیچھے دھکا دیا تھا۔ وہ بے قابو ہو کر زمین بوس ہوئی تھی۔
حسن چلتا ہوا اس تک گیا تھا جو اوندھے منہ زمین پر گری ہوئی تھی۔

"امید ہے اتنا سبق تمہارے لیے کافی ہو گا۔" وہ کہہ کر اس کے چہرے کو پاؤں سے ٹھوکر مارتا و اشروم کی جانب بڑھ گیا جبکہ منہا گھٹنوں میں سر دیے رونے لگی تھی۔
گردن پر جلن بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے ہاتھ لگا کر محسوس کیا تو وہاں ایک آبلہ بن چکا تھا۔
کرب سے اس نے آنکھیں میچ لی تھیں۔



"یہ رونے دھونے کا شوق بعد میں پورا کرنا... ابھی اٹھ کر اپنی پیکنگ کرو۔ ہمیں صبح چار بجے تک نکلنا ہے۔ ویسے تو میں چاہ رہا تھا کہ تمہیں یہیں چھوڑ جاؤں لیکن اب یہ رسک نہیں لیا جاسکتا۔" وہ شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر بال بناتا ہوا منہا سے مخاطب ہوا تھا۔

منہانے سراٹھا کر اسے دیکھا تھا جو ہر چیز سے بے نیاز دکھائی دے رہا تھا۔ بال بنا کر وہ بیڈ پر بیٹھا تھا۔

"یہاں آؤ۔" وہ رعب دار لہجے میں بولا تھا۔ منہا تھکے ہوئے قدم اٹھاتے وہاں تک آئی تھی۔

حسن نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔

وہ مٹی کے بے جان ڈھیر کی طرح اس کے پہلو میں گری تھی۔ اپنے چکراتے سر کو سنبھال کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی لیکن ایک کراہ کے ساتھ واپس اسی پوزیشن میں آگئی تھی کیونکہ اس کے بال حسن کی گرفت میں تھے۔

منہانے سسکی دبا کر آنسوؤں سے چھلکتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"میرے بال چھوڑ دیں پلیز۔۔۔۔۔ جانے دیں۔" وہ منمنائی تھی۔

"کہاں جانا چاہ رہی ہو اب۔۔۔ ویسے تو تمہارا اس دنیا سے اٹھنے کو جی چاہ رہا ہو گا لیکن جو تمہارے باپ نے میرے ساتھ کیا اگر تم وہ جان لو تو ".....

موبائل کی بپ نے اس کی بات کا تسلسل ختم کر دیا تھا۔

حسن نے نگاہ کا زاویہ بدل کر بلیک کرتی سکرین پر نگاہ ڈالی تھی اور لمحے میں اس کے چہرے کے زاویے تبدیل ہوئے تھے۔

اس نے منہا کے بال آزاد کرتے ہوئے فوراً کسی کو کال ملائی تھی۔

منہا بھی ایک دم اس سے دور ہوئی تھی۔

"یہ کیا بکو اس ہے شمع... ڈیل کیسے کینسل ہو سکتی ہے۔" وہ کال ملنے پر پھنکارا تھا۔

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا تھا جس پر اس کا چہرہ پر سکون ہوا تھا۔

"ویسے جانم... تم بھی حد کرتی ہو۔ بھلا ایسا مذاق کوئی کرتا ہے کیا۔ ہم سمگلنگ کے بے تاج بادشاہ ہیں..... بھلا کوئی ہمیں کیسے انکار کر سکتا ہے۔ ہمیں خیر تم آ جاؤ نا.... میں بور ہو رہا ہوں۔" وہ پیار سے بولا تھا۔

"تم کھڑی میری شکل کیا دیکھ رہی ہو... جا کر پیکنگ کرو۔" حسن کان سے ایک لمحے کے لیے فون ہٹا کر سختی سے منہا سے مخاطب ہوا تھا۔

"جج جی.. "منہا گڑبڑا کر بولی تھی۔

"نہیں.. میں نہیں آسکتا..." وہ دوبارہ فون پر شمع سے محو گفتگو ہو چکا تھا۔

"یہ حسن کیا کہہ رہے تھے... سمگلنگ.. ڈریسنگ روم میں آکر اس نے سوچا تھا۔

"منہا... بہادر بنو۔ ڈرو مت۔ تم یہاں سے نکل جاؤ گی.. " اس نے خود کو تسلی دی تھی۔ وہ اب تک کافی ہمت کا مظاہرہ کرتی آئی تھی اور اپنے حواسوں کو قابو میں رکھا ہوا تھا۔

گھنٹے بھر کی محنت کے بعد وہ پیکنگ کر کے وہ باہر نکلی تو حسن موجود نہیں تھا۔ وہ اس کی تلاش میں کمرے سے باہر نکلی تھی۔ ایک لمحے کے لیے اس کا دل چاہا کہ وہ دوبارہ انا کو کال کرے لیکن پھر حسن کی گھر میں موجودگی کا سوچ کر رک گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

گردن پر تکلیف جوں کی توں تھی۔

اچانک ساتھ والے کمرے سے کھٹ پٹ کی آواز آئی تھی۔ منہا اندر داخل ہوئی تو حسن اور شمع کو شرمناک حالت میں دیکھ کر سٹپٹا گئی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر حسن ایک دم شمع سے الگ ہوا تھا۔

"یہ تمہاری بیوی ہمیں چین سے کیوں نہیں رہنے دیتی۔" شمع اپنی سانسیں ہموار کر کے چلائی تھی۔
جبکہ منہاساکت نظروں سے کھڑی حسن کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"آپ..." وہ صدمے کے زیر اثر کچھ کہہ بھی ناپائی تھی۔
"کوئی بھی بکو اس کرنے کی ضرورت نہیں ہے... شمع میری پہلی بیوی ہے۔" حسن سرد لہجے میں بولا تھا۔
ساتھ ہی اس کی طرف بڑھ کر اسے بازو سے تھام کر کمرے سے باہر نکال دیا تھا اور اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا تھا۔

اس بار وہ دروازہ لاک کرنا نہیں بھولا تھا۔ جبکہ منہا وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آئینے سے رہا کرے کوئی
مجھ کو مجھ سے جدا کرے کوئی

بے بسی جان لینے لگتی ہے
جو نہ روئے تو کیا کرے کوئی

شدتِ غم کو جاننے کے لئے
کاش آنکھیں پڑھا کرے کوئی

اب یہ دل ہے کہ میں رہوں خوش اور
میرے غم میں رہا کرے کوئی



میں بھی ٹھہروں کسی کے ہونٹوں پر
میری خاطر دعا کرے کوئی

روکتی ہے انا یہ کہنے سے

میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

بے وفائی کے سرخ موسم میں

کیا کسی سے وفا کرے کوئی

منہا اپنے آنسو پونچھ کر خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھی تھی۔

"تم تو انسانیت کی تمام حدود سے گر چکے ہو حسن جاہ... نا جانے کیا ہو تم.. لیکن میں اب فیصلہ لے چکی ہوں۔ میں تمہارے ساتھ قطعاً نہیں رہوں گی۔ تم نے مجھے کمزور سمجھ کر غلطی کی ہے۔ میں اب تمہیں آسمان سے زمین پر لا پٹخوں گی۔ یہ میرا خود سے وعدہ ہے۔ چاہے کتنے ہی طوفان آکر کیوں نا گزر جائیں... میں تمہیں برباد کر کے ہی دم لوں گی۔"

آخر کو میں بھی انسان ہوں۔ میرے سینے میں بھی دل دھڑکتا ہے۔ اور اب کسی حق حاصل نہیں ہو گا کہ وہ مجھے استعمال کرے۔ "آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے خود سے وعدہ کیا تھا۔ دو آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر رخسار پر بہہ گئے تھے جنہیں اس نے بے دردی سے پونچھ ڈالا تھا۔

"یا اللہ میری مدد فرما.. اس نے دل میں دعا کی تھی۔"

یہ منظر فلوریڈا کے ایئرپورٹ کا ہے جہاں سے حسن منہا کا ہاتھ تھام کر باہر نکلا تھا۔ اس روز شمع کے جانے کے بعد سے ان کے درمیان کوئی بات ناہوئی تھی۔

ملازمہ نے حسن کے کہنے پر اسے تیار کیا تھا اور وہ چپ چاپ ایک روبوٹ کی طرح اس کی ساری باتیں مانتی گئی تھی۔

حسن اسے لے کر ہوٹل آیا تھا۔ اس وقت دوپہر کے تین بج رہے تھے۔ منہا کو کمرے میں چھوڑ کر وہ خود نا جانے کہاں غائب ہو چکا تھا۔ جاتے ہوئے دروازہ بھی باہر سے لاک کر گیا تھا۔

منہا گم سم سی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نگاہوں کے سامنے سے وہ منظر ہی نہیں ہٹ رہا تھا جب حسن اور شمع....

اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا تھا۔ اتنے میں حسن کمرے میں داخل ہوا تھا اور ایک شاپر اس کے قدموں میں پھینکا تھا۔

www.kitabnagri.com

"آج شام تم مجھے اس ڈریس میں تیار ملو۔ ہمیں ایک پارٹی میں جانا ہے۔ ایک لڑکی آرہی ہے وہ تمہیں تیار کر دے گی۔" وہ جلدی میں بولتا ہوا اثر و مگھس گیا تھا جبکہ منہا کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"کیا تم تیار ہو؟" حسن جاہ کمرے میں داخل ہو کر اپنی ازلی غرور بھرے انداز میں اس سے مخاطب ہوا تھا۔
منہا نے ایک نظر آئینے میں نظر آتے اپنے سر آپے پر ڈالی تھی۔ وہ لڑکی اسے زبردستی تیار کر کے جا چکی تھی۔

ریڈ سیلو لیس میکسی جس کا ڈیپ گلا اس کی خوبصورتی صاف ظاہر کر رہا تھا منہا کو ایک آنکھ نابھایا تھا۔
"نہیں... میں اس حال میں باہر نہیں نکلوں گی۔" اس کے جواب پر حسن نے مڑ کر اسے دیکھا تھا گویا اس کی عقل پر شبہ کر رہا ہو۔

"تم شاید مذاق کر رہی ہو... دیکھو سو کروڑ کی ڈیل میری منتظر ہے۔ میں محض تمہاری وجہ سے اسے برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتا... لہذا اپنے منہ کے زاویے ٹھیک کرو۔" حسن اس کے روبرو کھڑا ہوتا سرد لہجے میں بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

"نہیں... میں کوئی مذاق نہیں کر رہی۔ اس حلیے میں کسی نامحرم کے سامنے نہیں جاؤں گی۔ کیسے مرد ہو تم جو اپنی بیوی کو غیر مردوں کے سامنے نمائش کے لیے پیش کرتا ہے۔" منہا چیخی تھی۔
لیکن اس کے گال پر پڑنے والا تھپڑ اسے خاموش کروا گیا تھا۔

"لگتا ہے کہ اب تمہیں سبق سکھانا ہی پڑے گا...." وہ اس کے کھلے بال پوری شدت سے جکڑتے بولا تھا۔
منہا کی چیخیں نکل گئی تھیں۔

"سمجھایا تھا نا... کہ اونچی آواز میں بات نہیں کرنی.... نا ہی مجھ سے اختلاف کرنا ہے.. " وہ بالوں سے پکڑ کر
اس کا چہرہ اپنے قریب لایا تھا۔

"لیکن تمہیں سمجھ نہیں آتی... " اسے بیڈ پر زور سے دھکا دیتے وہ بولا تھا۔
منہا کا سر بیڈ کی پائنٹی سے ٹکرایا تھا۔ ہلکا ہلکا خون رسنے لگا تھا۔

لیکن وہ منہا سے بے نیاز کسی کو فون ملارہا تھا۔

"جی مسٹر جوزف..... معذرت کے ساتھ.. جی منہا کی طبیعت خراب ہے۔ ہم اگلے ہفتے حاضر ہو جائیں گے۔
ڈیل بھی تب ہی کر لیں گے.. اوکے جی.. بائے۔" فون بند کر کے وہ اس کی جانب مڑا تھا جو اس کے خطرناک
تیور دیکھ کر گھبرا چکی تھی۔

"میری جان... تم عورتیں نا... زبان سے کی گئی بات نہیں سمجھتی ہو۔ تمہیں ہر ہفتے ڈوڈ دینا پڑتا ہے۔" اپنی بیلٹ
اتارتا وہ منہا سے مخاطب ہوا تھا جو اسے دیکھ کر پیچھے کھسکنے لگی تھی۔

"نا... تمہیں کیا لگتا ہے کہ ایسے تم بچ جاؤ گی۔" وہ چیخا تھا اور اس رات بھی منہا کی آہ و فریاد کسی کام نہ آئی تھی اور وہ گہری تاریکیوں میں ڈوبتی چلی گئی تھی۔

منہا نا جانے کتنی دیر غافل رہی تھی۔ جب ذرا حواس بحال ہوئے تو حسن کے ساتھ ایک اجنبی لڑکی کا چہرہ بھی دکھائی دیا تھا۔ وہ کوئی پاکستانی ہی لگ رہی تھی اور حسن کو منہا کی طبیعت کے بارے میں بتا رہی تھی۔ منہا کو اپنا ذہن سویا سویا محسوس ہوا تھا۔ کچھ بھی واضح نہیں ہو رہا تھا۔ نا ہی ہلنے کی سکت تھی۔ اسے ڈرپ لگی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد اس نے حسن کے ہاتھ کا لمس اپنی پیشانی پر محسوس کیا تھا۔

"منہا آریو آل رائٹ؟"

منہا نے اپنی جلتی اور دکھتی آنکھوں کو بمشکل کھولا تھا۔ اسے حسن اپنے اوپر جھکا دکھائی دیا تھا۔

"مجھے چھوڑ دیں.. پلیز میرے ساتھ ایسا نہ کریں۔!" الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر اس کے ہونٹوں سے بکھر رہے تھے۔ وہ شدید اذیت میں مبتلا تھی۔

حسن کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی گویا وہ یہی سننا چاہتا تھا۔

"کچھ کھا لو.. پھر دوا بھی لینی ہے..!" وہ خاصی تاخیر سے بولا تھا۔

منہا کی آنکھوں سے سیل رواں بہتا ہوا کنپٹیوں میں جذب ہونے لگا تھا۔

اس نے اپنے ہاتھ سے پہلے منہا کو ایک بوائے انڈا اور سلائس کھلایا تھا.. پھر چائے پلائی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمہیں ٹھیک ہونا ہے.. مجھے تمہاری ضرورت ہے۔"

"انتقام پورا کرنے کی خاطر..؟" وہ خود اذیتی کا شکار ہو رہی تھی۔

"اور کیا وجہ ہو سکتی ہے؟" وہ زہر خند سے ہنسا تھا۔

اس کی آنکھوں میں اس درجہ سفاکیت سے منہا لرزا اٹھی تھی۔ اسے حسن سے گھن آنے لگی تھی۔ وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا۔ ہاتھ لے کر اس نے لباس بدلا تھا۔ بال سنوار کر وہ الماری کی جانب بڑھا تھا اور کانچ کی ایک بڑی بوتل نکالی تھی۔ لیکن پھر سر جھٹک کر واپس رکھ دی تھی۔

اسی لمحے اس کا فون بجا تھا۔

"گڈ... اگر میرے بغیر بھی سب ہو جانا تھا تو مجھے بلوانے کی کیا ضرورت تھی۔ خیر کل شام تک واپس نکلوں گا۔ اوکے..."

کہہ کر وہ فون سائیڈ پر رکھ چکا تھا اور دوبارہ منہا کی جانب متوجہ ہوا تھا۔ بچے تلے قدم اٹھاتا وہ منہا تک آیا تھا۔ بازو میں لگی ڈرپ کو ہٹایا تھا اور متاثرہ جگہ پر کاٹن رکھ کر بینڈج چپکا دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیسا محسوس کر رہی ہو اب؟" وہ کہہ کر اپنی شرٹ اتار تا بستر میں گھس چکا تھا۔ منہا پرے کھسکی تھی۔

اس کی حرکت پر حسن کے چہرے پر طنزیہ مسکان آئی تھی۔ پھر منہا کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

"سو جاؤ... آج کے لیے تمہیں معاف کیا۔ اگر تمہیں چھو لیا تو کہیں تم مر ہی نا جاؤ۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم اتنی آسانی سے مر جاؤ۔ ابھی تو تمہارے باپ کو تمہارا یہ حلیہ دکھا کر تڑپانا باقی ہے۔" وہ سفاکیت سے کہتا کروٹ بدل چکا تھا۔

جبکہ منہا ششدر رہ گئی تھی۔ ایک کراہ اس کے منہ سے نکلی تھی۔

"تم نے یہ اچھا نہیں کیا حسن... مجھے مشق ستم بنانے والے تم کون ہوتے ہو۔ بس مجھے ایک موقع مل جانے دو.. میں تم سے بہت دور چلی جاؤں گی۔" خود سے عہد کرتے وہ نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی۔



اگلے روز صبح اس کی کافی دیر سے آنکھ کھلی تھی۔ شاید دوا کے اثر کی وجہ سے۔ ساتھ حسن کی جگہ خالی تھی۔ اس نے گردن موڑ کر واشروم کی جانب دیکھا تھا۔ دروازہ نیم وا تھا اور اندر تاریکی تھی۔ اس کا مطلب کہ وہ وہاں بھی نہیں تھا۔ منہا اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

دونوں ہاتھوں سے بالوں کو اٹھا کر سمیٹتے ہوئے اس کی نگاہ اپنے داہنے جانب لگے قد آدم آئینے کی جانب اٹھ گئی تھی۔

اس کا چہرہ ستا ہوا اور زرد رنگ ہو رہا تھا۔ آنکھیں رونے کی وجہ سے سیاہی مائل ہو رہی تھیں۔ گردن کے نیچے اور اطراف میں کئی چھوٹے بڑے داغ نمایاں تھے۔ کچھ سگریٹ کے تھے اور کچھ دانتوں کے۔ جسم پر جگہ جگہ بیلٹ سے تشدد کیے جانے کے بھی نشانات تھے۔

منہانے انگلی کی پوروں سے انہیں چھوا اور پھر گہرا سانس کھینچ کر بالوں کو دوبارہ جوڑے کی شکل میں لپیٹنے لگی۔ اس کے وجود پر ابھی تک وہی سرخ لباس تھا جو حسن نے دیا تھا۔

اس نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر کر خود کو نارمل کرنا چاہا تھا۔ پھر اپنے بیگ کی جانب بڑھ کر ایک صاف جوڑا نکالا تھا اور فریش ہونے کی نیت سے واشروم گھس گئی۔

نہانے کے بعد وہ خود کو کافی پرسکون محسوس کر رہی تھی۔ حسن اب تک نہیں آیا تھا۔

اچانک اس کے ذہن میں کچھ سمایا تھا۔ وہ دروازے کی جانب بڑھی تھی اور پوری قوت سے اسے پیٹنا شروع کر دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

ساتھ ہی ہیلپ ہیلپ بھی زور زور سے کہنے لگی تھی۔

لوگوں نے اس کے کمرے کے گرد جھمکٹا بنالیا تھا اور ریسپشن سے چابی منگوا کر دروازہ کھلوا دیا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ ریسپشن پر کھڑی پولیس کو کال کر رہی تھی۔ کال ملنے پر وہ بولی تھی۔

" I want to report against my husband... "

اس کی بات سن کر پر ریسپشن پر موجود لڑکی نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔

منہا اس لڑکی کی حیرت کو نظر انداز کر کے دوبارہ فون کی جانب متوجہ ہو گئی تھی اور انہیں ساری بات بتائی تھی۔ کچھ دیر میں پولیس وہاں پہنچ چکی تھی اور اب ہوٹل میں ان کے کمرے میں موجود تھی۔ حسن صبح کا گیا ہوا تھا اور اب تک واپس نہیں آیا تھا۔

" آئم سوری مس... ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ حسن صاحب کے پاس امریکہ کی نیشنلیٹی ہے... اور قانون کے مطابق آپ ان پر کوئی کیس نہیں کر سکتیں۔ " ایک لیڈی پولیس اہلکار نے اسے انگریزی میں کہا تھا۔ " ویسے تو بڑے عورتوں کے حقوق کا لیبل اٹھائے پھرتے ہیں... " منہا اردو میں بڑبڑائی تھی۔

درحقیقت اسے ٹینشن شروع ہو چکی تھی۔ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پار ہی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ آخری موقع ہو...

اگر اب وہ حسن کے ہاتھ آجاتی اور اسے پتا چل جاتا کہ منہا نے پولیس کو بلوایا ہے تو وہ شاید اسے مار ہی ڈالتا...

پولیس جاچکی تھی اور منہایتیزی سے اپنے دماغ کو چلا رہی تھی۔

اسے اس صورتحال میں صرف ایک ہی حل نظر آیا تھا۔

"بھاگ جاؤ منہا... حسن سے اتنی دور بھاگ جاؤ کہ وہ تمہارے سائے تک بھی نہ پہنچ سکے" ..

یہ خیال آتے ہی وہ اٹھی تھی اور الماری کی تلاشی لینے لگی۔ تھوڑی دقت کے بعد اسے اپنا پاسپورٹ مل چکا تھا۔

"تم کر سکتی ہو منہا... ظلم کے خلاف خاموش رہنے والا بھی ظالم ہوتا ہے.. اور تم اپنے آپ کے ساتھ برا نہیں ہونے دو گی"۔

نکلنے سے پہلے اس نے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو باور کروایا تھا۔

پھر اپنی چادر درست کرتے سامان اٹھا کر وہ باہر بڑھی تھی۔ حسن کے دراز سے اسے کچھ رقم بھی ملی تھی جو اس کے بہت کام آنے والی تھی۔

ہوٹل سے باہر نکل کر اس نے گہری سانس لی تھی اور آس پاس دیکھنے لگی.. دوپہر ۱۲ بجے کا وقت تھا اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ پورا شہر ہی سڑک پر نکل آیا ہو۔

اسے اچانک ہی گھبراہٹ شروع ہو گئی تھی۔ وہ پہلی مرتبہ یوں اکیلے باہر نکلی تھی۔

دل میں درود کا ورد کرتے وہ ایک کنارے پر موجود ٹیکسی کی جانب بڑھی تھی اور اسے ایئر پورٹ چلنے کا کہا تھا۔
سارا راستہ اس نے اپنے آپ کو تسلی دیتے گزارا تھا۔
"کہیں میں کوئی غلطی تو نہیں کر بیٹھی؟" اندر کہیں سے آواز آئی تھی۔

"منہا.. بہت اچھا کیا جو وہاں سے نکل آئی... کل رات اس درد نے تمہارا جو حشر کیا.. کیا اس کے بعد بھی کچھ سوچنے کی تک رہتی ہے... کب تک تم اپنے خاندان کی فرسودہ روایات کو تھامے رہو گی کہ سسرال سے لاش ہی نکلی چاہیے....

اگر ابانے واپس بھیجنا چاہا تو وہاں سے بھی بھاگ جانا... لیکن اب حسن کے ساتھ مت جانا ..
وہ دل میں آگے کی پلیننگ کر رہی تھی... لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ جو ہم سوچتے ہیں اور جو پلین کرتے ہیں...
وہ محض ہمارا قیاس ہوتا ہے...
اور اللہ نے آپ کے لیے کیا پلیننگ کی ہوئی ہے... یہ تو وقت آنے پر ہی پتا چلتا ہے۔

ایئر پورٹ کے باہر کھڑی وہ تذبذب کا شکار تھی .

پھر آہستہ قدم اٹھاتے اندر کی جانب بڑھی تھی... اندر کسی فلائیٹ کی ناؤنسمنٹ ہو رہی تھی۔ لوگ اپنا سامان اٹھائے اپنی منزل پر پہنچنے کے منتظر تھے۔ وہ ہمت کر کے ایک جانب بڑھی تھی۔

"میم... دبئی کی تو کوئی فلائیٹ فی الحال ایو لیبل نہیں ہے.. البتہ آپ ترکی کے راستے جاسکتی ہیں..."

منہا کو کچھ خاص سمجھ تو نا آئی تھی لیکن اس نے سر ہلادیا۔

اسے جلد از جلد پاکستان پہنچنا تھا۔

ایئر پورٹ پر چھ گھنٹے کے انتظار کے بعد وہ پلین میں بیٹھ چکی تھی۔

دل میں مختلف سورتوں کا ورد کرتے وہ سب بہتر رہنے کی دعا کرنے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں ٹھہری موم کی عورت

جو سورج کی تمازت سے بھی

خود کو دور رکھتی تھی

میں ڈرتی تھی پگھلنے سے

بکھرنے سے بھی ڈرتی تھی



کسی کے پاؤں سے لگ کر

کسی انجان چوکھٹ پر

میں رونے سے بھی ڈرتی تھی

میں رہنے سے بھی ڈرتی تھی

..... مگر

پھریوں یوا اک دن

کسی کی چار باتوں پر

نزاکت اپنی کھو بیٹھی
قفس بے باب تھا لیکن
میں اس میں قید ہو بیٹھی

مرے صیاد نے مجھ پر
بہت احسان کر ڈالا

مری روشن آنکھوں کو
بہت سنسان کر ڈالا

مری ہستی کو تنہائی کی
ڈوری میں پرو ڈالا

مجھے شمع بنا ڈالا

بنا کر پھر جلا ڈالا

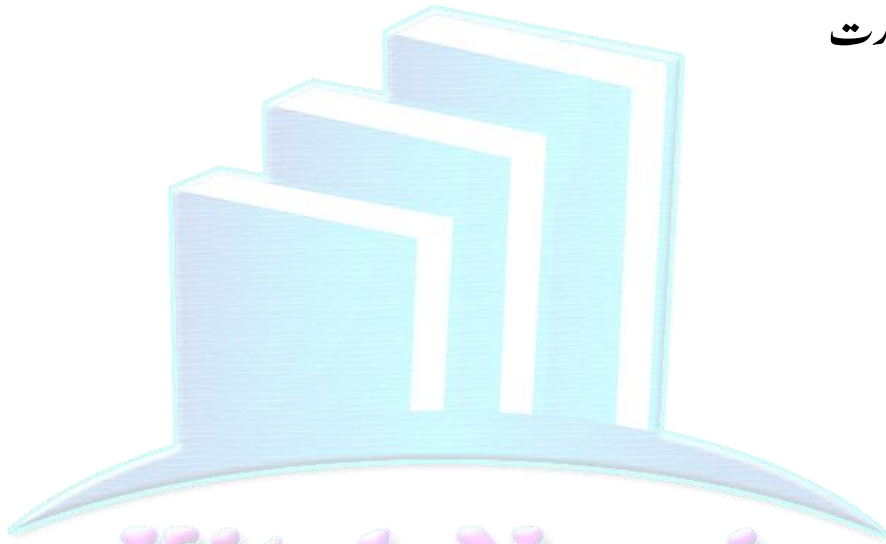


مراب کام جلنا ہے
پگھلنا ہے بکھرنا ہے

میں ٹھہری موم کی عورت

..... ہمیشہ.....

مجھ کو جلنا ہے



وہ پاکستان پہنچ چکی تھی۔ کن حالوں سے پہنچی تھی... یہ تو صرف وہی جانتی تھی۔

اس نے ایئر پورٹ کے باہر سے ٹیکسی کی اور اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئی...

پورا راستہ وہ مختلف قسم کے خیالوں میں گھری رہی۔

"بابا کیا سوچیں گے.. کہ میں اپنا گھر تک نابھاسا سکی۔ اگر انہوں نے مجھے حسن کے پاس واپس جانے کو کہہ دیا تو میں کیا کروں گی ...

انا.... وہ تو کبھی بابا کے سامنے کچھ نہیں بول پاتیں... ان کی بہن ہو کر بھی وہ ان سے ڈرتی ہیں..

لیکن بابا مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں... وہ مجھے سمجھیں گے " ...

پورا راستہ اس نے اندیشوں میں کاٹا تھا.

"وہ ایسے کیسے بھاگ سکتی ہے.. "حسن کمرے میں چکر لگاتا پر سوچ انداز میں بولا تھا .

شمع بیڈ پر بیٹھی بے فکری سے اپنے ناخنوں سے کھیل رہی تھی.

Kitab Nagri

"تم بھی حد کرتے ہو حسن... اسے موقع ملا تو وہ اپنا پاسپورٹ اور پیسے لے کر بھاگ گئی. اس میں اتنی بڑی بات تو نہیں ہے. "وہ لا پرواہی سے بولی تھی.

"بڑی بات ہے شمع... میں اس کے ذریعے اس کے باپ کو تڑپانا چاہتا ہوں.. اتنا کہ وہ گھٹ گھٹ کر مر جائے... "حسن اس کے قریب آتا غصے سے بولا تھا. کنپٹیوں کی رگیں ابھر آئی تھیں.

"لیکن وہ پڑھی لکھی ہے... زیادہ تو نہیں پر آج کل کے زمانے میں کوئی اپنے اوپر ظلم برداشت نہیں کرتا... تمہیں پہلے ہی اس کی لگائیں کھینچ کر رکھنی چاہیے تھیں۔"

شمع ایک دم سیدھی ہوئی تھی۔

"ہاں... ٹھیک کہہ رہی ہو تم... میں نے اسے معصوم سمجھنے کی غلطی کی ہے... لیکن اب اس کے ساتھ ایسا کروں گا کہ اسے پچھتانے کا بھی موقع نہیں ملے گا۔" وہ سر دلچے میں بولا تھا۔

"اچھا... تم فکر مت کرو۔ ہم دیکھ لیں گے اسے... ابھی تو ڈیل ہونے کا جشن مناؤ... تم جانتے ہونا کہ ان لڑکیوں کو بیچ کر جتنی رقم اس دفعہ حاصل ہوئی ہے نا... آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔" شمع قریب پڑاؤ ہسکی کا گلاس اٹھاتے بولی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com حسن کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی

منہا گیٹ پر کھڑی مسلسل گھنٹی بجا رہی تھی لیکن کوئی دروازہ ہی نہیں کھول رہا تھا۔

"کیا مصیبت ہے...؟" اس نے تنگ آ کر بیل پر ہاتھ جمالیا۔

"آگیا... اندر سے ان کے ملازم کی آواز آئی تھی۔

منہاسیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی اور اپنا سکارف صحیح کیا۔

"ارے بی بی جی آپ.. "ملازم دروازہ کھول کر اسے دیکھتے ہی حیرانی سے بولا تھا۔

"ہاں.. کیوں کیا میں یہاں نہیں آسکتی؟" منہاتیزی سے بولی تھی۔

"نہیں... وہ بی بی.. آپ تو امریکہ گئی تھیں نا۔" ملازم گڑبڑا کر بولا تھا۔

"ہٹوراستے سے.. "منہا اسے کہتی اندر داخل ہوئی تھی۔

"پر بی بی.. صاحب تو گھر نہیں ہیں۔ وہ کسی فوننگی پر لاہور گئے ہیں اور بی بی جی بھی ساتھ گئی ہیں... سارے کمرے بھی لاک ہیں۔"

ملازم ہچکچا کر بولا تھا۔

"اور نوری کہاں ہے۔" اس نے ملازم کی بیوی کا نام لیا تھا۔

"وہ کوارٹر میں ہی ہے۔"

"اسے بھیجو اندر... میں دیکھتی ہوں کوئی ناکوئی کمرہ تو کھلا ہی ہوگا۔" منہا کہتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"کھانالے آؤ نوری.. "نہانے کے بعد وہ نوری کو آواز دیتے بولی تھی۔

نوری اندر آکر میز پر کھانا لگانے لگی تھی۔

"کیا تمہیں اندازہ ہے کہ وہ کب تک آجائیں گے... کیونکہ نانا کا فون لگ رہا ہے اور نانا بابا کا۔" منہانے نوالہ لیتے ہوئے نوری سے پوچھا تھا۔

"نہیں بی بی جی... ابھی کل ہی تو وہ لوگ گئے ہیں۔" نوری بولی تھی۔

"اچھا تم جاؤ... برتن میں خود ہی اٹھا دوں گی۔" منہا بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔

میں بنتِ حوا

میں صنفِ نازک

سُنبھلے خوابوں کی خوش نما تتلیاں سنبھالے

سفر پہ نکلی، تو دیکھ پائی

بساطِ عالم نے صنفِ نازک کا نام دے کر

عنایتوں کی جو بارشیں کیں

سوار اپنے بڑھائے آگے

پیادہ مہروں کو مات دینے کی سازشیں کیں

مجھے سچایا، مجھے سنوارا

مجھے ہی جیتا، مجھے ہی ہارا

میں رنگِ محفل

میں حسنِ کامل

میں تاج اور تخت کی کشمکش کا حاصل

میں روحِ بسمل



میں اپنے پیروں کے آبلوں کی اسیر ٹھہری

امیر ہو کے فقیر ٹھہری

میں سامری کا طلسم سمجھی

نہ اس میں پوشیدہ اسم سمجھی

حیات کا سرمدی ترانہ لکھا تھا جس نے

اُسی کے ہاتھوں نے مجھ کو اذنِ جواز بخشا

مجھے محبت کا سوز بخشا، گداز بخشا

مرے تکلم کو نرم لہجے کا ساز بخشا

مجھے نزاکت کا ناز بخشا

مگر بلندی کا راز بخشا

میں اُمِ عیسیٰؑ

میں اُختِ موسیٰؑ



میں ابنِ آدم کے مرتبوں میں شریک ٹھہری

کٹھن سفر کی رفیق ٹھہری

میں سائبانِ شفیق ٹھہری

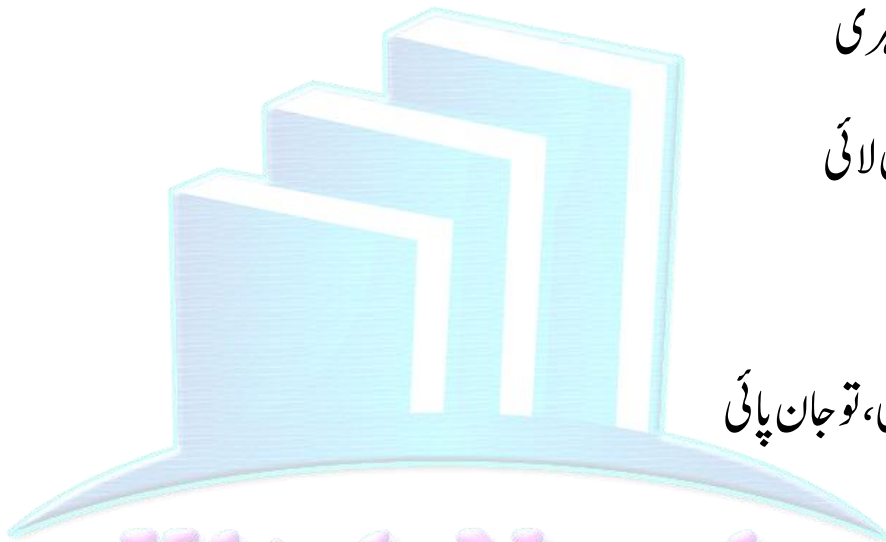
میں اپنے رب کی سماعتوں کے قریب ٹھہری

خود اپنا اعلیٰ نصیب ٹھہری

میں اپنے ہونے کا مان لائی

میں آگینہ قرار پائی

حقیقتوں کی کتاب کھولی، تو جان پائی



"ارے صفر... آپ یونہی پریشان ہو رہے ہیں۔ بھائی اتنے بھی سخت نہیں ہیں جتنے آپ کو لگتے ہیں۔"

سمرہ اپنے چار سالہ بیٹے کی کھنگھی کرتے بولی تھی۔

"لیکن تم بھول رہی ہو کہ ہم چھ سال بعد ان کے سامنے جا رہے ہیں۔ اگر انہوں نے ہمیں پہچاننے سے انکار کر دیا تو پھر کیا کرو گی۔"

صفدر طنز یہ لہجے میں بولا تھا۔

"اوہو.. آپ کو تو لڑنے کا بہانا چاہیے ہوتا ہے۔ فکر نہ کریں... ہم نے پسند کی شادی ہی کی ہے۔ کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور بھائی جب مجھے خوش دیکھیں گے تو ساری ناراضگی بھول جائیں گے۔" سمرہ اس کے قریب آتے بولی تھی۔ وہ بچہ اتنی دیر میں کمرے سے باہر بھاگ گیا تھا۔

"میں تمہارے بھائی سے ڈرتا نہیں ہوں لیکن... تم یہ نہیں سمجھ رہی۔ اس رات گھر سے بھاگنے کے بعد تم دوبارہ کبھی وہاں نہیں گئی۔ تو اب تم پر کون سا بھوت سوار ہو گیا ہے۔"

صفدر بیڈ پر بیٹھتا بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"صفدر آپ سمجھ نہیں رہے... مجھ پر کوئی بھوت سوار نہیں ہوا۔ یہ خیال ہمیشہ ہی میرے ساتھ رہا ہے۔ لیکن میں ہمیشہ ڈرتی رہی۔ لیکن کل میں نے امی کو بھی خواب میں دیکھا۔ وہ رورہی تھیں صفدر... مجھے بلارہی تھیں۔ بس مجھے کچھ نہیں سننا۔ میں نے جانا ہے۔"

سمرہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"اچھا... ریلیکس۔ جیسا تم چاہ رہی ہو ویسا ہی ہو گا۔ لیکن اگر انہوں نے کوئی مسئلہ کھڑا کرنے کی کوشش کی تو ہم فوراً واپس آجائیں گے اور دوبارہ کبھی وہاں کارخ نہیں کریں گی۔"

صفر اس کا ہاتھ تھامتے سنجیدگی سے بولا تھا۔

سمرہ نے اس کی جانب دیکھتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"سنو نوری... تم میرے کمرے میں ہی سو جاؤ۔"

رات کا کھانا کھانے کے بعد منہا نوری سے مخاطب ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا بی بی جی... لیکن آپ امریکہ سے اتنی جلدی کیوں آگئیں۔ اور یہ آپ کے سینے پر نشان...." وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گئی تھی۔

منہا کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"چلو بتاؤ کے تمہیں کیا لگتا ہے؟" منہا اپنے ڈوپٹے سے نشانوں کو ڈھانپتے بولی تھی۔

"بی بی جی..... مجھے لگتا ہے کہ آپ کامیاں کوئی بد معاش ہے.... جو آپ پر ہاتھ اٹھاتا ہے۔" نوری جھجک کر بولی تھی۔

"ٹھیک لگتا ہے۔" منہا مختصر اکہہ کر اپنا کمبل کھولنے لگی تھی۔

"لیکن حسن صاحب تو بہت پڑھے لکھے ہیں.. وہ بھلا ایسا کیسے... "نوری نا سمجھی سے بولی تھی۔

"اخلاقیات کا معیار تعلیم نہیں ہے.. بہت سے لوگ ان پڑھ جاہل ہو کر بھی عورتوں کی عزت کرنا جانتے ہوتے ہیں... لیکن کچھ پڑھے لکھے جاہل ہونے کی عملی تفسیر ہوتے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

منہا پر سوچ انداز میں بولی تھی۔

"آپ ٹھیک کہتی ہیں بی بی... میرا میاں بھی جاہل ہے... جب غصہ آتا ہے تو اکثر جھڑک بھی دیتا ہے اور غصہ نکال دیتا ہے... لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے.... پر اس نے کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا۔" نوری بولی تھی۔

"پرہی بی... کی تو ہر شخص میں ہوتی ہے نا.. ہم خدا تو نہیں ہیں جو بالکل ٹھیک ہوں. اور عورت کو تو اپنا گھر بنانے کے لیے قربانی دینی ہی پڑتی ہے نا" ..

نوری بولی تھی.

"صوفے پر کبھل رکھو اور لیٹ جاؤ... مجھے نیند آرہی ہے. "منہا کہتے ہوئے اپنے اوپر کبھل تان گئی تھی.

"تم کیا جانو نوری... برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے.. اور کاش اس کے ظلم میری ذات کی حد تک ہوتے. تو میں اسے معاف کرنے کا سوچ بھی لیتی.. لیکن جن لڑکیوں کا وہ گناہ گار ہے.. جن کو وہ بیچتا ہے. کیا وہ اتنی گری پڑی ہیں کہ ان کے ساتھ یہ سب کیا جائے"...

منہا نے تاسف سے سوچا تھا اور آنکھیں موند لی تھیں.

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ٹائم دیکھ ہے آپ نے؟" احمر کے کمرے میں داخل ہوتے ہی دریہ نے کڑے تیوروں سے استفسار کیا تھا.

"یار.. سو سوری. ایک ارجنٹ ریڈ پر جانا پڑ گیا تھا. اس لیے لیٹ ہو گیا تھا. "احمر اس کے قریب آتا بولا تھا.

"آپ کو میری کوئی پروا نہیں ہے۔ میں پورا دن آپ کی منتظر رہتی ہوں لیکن آپ اس وقت آتے ہیں۔ میں نہیں بات کر رہی آپ سے۔" در یہ خفا خفا سی بولی تھی۔

"یار.. تم سمجھو نا۔ میری جاب کی نوعیت ہی ایسی ہے۔ ہم پولیس والوں کو کب کس وقت کون سا کام پڑ جائے ہم نہیں جانتے.. "احمر اس کے کندھے تھامتا بولا تھا۔

در یہ نے اس کے ہاتھ ہٹائے تھے اور بنا کچھ کہے بیڈ کی جانب بڑھ گئی تھی۔

احمر بھی اس پر ایک نگاہ ڈالتا و اشروم کی جانب بڑھ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چنبچ کرنے کے بعد وہ باہر نکلا تو در یہ سوچتی تھی یا شاید ایسا ظاہر کر رہی تھی۔ وہ آہستہ سے چلتا ہوا اس کے قریب جا بیٹھا تھا۔

وہ دن بدن بہت چڑچڑی ہوتی جا رہی تھی۔ اس کا چڑچڑاپن پر یگننسی کے بعد سے بہت زیادہ ہو گیا تھا۔

"سو گئی کیا۔" وہ اس کے ماتھے پر ہولے سے بوسہ دینے کے بعد بولا تھا۔

دریہ نے ہولے سے آنکھیں کھولی تھیں۔

اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا تھا۔

"دریہ... واٹ ہسپنڈیار۔ آتم سوری... پر جو چیز میرے بس میں نہیں وہ میں کیسے کر سکتا ہوں۔ پلیز چپ کر جاؤ۔ تمہارے آنسو میرے دل پر گر رہے ہیں۔" احمر اس کا ہاتھ تھامتے بولا تھا۔

دریہ نے ہولے سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

"میں نہیں جانتی کہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے... لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں آپ سے دور جانے والی ہوں۔ آپ پلیز میرے ساتھ ہی رہیں نا۔" دریہ اس کا ہاتھ اپنے چہرے کے ساتھ لگاتی بولی تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی جبکہ احمر یونہی بیٹھا کسی سوچ میں گم تھا۔

www.kitabnagri.com

"منہا... تم کب آئی؟" فون پر وجاہت صاحب نے اس سے پوچھا تھا۔

"کل ہی واپس پہنچی ہوں بابا... اور آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔" منہا ہچکچا کر بولی تھی۔

"ہاں کہو... ویسے کیا حسن بھی تمہارے ساتھ واپس آیا ہے۔" انہوں نے پوچھا تھا۔
حسن کے ذکر پر منہا کا حلق کڑوا ہو گیا تھا۔

"نہیں... آپ کب تک واپس آجائیں گے..؟" اس نے بات کا رخ بدلا تھا۔
"ہم یہاں سے نکلنے والے ہیں۔ رات تک پہنچ جائیں گے۔" وہ بولے تھے۔

"ٹھیک ہے... میں انتظار کر رہی ہوں۔ آپ آئیں گے تو ہی بات کر لوں گی۔" منہا نے کہتے فون رکھ دیا تھا۔

"جب حسن کو پتا چلے گا کہ میں بھاگ گئی ہوں تو ان کا کیا رد عمل ہو گا؟" بے اختیار اس نے سوچا تھا۔
پھر اس خیال کو ذہن سے جھٹکتے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"صفر... آپ ناراض تو نہیں ہیں نا۔" سمرہ نے گاڑی ڈرائیو کرتے صفر کو پکارا تھا۔

"نہیں.. "صفدر نے سامنے سڑک پر نظریں جمائے کہا تھا۔

"صفدر... ہم مشرقی لڑکیاں بھی عجیب ہیں، شاید محبت ہمارے بس کاروگ نہیں، ہمارا خون و خمیر شاید اس جذبے کے لئے موزوں نہیں۔ ہم محبت کر بھی لیں تو اسے نبھانا مشکل اور اگر نبھالیں تو زندگی گزارنا مشکل۔ محبت میں ہونے والی وہ لمحے بھر کی لغزش، وہ ایک پل کی خود غرضی نہ ہمیں جینے دیتی ہے نہ مرنے دیتی ہے۔ پھر وہ محبت جو ہم نے بہت لڑ کر اور دنیا سے ٹکر لے کر حاصل کی ہوتی ہے، ہمیں اپنا سب سے بڑا گناہ نظر آنے لگتی ہے۔ ایسا گناہ جس پر ہم اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے شرمندہ ہوتے ہیں۔ ہم محبت کے بغیر رہ سکتے ہیں لیکن خود سے وابستہ رشتوں کے بغیر زندگی گزار ہی نہیں سکتے.... اور انسان اپنے اصل سے کبھی دور نہیں رہ سکتا.... میں کیا کروں مجھے بہت یاد آتی ہے گھر والوں کی..." سمرہ اس کا ہاتھ تھامتے بولی تھی۔

"سمرہ... تم میرے خدشات کو نہیں سمجھ سکتی۔ دعا کرنا کہ جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا ہی ہو۔ نہیں تو دھتکارے جانا کا بہت غم بہت زیادہ ہوتا ہے۔"

صفدر نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا تھا اور دوبارہ ڈرائیونگ پر توجہ مرکوز کر لی تھی۔

"وہ میرے گھر والے ہیں.. اگر مجھے دھتکار بھی دیں گے تو مجھے کوئی غم نہیں ہو گا۔" وہ یاسیت بھرے لہجے میں بولی تھی۔

صفدر نے چپ رہنا ہی بہتر جانا تھا۔

سمرہ بھی پچھلی سیٹ پر بیٹھے اپنے بیٹے سے باتیں کرنے لگی تھی۔

"تم نے یہاں آنے کی جرات کیسے کی؟" اپنے بھائی کی گرجدار آواز پر سمرا ایک قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"ہماری عزت نیلام کرنے سے پہلے تو تم نے ایک مرتبہ نہیں سوچا تھا۔ اب یہاں کیا لینے آئی ہو۔

شوکت میری بندوق لے کر آؤ۔۔ آج میں اپنے خاندان کی عزت پر کالک ملنے والوں کو اپنے ہاتھوں سے سزا دوں گا۔" وہ چنگھاڑا تھا۔

www.kitabnagri.com

شوکت فوراً بھاگا تھا اور بندوق لے کر آیا تھا۔

سمرا نے سختی سے صفدر کا ہاتھ تھاما تھا۔

"آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں... کوئی گرے پڑے نہیں ہیں ہم اور نا ہی ہمیں یہاں آنے کا کوئی شوق ہے۔ چلو سمرہ یہاں سے۔" صفدر سپاٹ لہجے میں کہتے مڑا تھا۔

ایک ٹھاہ کی آواز فضا میں گونجی تھی۔ درختوں پر بیٹھے پرندوں نے بھی اڑ کر اپنی جگہ تبدیل کی تھی۔

سمرہ نے صفدر کے خون میں لت پت وجود کو دیکھ کر ایک چیخ ماری تھی۔
"صفدر... اٹھیں کیا ہو گیا ہے۔" وہ اس کے قریب بیٹھتے چلائی تھی۔

ایک اور گولی کی آواز نے اس کو بھی خاموش کروا دیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"باہر گاڑی میں جو بچہ بیٹھا ہے اسے ایدھی سینٹر کے حوالے کر دو۔"

اور یہاں سے بھی صفائی کرو۔" وہ کہہ کر کف اڑاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"تم بلاوجہ ٹینشن لے رہی تھی دریہ.. تمہاری ساری رپورٹس بالکل نارمل ہیں۔ اب دوبارہ کوئی فضول کا وہم دل میں پالنے کی ضرورت نہیں ہے۔" احمر اس کا ہاتھ تھامتے بولا تھا۔

"ہمم... ویسے آج آپ ابھی تک گھر پر ہیں۔ خیریت ہے نا۔" دریہ شرارت سے بولی تھی۔

"یار... تم ہر وقت شکوہ کرتی رہتی تھی کہ میں کام میں مصروف رہتا ہوں۔ تمہیں ٹائم نہیں دیتا... تو سوچا کہ آج تمہارا یہ شکوہ دور کر دوں۔ آج پورا دن صرف تمہارے ساتھ گزاروں گا۔ اور یہ دیکھو... فون بھی سوئچ آف ہے۔ تھانے میں منیب سب کچھ دیکھ لے گا۔" وہ اپنا فون اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے بولا تھا۔

Kitab Nagri

"اب اتنا احسان جتانے کی ضرورت نہیں ہے۔" دریہ تیزی سے بولی تھی۔

"تم کبھی خوش نہیں ہو سکتی۔" احمر منہ بنا کر بولا تھا۔

"میں بہت خوش ہوں... آپ کے ساتھ۔" وہ مسکرا کر بولی تھی۔

"کیا ہوا منہا... تم نے ہمیں اتنی جلدی میں واپس کیوں بلوایا " .
انمتا بیگم اپنا بیگ صوفے پر رکھتی ہوئی بولی تھیں .

وجاہت صاحب بھی ایک جانب صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے .

"یہ کیا بتائے گی... میں بتاتا ہوں آپ سب کو . " حسن اندر داخل ہوتے ہوئے بولا تھا .
منہا نے چونک کر اسے دیکھا تھا .

"یہ کیسے یہاں آگیا ؟ " وہ محض سوچ ہی سکی تھی .

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا کہہ رہے ہو حسن .. کھل کر کہو . " وجاہت صاحب مڑ کر اسے دیکھنے کے بعد بولے تھے .

"بتا دوں انہیں تمہارے کرتوت یا تم خود بتاؤ گی . " وہ منہا کی جانب دیکھتا سر دلچے میں بولا تھا .

"کیا مطلب ہے تمہارا..؟" وجاہت صاحب کھڑے ہوتے ہوئے بولے تھے۔

منہانے ایک حیران نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اپنی بدکردار بیٹی کو اپنے پاس سنبھال کر رکھیں۔ میں اس سے مزید کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتا۔ مجھے امریکہ میں ذلیل کروا کر آرہی ہے۔ پولیس بلوالی میرے خلاف ...

اور تو اور میری غیر موجودگی میں اپنے یار کے ساتھ بھاگ کر امریکہ سے پاکستان آگئی۔

اب آپ ہی بتائیں کہ میں اس جیسی عورت کے ساتھ کیسے رہ سکتا ہوں۔" حسن اسے دیکھتا سرد لہجے میں بولا تھا۔



www.kitabnagri.com

منہانے کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں۔

"جھوٹ بول رہے یہ.. میں نے کچھ نہیں کیا بلکہ..." منہا چیخی تھی۔

"دیکھ لیں... یہ ہے آپ کی تربیت۔ اب بھی اپنی غلطی ماننے کی بجائے مجھے قصور وار ٹھہرا رہی ہے۔

میں صرف آپ کے احترام میں اس کے ساتھ اب تک گزارا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور... کرتا بھی رہوں گا کیونکہ آپ میرے محسن ہیں۔"

وہ منہا کی بات کاٹ کر وجاہت صاحب سے مخاطب ہوا تھا۔

"یہ جھوٹ بول رہے ہیں ابو.. یہ ایک نمبر کے فراڈ انسان ہیں.. اور سمگلنگ میں بھی ملوث ہیں.. "منہا فوراً بولی تھی۔

وجاہت صاحب نے ایک نگاہ منہا پر ڈالی تھی جو اپنی بات پر قائم تھی۔

"ماموں... میں منہا کو گھر لے کر جا رہا ہوں۔ میں پوری کوشش کروں گا کہ اس کا دل اپنی جانب سے صاف کر سکوں... اور میں یہ صرف آپ کی خاطر کروں گا۔ ورنہ اس رشتے میں اب میری کوئی دلچسپی باقی نہیں ہے۔ " وہ سنجیدگی سے وجاہت صاحب سے مخاطب ہوا تھا جو چپ کھڑے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مم میں نہیں جاؤں گی۔ "منہا وجاہت صاحب کو چپ کھڑا دیکھ کر بولی تھی۔

"آپ کیوں خاموش کھڑے ہیں.. آپ نکالیں حسن کو گھر سے۔ میں نہیں جانا چاہتی بابا.. "منہا ان کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی تھی۔

"آپ نہیں جانتے کہ یہ شخص کتنا ظالم ہے.. یہ آپ کے کیے کا بدلہ مجھ سے لینا چاہتا ہے.. اور میں یہ جانتی بھی نہیں ہوں کہ آپ نے ایسا کیا کیا ہے جو یہ میرا دشمن بن گیا ہے. لیکن اب میں اس گھر سے ایک قدم باہر نہیں نکالوں گی."

منہا ٹھہر کر بولی تھی.

"میں تمہیں طلاق دیتا ہوں..

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں." حسن کی آواز پر منہا ساکت ہو گئی تھی.



وجاہت صاحب نے بھی سراٹھا کر اسے دیکھا تھا.

www.kitabnagri.com

"اگر تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو مجھے بھی کوئی شوق نہیں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے کا..." وہ دھاڑا تھا.

"اور آپ... اپنی بیٹی کو سنبھال کر رکھیں اپنے پاس.... جسے دوسروں پر الزام لگانے کے سوا کچھ نہیں آتا." وہ وجاہت صاحب سے کہہ کر لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا تھا.

جبکہ پیچھے سب خاموش کھڑے تھے۔ خود منہا کو بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ طلاق ہی دے ڈالے گا۔

پوچھنے والے تجھے کیسے بتائیں آخر

دکھ عبارت تو نہیں، جو تجھے لکھ کر بھیجیں

یہ کہانی بھی نہیں ہے کہ سنائیں تجھ کو

نہ کوئی بات ہی ایسی کہ بتائیں تجھ کو

زخم ہو تو تیرے ناخن کے حوالے کر دیں

آئینہ بھی تو نہیں ہے کہ دکھائیں تجھ کو

تو نے پوچھا ہے مگر کیسے بتائیں تجھ کو

یہ کوئی راز نہیں جس کو چھپائیں تو وہ راز

کبھی چہرے کبھی آنکھوں سے چھلک جاتا ہے

جیسے آنچل کو سنبھالے کوئی اور تیز ہوا

جب بھی چلتی ہے تو شانوں سے ڈھلک جاتا ہے



اب تجھے کیسے بتائیں کہ ہمیں کیا دکھ ہے
جسم میں ریختی رہتی ہے مسافت کی تھکن
پھر بھی کاندھوں پہ اٹھائے ہوئے حالات کا بوجھ

اپنے قدموں سے ہٹاتے ہوئے سائے اپنے

جس کو بھی دیکھئے چپ چاپ چلا جاتا ہے
کبھی خود سے کبھی رستوں سے الجھتا ہے مگر

جانے والا کسی آواز پہ رکتا ہی نہیں

ڈھونڈنا ہے نیا پیرائے اظہار ہمیں

استعاروں کی زباں کوئی سمجھتا ہی نہیں



"تو کیا ہم عورتوں کی قسمت ایسی ہی ہوتی ہے کہ جس کا دل چاہے... آکر ہمیں اپنا تابع بنانے کی کوشش کرے۔"

انا تو کہتی تھیں کہ نکاح میں بڑی برکت ہوتی ہے.. اور محبت خود بخود دل میں سرایت کر جاتی ہے.. لیکن یہ کیسی زندگی ہے کہ جس میں مجھے صرف استعمال کیا گیا۔

پہلے میرے باپ کو دکھ دینے کی خاطر.. اور جب اس میں ناکامی ہوئی تو مجھ سے ہی پیچھا چھڑوا لیا.. واہ حسن جاہ.. واہ.

کیا اصول ہوتے ہیں تم مردوں کے " .

منہانے اپنے آنسو پونچھے تھے.

گھر میں ایک جامد سکوت تھا.

وجاہت صاحب تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہے تھے.

"یہ کیا ہو گیا... حسن میری بیٹی کو کیسے طلاق دے سکتا ہے. نہیں.. حسن ایسا نہیں کر سکتا...

میں نے اسے پالا... اسے قابل آدمی بنایا... وہ بھلا کچھ برا کیوں کرے گا." انہوں نے یاسیت سے سوچا تھا.

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ذرا غور کرو گے تو تمہیں سب یاد آجائے گا وجاہت علی خان " ...

ان کے اندر سے آواز آئی تھی.

"بھائی... ہمیں معاف کر دیں. " ایک آواز ان کے قریب گونجی تھی.

انہوں نے فوراً ادھر ادھر دیکھا تھا لیکن وہاں منہا کے سوا کوئی موجود نہ تھا۔

لاؤنج میں ایک جانب وہ صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ منہاز مین پر بیٹھی اپنی سوچوں میں گم تھی۔

"بھائی.. میں آپ کی سگی بہن نہیں ہوں لیکن ہمارا باپ تو ایک ہی ہے نا.. آپ پلیز مجھے امی سے ملنے دیں۔"

"چپ... ایک دم چپ۔" وہ چلا کر بولے تھے۔ ساتھ ہی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

منہا نے حیرانی سے انہیں دیکھا تھا جو کچھ بڑبڑاتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"نامیرے نصیب میں باپ کی شفقت تھی... اور ناشوہر کی محبت.. تو پھر میں زندہ ہی کیونکر ہوں۔"

اس نے خود ترسی سے سوچا تھا۔

"میں ملک و جاہت علی.... کبھی سوچا تھا کہ زندگی مجھے اس مقام پر لے آئے گی اپنے دو عزیز ترین لوگوں کو برباد ہوتے دیکھوں گا..."

ہاں میں بہت برا انسان ہوں لیکن میں نے اپنے کیے کا مداوا کرنے کی کوشش کی تھی۔

ہاں... یہ سچ ہے کہ جوانی میں مجھے اپنی طاقت کے زعم میں سب کچھ بھلا بیٹھا تھا۔ میری سوتیلی بہن سمرہ نے گھر سے بھاگ کر شادی کی تھی...

اور میں نے اسے مار کر اپنے خاندان پر سے یہ دھبہ ہٹا دیا تھا۔ لیکن...

تب مجھے کچھ احساس نا ہوا تھا۔ میں طاقت اور جوانی کے نشے میں چور ہو کر زمینی خدا بن بیٹھا تھا۔

لیکن حالات تب بگڑے تھے جب میرے ہاں اولاد نا ہوئی...

سب نے کہا کہ دوسری شادی کر لو... میں نے خفیہ طور پر کر لی۔

لیکن شاید خدا مجھے سزا دینا چاہ رہا تھا۔ محروم رکھ کر... تب مجھے اس بچے کا خیال آیا تھا جسے میں نے ایدھی سینٹر کے حوالے کر دیا تھا۔

ہاں... وہ میرے بڑھاپے کا سہارا بن سکتا تھا۔

تب میں اسے اپنے گھر لے آیا تھا۔ وہ بچہ تب دس سال کا تھا۔ تھوڑا گھبراہٹا ہوا تھا.... اور نہایت خاموش۔

عموماً بچے ایسے نہیں ہوتے لیکن شاید گھر والوں کی دوری کی وجہ سے وہ ایسا ہو گیا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے....

لیکن میں اسے پیار دینے کی بھرپور کوشش کرتا رہا۔ لیکن وہ کبھی میرے ساتھ بے تکلف نہیں ہوا۔ تھبی مجھے منہا کی خوشخبری ملی تھی۔

میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ میری پہلی اولاد لڑکا ہو.... لیکن خیر میں پھر بھی خوش تھا کہ شاید میرے رب نے مجھے نواز دیا۔

لیکن... اس کے بعد ثمنینہ کی وفات کے بعد میری منہا سے توجہ ہٹی چلی گئی تھی.. میں خود کو اس کا عادی نہیں بنانا چاہتا تھا۔ آخر کو کل کو اس نے اپنے گھر کا ہونا تھا....

البتہ حسن اب میرے ساتھ بات چیت کرنے لگا تھا۔ میں بہت خوش تھا... میں نے اس کا داخلہ شہر کے بڑے سکول میں کروادیا تھا اور اسے اپنے متعلق بھی بتادیا تھا کہ میں اس کا ماموں ہوں۔

وہ صرف چھٹیوں میں ہی مجھ سے ملنے آتا تھا لیکن پھر بھی میرے دل کے بہت قریب تھا۔ مجھے اس سے ایک خاص انسیت محسوس ہوتی تھی..

لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ سمرہ کا بیٹا ہے.. کیونکہ اس کی بیشتر عادات مجھ جیسی تھیں... وہی ضد.. انا.. غرور...

اسے دیکھ کر میرا سینا فخر سے بلند ہو جاتا تھا۔

پڑھائی مکمل ہونے کے بعد اس نے شہر میں ہی اپنا بزنس شروع کیا تھا۔ میں اپنے زمینوں کے معاملات میں ایسا پھنسا کہ دیکھ ہی نہیں پایا کہ وہ کیا کام کر رہا ہے۔ لیکن وہ مجھ سے باقاعدگی سے ملنے آتا تھا۔ میں نے اسے شہر میں ایک بنگلہ بھی لے کر دیا... وہ بالکل میرے بیٹوں جیسا تھا... میرا فخر۔

پھر میں نے اس کی شادی اپنی بیٹی سے کروانے کا سوچا... اس نے توہاں کر دی....

لیکن منہا... منہا کے انکار نے مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ ہمارے خاندان کی پہلی لڑکی تھی جس نے آگے پڑھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

میں نے اسے جلد از جلد بیاہنے کا سوچا تھا کیونکہ میں ایک اور سمرہ نہیں پیدا کرنا چاہتا تھا.. کیا معلوم کہ وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے گھر سے بھاگ جاتی....

لیکن اس نے فرمانبرداری دکھائی تھی۔ چپ چاپ نکاح کر لیا تھا۔ میں بہت مسرور تھا۔ اس کے گھر ملنے بھی گیا.. لیکن اس نے ملنے سے انکار کر دیا۔

تب مجھے صحیح معنوں میں اندازہ ہوا تھا کہ میں نے اپنی خواہش تو پوری کر والی... لیکن اپنی بیٹی کو کھو دیا...

اب میں عمر کے اس حصے میں ہوں جب مجھے رشتوں کی شدید کمی محسوس ہوتی ہے...

میں نے ہمیشہ تنہائی کا انتخاب کیا ہے لیکن اب یہ تنہائی اور خاموشی مجھے وحشت میں مبتلا کر رہی ہے۔ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا کہ کیا کروں...
www.kitabnagri.com

اور حسن... وہ جو کچھ کہہ کر گیا ہے... میرا ذہن ماؤف ہو چکا ہے... مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا..

اور منہا... وہ کہتی ہے کہ حسن مجھ سے بدلہ لینا چاہتا ہے.. لیکن اسے تو کچھ معلوم نہیں ہے۔

یا خدا میں کیا کروں.. کس پر یقین کروں اور کس پر نا کروں ..

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا..."

"بہت مزے کی ہے آئس کریم... مجھے اور کھانی ہے۔" دریہ آئس کریم کا آخری بائٹ لیتے بولی تھی۔

"نہیں.. بالکل بھی نہیں.. کسی بھی چیز کی زیادتی نقصان دہ ہوتی ہے..

بس آج کے لیے کافی ہے..

کچھ دن تک دوبارہ کھا لینا۔" احمر کپ کو بن میں پھینکتا بولا تھا۔

"آپ بس ہمیشہ لیکچر ہی جھاڑا کریں... میں نہیں کر رہی آپ سے بات" ..

دریہ منہ پھلا کروہاں سے اٹھ کر باہر کی جانب بڑھی تھی۔

احمر بھی بل پے کر کے اس کے پیچھے ہی گیا تھا۔

"کم آن دریہ.... کبھی کھبار تم بالکل بچوں کی طرح بیہو کرتی ہو۔" وہ اس کے ساتھ تیز تیز چلتا بولا تھا۔

دریہ ایک دم رکی تھی۔

"آپ ہمیشہ مجھے ہی غلط کہیے گا.. اور اب تو آپ مجھ سے تنگ بھی پڑنے لگے ہیں۔" دریہ کی آنکھوں میں آنسو لہرائے تھے۔

"اوہو... پتا نہیں اللہ نے تمہاری آنکھوں کے پیچھے کون سے دریا چھوڑے ہوئے ہیں... ہر بات پر نہیں روتے میری جان..."

چلو گاڑی میں بیٹھیں۔ "وہ اس کا ہاتھ تھام کر گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔
ابھی بھی وہ ہولے ہولے اسے کچھ سمجھا رہا تھا جبکہ دریہ سر ہلا رہی تھی۔
دو آنکھوں نے انہیں بڑے غور سے گاڑی میں بیٹھتے غور سے دیکھا تھا اور خود بھی ان کے پیچھے بڑھا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم اس کو طلاق کیوں دے کر آئے... "شمع ساری بات سننے کے بعد بولی تھی۔

"اب وہ میرے کسی کام کی نہیں ہے... جب اس نے باپ کو بتا ہی دیا کہ میں اس سے بدلہ لینا چاہتا ہوں.... تو میں اسے بھلا کیونکر اپنی زندگی میں گھسا کر رکھوں "۔

حسن سگریٹ کا کش لگاتا بولا تھا۔

"تو کیا تم اپنا بدلہ بھول گئے... بھول گئے کہ وجاہت علی نے تمہارے والدین کے ساتھ کیا کیا تھا۔" شمع اس نے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی تھی۔

"میں مر تو سکتا ہوں... لیکن یہ بات نہیں بھول سکتا... لہذا تم بھی اتنی فکر مت کرو۔ میں جانتا ہوں کہ اس شخص کو کب اور کہاں چوٹ دینی ہے... اس وقت بھی وہ کسی کونے میں بیٹھ کر ماتم منا رہا ہو گا۔" وہ استہزائیہ لہجے میں بولا تھا۔

"تم بہتر جانتے ہو... اور میں اس معاملے میں نہیں پڑنا چاہتی... تم جانو اور تمہارے بدلے.. " وہ ذرا روٹھے انداز میں بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

"جانم... تم نا... بہت اچھے سے جانتی ہو کہ اس معاملے میں میں تمہاری بھی نہیں سنوں گا... تو بہتر ہے کہ اس سے دور رہو.. " حسن نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی جانب کھینچتے بولا تھا۔

"نہیں پڑتی تمہارے معاملے میں... خیر کل پارلر میں آنے والی کچھ لڑکیوں کی تصاویر لی ہیں... تم کہو تو انہیں آگے بھیجوں۔" شمع اس کے قریب بیٹھتی بولی تھی۔

"ہاں بھیج دو.." حسن نے دھواں فضا میں خارج کرتے سگریٹ کو الیش ٹرے میں مسل دیا تھا۔



جھے کچھ سانس لینے دو

مجھے کچھ اور جینا ہے

ابھی ارمان باقی ہیں

ابھی آشائیں زندہ ہیں

ابھی تک میں نہیں ہاری

ابھی تک جنگ ہے جاری

منہا کی عدت پوری ہو چکی تھی۔ اس دن کے بعد سے اس کا وجاہت صاحب سے سامنا نہیں ہوا تھا۔ انانے اس کا حوصلہ بڑھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ تو گویا اندر سے مر چکی تھی۔

"بابانے ایک دفعہ بھی مجھ سے بات نہیں کی... کیا انہیں بھی میں ہی قصور وار لگتی ہوں۔"

انمتابیگم کے پاس اس کے سوالات کا کوئی جواب نا تھا۔

اب وہ اسے یہ بات کیسے سمجھاتیں کے ان حویلی کی اونچی دیواروں سے اس کی باتیں ٹکرا کر واپس تولوٹ آئیں گی لیکن اس گھر کے مردوں کی سوچ کو تبدیل نہیں کر پائیں گی۔

"منہا... بس کر دو اب.. کب تک ماتم مناؤ گی۔ اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ۔ جو تمہیں روند کر آگے بڑھ چکا ہے تم بھی اسے بھول کر اپنی زندگی کی ایک نئی شروعات کرو۔ جب تم اتنی بہادری دکھا ہی چکی ہو تو تھوڑی سی اور بھی دکھا دو..."

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انانے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

وہ چپ چاپ وہاں سے اٹھ کر ٹیرس پر چلی گئی تھی۔

"ناجانے اس لڑکی کے دماغ میں اب کیا چل رہا ہے۔"

وہ تاسف سے کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی تھیں۔

"حسن.. پچھلے کچھ دنوں سے چیکنگ کافی سخت ہو گئی ہے.. تم جانتے ہو کہ ہمیں اسی مہینے لڑکیوں کو باہر بھجوانا ہے.."

کیسے ہو گا یہ سب... اور تم اتنے پرسکون کیسے ہو۔ "شمع حسن سے مخاطب ہوئی تھی جو شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر کہیں جانے کی تیاری میں تھا۔

"کیا تم کہیں جارہے ہو؟" وہ اس کے قریب آتے بولی تھی۔
"ہاں... " مختصر جواب دے کر وہ خود پر پر فیوم سپرے کرنے لگا تھا۔

"اتنی رات میں کہاں جارہے ہو؟" اس نے اچھنبے سے پوچھا تھا۔

"اپنی اگلی چال چلنے.. وجاہت علی خان کافی ماتم مناچکا ہو گا... اب اسے ایک اور ڈوز دینے کا ٹائم آ گیا ہے۔" وہ
کف کے بٹن بند کرتا بولا تھا۔
www.kitabnagri.com

"اور تم کیا کرو گے؟" شمع نے تجسس سے پوچھا تھا۔

"یہ سرپرائز ہے ڈارلنگ.. " وہ ہولے سے اس کا گال چھوتے بولا تھا۔

"ہمم... لیکن جو میں کہہ رہی ہوں وہ بھی تو سنو ..."

ہم کیا کریں گے۔ یہ مسئلہ اتنا چھوٹا نہیں ہے جتنا تمہیں لگ رہا ہے۔ "شمع اس کا کالر ٹھیک کرتے بولی تھی۔

"میں حل کر لوں گا.. تم فکر مت کرو۔ جسٹ چل ڈیر... "وہ کہہ کر اسکا گال تھپتھپاتا باہر نکل گیا تھا۔

"آرام سے... "احمر دریہ سے مخاطب ہوا تھا جو تیزی سے آگے پیچھے گھوم رہی تھی۔

"تم نے ہی تو کہا تھا کہ واک کروں... وہی کر رہی ہوں۔" اس نے منہ پھلا کر جواب دیا تھا۔

"لیکن میں نے کہا تھا کہ احتیاط سے... اب تم صرف اکیلی تو نہیں ہونا.. "وہ اس کی جانب آتے ہوئے بولا تھا۔

"احمر... تم مجھے کبھی تنہا تو نہیں چھوڑو گے نا... مجھے بھول تو نہیں جاؤ گے نا۔" دریہ نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"میں سانس لینا بھول سکتا ہوں... لیکن تمہیں نہیں۔ کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے۔" احمر نے اس کے ہاتھ پر

اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

"بالکل ہے.. خود سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن کبھی کبھی دل میں اندیشے آتے ہیں... میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتی۔ تم نے مجھے اپنا عادی بنا لیا ہے۔" وہ آنکھیں موند کر بولی تھی۔

"آٹھ ماہ... ہماری شادی کے آٹھ ماہ بعد تم نے اعتراف کیا ہے.. اس پر ٹریٹ تو بنتی ہے نا.. "احمر اسے ہلاتے بولا تھا۔

"ہاں.. تو کھلاتی تو ہوں روز پکا پکا کر.. آپ ہی مجھے آج کہیں باہر لے جائیں۔" دریا آنکھیں کھول کر بولی تھی۔

"اگر آپ کو یاد ہو تو آپ میری اس مہینے کی تنخواہ ہتھیا چکی ہیں... اور مجھے کنگال کر چکی ہیں آئی ایم ایف صاحبہ... سو میں ناچیز آپ کو کہیں گھمانے لے کر نہیں جاسکتا۔" احمر شرارت سے بولا تھا۔

دریا نے اس کا کاندھے پر مکا جڑا تھا۔
www.kitabnagri.com

"میں نے آپ کی تنخواہ نہیں لی... صرف اضافی بونس لیا ہے.. بولنے سے پہلے سوچا کریں۔" وہ روٹھے انداز میں بولی تھی۔

"تم یوں منہ بنا کر زیادہ کیوٹ لگتی ہو... " وہ دریا کے گال کھینچتا بولا تھا۔

"کک کون ہے یہاں... "وہ ڈرتے ڈرتے اٹھ بیٹھی تھی۔ کمبل کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔
"انا... انا... "وہ چیخی تھی۔ ساتھ ہی کمبل پر گرفت مضبوط کی تھی۔

کچھ منٹوں بعد ہی وہ منہا کے کمرے میں موجود تھیں۔

"کیا ہوا ہے منہا؟"

"انا... میرے کمرے میں کوئی ہے.. مجھے آوازیں آرہی تھیں۔ کسی لڑکی کی..."

وہ اپنے بھائی کی منتیں کر رہی ہوتی ہے.. انا.. یہ کیا ہو رہا ہے۔ "منہا نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں اپنی بات مکمل کی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس کی بات پر وجاہت صاحب کے قدم کمرے سے باہر ہی تھم گئے تھے۔ وہ منہا کی آواز سن کر آئے تھے لیکن اگلی بات سن کر اٹے قدموں لوٹ گئے تھے۔

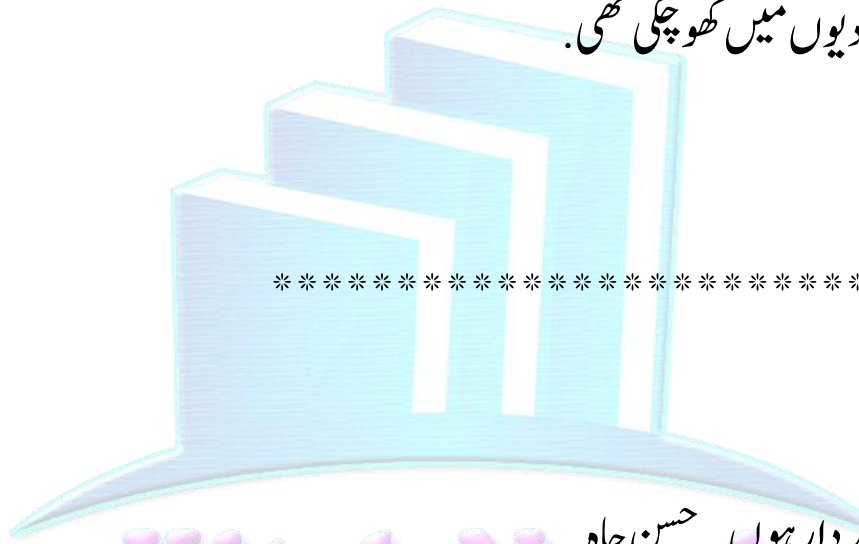
"بس میری بچی... تم نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہو گا۔" انا اسے دوبارہ لٹاتے ہوئے بولی تھیں۔

"نہیں انا... وہ خواب نہیں تھا۔ میں نے خود وہ آوازیں سنی ہیں۔ آپ میرا یقین کریں۔"

منہا خوفزدہ لہجے میں بولی تھی۔

"اچھا میری بچی... اب تم سو جاؤ۔" وہ اس کا سر تھپک کر سورتیں بھی پڑھ کر اس پر پھونکنے لگی تھیں۔

کچھ دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی۔



میں اس کہانی کا دوسرا کردار ہوں.. حسن جاہ۔

آپ سب حیران ہوتے ہوں گے مجھ پر کہ بھلا میں ایسا کیوں کر رہا ہوں.. لیکن اس دنیا میں کوئی بھی پیدا ہونے والا انسان برا نہیں ہوتا۔ اسے حالات برا بنادیتے ہیں۔

میں نے اپنا بچپن نہایت خوبصورت گزارا ہے۔ میرے والدین کے چہروں کے دھندلے نقش اب بھی میرے دماغ میں محفوظ ہیں۔ مجھے وہ دن بھی بخوبی یاد ہے کہ جس دن ہم لوگ ملک ہاؤس کی جانب گئے تھے۔

امی بہت خوش تھیں۔ انہوں نے مجھے بھی بتایا تھا کہ وہ میری نانی سے ملنے جا رہی ہیں۔

حویلی پہنچ کر وہ تو اندر چلی گئی تھیں لیکن میں باہر گاڑی میں ہی بیٹھا رہ گیا تھا۔ کچھ دیر گاڑی میں بیٹھنے کے بعد میں تنگ آ کر باہر نکل آیا تھا۔ امی ابو تو ابھی تک باہر نہیں آئے تھے تو میں نے سوچا کہ کچھ دیر کھیل ہی لوں۔ اپنے بیگ سے بال نکال کر میں اس سے کھیلنے لگا تھا۔ اچانک مجھے ایک گولی کی آواز سنائی دی تھی۔

میں بہت خوفزدہ ہو گیا تھا۔ گیند میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی اور میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اچانک ہی میری نظر کھڑکی پر پڑی تو مجھے اپنے بابا زمین پر گرے نظر آئے۔ ان کا بہت زیادہ خون نکل رہا تھا۔

کچھ دیر بعد ایک شخص نے امی کو بھی گولی مار دی تھی جو وہیں بابا کے پاس بیٹھی تھیں۔

میں بہت ڈر گیا تھا۔ اور بھاگ کر واپس گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔

اتنے میں کچھ لوگ آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے کر جانے لگے۔ میں بہت رویا تھا کہ مجھے اپنی امی کے پاس جانا ہے لیکن انہوں نے میری بات نہیں سنی تھی۔

وہ لوگ مجھے کسی ادارے میں چھوڑ کر واپس چلے گئے تھے۔ وہاں سب بہت اچھے تھے لیکن مجھے میری امی کی بہت یاد آتی تھی۔ میں راتوں کو ڈر کر اٹھ جایا کرتا تھا۔

وہ منظر میرے ذہن سے ہٹتا ہی نہیں تھا جب اس شخص نے میرے باپ کو گولی ماری تھی۔ مجھے وہاں رہتے ہوئے کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ ایک دن وہی شخص دوبارہ وہاں آیا تھا۔ میں نے اسے گیٹ سے اندر داخل ہوتے دیکھ لیا تھا۔ میں کافی دیر تک صحن میں ہی چھپا رہا تھا لیکن اس کے جانے کے بعد میں باہر نکل آیا تھا۔ مجھے اس سے بہت ڈر لگتا تھا۔

کچھ دن بعد وہ دوبارہ آیا تھا اور مجھے اپنے ساتھ لے کر جانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ میں بہت رویا تھا لیکن وہ مجھے اپنے ساتھ لے گیا۔ میں ڈر گیا تھا۔ شاید وہ مجھے بھی مار دے گا۔ لیکن وہ مجھے ایک سچے ہوئے کمرے میں لے کر گیا اور کہا کہ آج کے بعد سے میں یہیں رہوں گا۔

میں کافی دیر وہاں چپ چاپ بیٹھا رہا تھا۔ وجاہت علی نے مجھ سے کافی باتیں کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میں خوف کے زیر اثر کچھ بھی نابول پایا تھا۔ آخر مایوس ہو کر وہ مجھے اسی کمرے میں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

کچھ عرصے بعد اس نے میرا داخلہ شہر کے سکول میں کروا دیا تھا۔ میں اسے بتانا چاہتا تھا کہ مجھے اکیلے رہنے سے وحشت ہوتی ہے۔ لیکن اس کو یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ نا جانے وہ کیا کرنا چاہتے تھے۔ میں اس نئی جگہ پر خود کو ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

تب وہاں میری ملاقات خیام سے ہوئی تھی۔ میں اس وقت میٹرک کا طالب علم تھا۔ خیام ایک بروکن فیملی سے تھا۔ اس کے والدین کی علیحدگی ہو چکی تھی اور وہ ہاسٹل میں رہتا تھا۔ اس کے والد نہایت امیر تھے اور اس لیے وہ ہاسٹل کا سب سے امیر لڑکا سمجھا جاتا تھا۔ میری اس سے جلد ہی دوستی ہو گئی تھی۔ کیونکہ شاید ہماری سوچیں بہت ملتی تھیں۔

وہ اپنے والدین سے بدگمان تھا اور میں وجاہت علی خان سے بدلہ لینا چاہتا تھا

اسی کے کہنے پر میں نے آہستہ آہستہ وجاہت علی کو اعتماد میں لینا شروع کیا تھا۔ وہ ہر معاملے میں مجھ پر آنکھیں بند کر کے یقین کرنے لگے تھے۔ اور مجھے.... مجھے انتظار تھا کہ کب میں اس قابل بنوں کہ میں اس سے اپنا انتقام لے سکوں۔

وقت کے تھال میں چار سال اور آگرے تھے۔ میں یونیورسٹی میں پہنچ چکا تھا۔ خیام سے میری دوستی مزید گہری ہو چکی تھی۔ تب میری زندگی میں شمع آئی تھی۔ وہ ایک میک اپ آرٹسٹ تھی۔ میری اس سے پہلی ملاقات سڑک پر ہوئی تھی۔ جب وہ میری گاڑی کے آگے آکر خود کشی کرنا چاہ رہی تھی۔ میں نے باہر نکل کر اسے ایک تھپڑ مار دیا تھا کہ مرنا ہے تو کسی اور کے آگے آکر مرو۔

میں واپس گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا لیکن اس کی آنسوؤں سے لبریز آنکھوں نے میرا چین لوٹ لیا تھا۔ مجھے اس کے حلیے سے یہ سمجھنے میں دیر نا لگی تھی کہ وہ غربت کی وجہ سے یہ سب کر رہی تھی۔ میں نے مڑ کر اسے دیکھا تھا اور پھر چند نوٹ اسے تھماتا واپس اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔

وہ مشکور نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی تھی۔ اس سے میری دوسری ملاقات ایک بار میں ہوئی تھی جہاں وہ ڈرنکس سرو کر رہی تھی۔ میں وہاں خیام کے ساتھ اپنے کام کے سلسلے میں گیا تھا۔

اس وقت میں اس کا ہاتھ تھام کر وہاں سے باہر لے گیا تھا اور اسے سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ یہ کام نہیں کرے گی۔ کچھ عرصے بعد میں نے اس سے نکاح کر لیا تھا اور اس کے گھر والوں کا خرچہ بھی اٹھانے کا وعدہ کر لیا تھا۔ شاید وہ پہلی لڑکی تھی جو میرے دل کو چھو گئی تھی۔ لیکن خیام کو یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔

پر بعد میں اس کی تسلی ہو گئی تھی جب میں نے اسے ایک پار لڑکھول کر دیا تھا۔ یہ بات خیام کو بہت پسند آئی تھی کیونکہ وہ لڑکیاں سمگل کرنے میں ملوث تھا... اور میں بھی اسکا پار ٹنر تھا۔

تب شمع ہمارے لیے ان لڑکیوں کی تصاویر لے کر آتی تھی اور ہم بعد میں انہیں اغوا کر کے ملک سے باہر بھجوا دیتے تھے۔ ہم اس کام میں کم از کم کچھ مہینوں کا وقفہ رکھتے تھے تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔

انہی دنوں وجاہت علی خان نے مجھے اپنے گھر بلایا تھا۔ وہ اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کرنا چاہتا تھا۔ میرے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آگئی تھی کیونکہ میں خود کوئی موقع تلاش کر رہا تھا۔ میں نے ہامی بھری تھی اور شمع کو بھی اعتماد میں لے لیا تھا۔ خیام میرے فیصلے سے متفق نہیں تھا۔ اسے لگتا تھا کہ وہ لڑکی اگر ہمارے بزنس کے بارے میں جان گئی تو ہمیں نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے...

لیکن مجھے پروانا تھا۔ میں نے ایک دو مرتبہ اسے دیکھا تھا.. وہ دبوسی لڑکی بھلا میرا کیا باگڑ سکتی تھی۔

میں نے اسے شروع سے ہی اپنے رعب میں رکھا تھا... اور چاہتا تھا کہ وجاہت علی کو ترساؤں...

وہ اپنی بیٹی کی شکل دیکھنے کو ترس جائے۔ لیکن منہامیری سوچ سے تیز واقع ہوئی تھی۔ اس نے اپنے گھر فون ملانے کی کوشش کی تھی۔ تب تو میں نے اسے اچھا مزہ اچکھایا تھا...

لیکن مجھے امریکہ جانا تھا... اور میں اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہ رہا تھا۔ اسی لیے اسے ساتھ لے گیا..

وہاں پر ناجانے کس وقت مسٹر جوزف کی نظر اس پر پڑ گئی اور وہ اصرار کرنے لگے کہ میں اسے اپنے ساتھ لے کر آؤں..

لیکن منہا کے انکار اور اس کی باتوں نے میرے اندر کے حیوان کو جگا دیا تھا۔ اس روز میں نے اس پر بہت تشدد کیا تھا...

وہ مرنے کے قریب تھی جب میں اسے تکلیف میں چھوڑ کر خود چین سے سو گیا تھا۔ اگلی صبح ایک ڈاکٹر کو بلوا کر اس کا چیک اپ بھی کروا دیا تھا...
ابھی اسے مرنا نہیں تھا۔

تب اچانک شمع کی کال پر مجھے جانا پڑا تھا۔ میں دروازے کو باہر سے لاک کر کے چلا گیا تھا... تب منہا سوئی ہوئی تھی۔

میرا اندازہ تھا کہ میں آدھے گھنٹے تک واپس آ جاؤں گا لیکن مجھے دیر ہو گئی.. اور جب میں واپس آیا تو معلوم ہوا کہ منہا بھاگ چکی ہے اور اس نے پولیس کو بھی بلوا لیا تھا۔ یہ سب سن کر میرا خون کھول اٹھا تھا۔ اور میں اس کی جرات پر حیران بھی تھا۔

جب میں پاکستان پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک کسی کو کچھ نہیں بتا پائی....

اور عین وقت پر میں اس کے گھر پہنچ گیا... میری کوشش تھی کہ میں اسے واپس اپنے ساتھ لے چلوں۔ لیکن اس کی زبان درازی پر میں اسے طلاق دے کر وہاں سے نکل آیا تھا۔

مجھے منہا کی مزید ضرورت نہ تھی۔ وجاہت علی سے بدلہ لینے کے لیے میرے پاس اور بھی کئی طریقے ہیں۔

"کیا ہوا احمر.. اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں؟" دریہ احمر کے قریب صوفے پر بیٹھتے بولی تھی۔

"ہاں.. نہیں تو.. میں بھلا کیونکر پریشان ہونے لگا۔" احمر سیدھا ہوا کر بیٹھتا ہوا بولا تھا۔

"اچھا.. ویسے مجھے آپ کے چہرے سے لگا تھا.. اگر کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے سن کر سکتے ہیں آپ۔" دریہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے بولی تھی۔

احمر نے کچھ کہنے کو لب کھولے تھے لیکن پھر چپ ہو گیا۔ اب وہ اسے بھلا یہ بات کیسے بتاتا کہ پچھلے کچھ دنوں سے اسے جان سے مارے جانے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ آج کل وہ جس کیس پر کام کر رہا ہے اس کو وڈوڈرا کرنے کو لے کر اس پر بہت پریش تھا لیکن وہ اپنے اصولوں سے انحراف نہیں کر سکتا تھا۔

"بھلا جس کی تم جیسی بیوی ہو.. اسے کوئی ٹینشن کیسے ہو سکتی ہے۔ لیکن میں سوچ رہا تھا کہ تمہارے لیے کوئی ملازمہ رکھ دوں۔" احمر نے بات بدلتے پوچھا تھا۔

"وہ بھلا کیوں..؟" دریہ نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

"میں تو تمہاری حالت کے پیش نظر کہہ رہا تھا۔"

"ارے... میری حالت کو بھلا کیا ہونا ہے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں.. فکرنا کریں۔" دریہ مسکراتی ہوئی بولی تھی۔

"چلو.. پھر آج تمہاری فیورٹ جگہ پر آئیں کریم کھانے چلتے ہیں۔" احمر کے کہنے پر دریہ نے آنکھیں کو مسلاتھا۔
پھر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتا تھا۔

"خیریت ہے.. طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپ کی..."

"پوری ڈرامہ کیون ہو تم.. اب اٹھو.. تیار ہو جاؤ۔" احمر ہنستے ہوئے بولا تھا۔
جواب میں دریہ بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں گاڑی میں نہیں بیٹھ رہی... نا ہی آپ سے کوئی بات کروں گی اب۔" گاڑی کے دروازے کے قریب
دریہ منہ پھلائے کھڑی تھی۔

"دریہ.. بچی مت بنو.. سب ہماری جانب متوجہ ہو رہے ہیں۔ چلو شاباش گاڑی میں بیٹھو۔" احمر اسے پچکارتا ہوا
بولا تھا۔

دریہ اپنی جگہ سے ہلی بھی نہ تھی۔

"اگر تم ایک منٹ میں اندر نہ بیٹھی تو میں تمہیں اٹھا کر اندر بٹھا دوں گا۔" احمر نے اسے وارن کیا تھا۔

دریہ منہ بناتی احمر کے آگے آتی دروازہ کھول کر اندر بیٹھنے لگی تھی کہ اسی لمحے ہوا میں فائر کی آواز گونجی تھی۔

ایک لمحے کو سب ساکت رہ گئے تھے۔ دریہ نیچے گرتی چلی گئی تھی۔ سب سے پہلے احمر کو ہوش آیا تھا۔

"دریہ... اٹھو۔ کیا ہوا ہے۔" وہ اس کے قریب نیچے زمین پر بیٹھتا چلا یا تھا۔

"احمر۔" دریہ کے لب آہستہ سے ہلے تھے۔

"ہاں.. میری جان.. آنکھیں کھولو۔" احمر دیوانہ وار بولا تھا۔ اس کی حالت نہایت عجیب ہو رہی تھی۔ اور اسے اپنے حواس مفلوج ہوتے محسوس ہو رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی تھی۔ لوگ ان کے آس پاس جمع ہو چکے تھے۔ کوئی ایسبولینس کو کال کر رہا تھا۔ احمر نے ایک نظر دریہ پر ڈالی تھی جس کا لباس سرخ ہو چکا تھا۔

وہ ایک پولیس والا ہو کر بھی اپنے اوپر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔

"اٹھو دریہ.. یہ بہت برا مذاق ہے۔" وہ سختی سے بولا تھا۔

اتنے میں ایبولینس کے سائرُن کی آواز سنائی دی تھی۔ اس میں سے نرس نے اتر کر احمر کی مدد سے دریہ کو سٹرچر پر ڈالا تھا۔

احمر بھی اس کا ہاتھ تھامے اندر بیٹھ گیا تھا۔ اس پر کسی دیوانے کا گمان ہو رہا تھا۔

"تم میرے لیے بہت قیمتی ہو دریہ.. پلیز مجھے چھوڑ کر مت جانا.. میری زندگی میں تمام رنگ صرف تمہاری وجہ سے ہی ہیں۔" ایبولینس سے اترنے سے پہلے اس نے بے ہوش پڑی دریہ کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

دریہ کو فوراً آپریشن ٹھیٹر لے جایا گیا تھا۔ احمر باہر ہی بیچ پر بیٹھ گیا تھا۔

اسے اپنا آپ نہایت کمزور محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے کچھ اس کی مٹھی سے ریت کی طرح پھسل رہا ہو۔

اس لمحے اسے بہت شدت سے احساس ہوا تھا کہ وہ بالکل تنہا ہے۔

www.kitabnagri.com

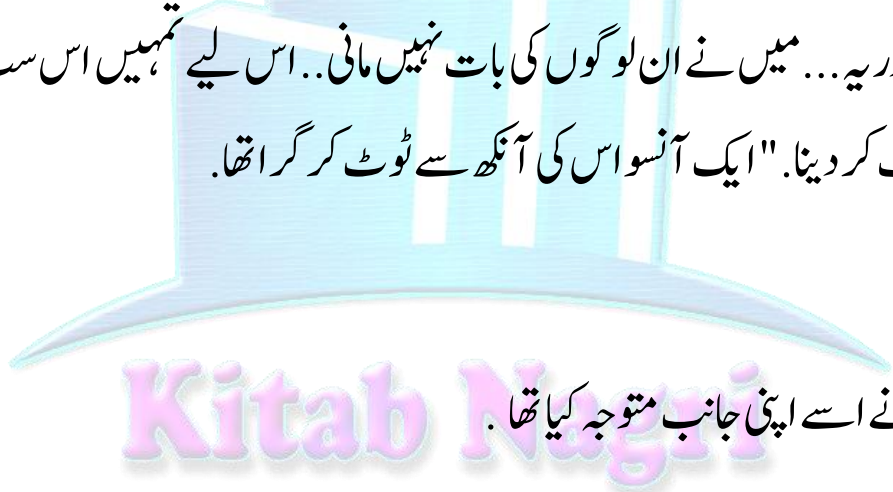
"اللہ... دیکھیں پلیز.. دریہ میری زندگی کا واحد رشتہ ہے۔ اسے مجھ سے دور مت کیجیے گا۔ جو حملہ مجھ پر ہونا تھا.. جو موت میری لکھی تھی.. اسے دریہ کے نصیب میں مت لکھیے گا میری مالک "۔

اس نے دل سے دعا کی تھی۔ اس کے لب مسلسل ہل رہے تھے۔ وہ مسلسل دریہ کے لیے دعا کر رہا تھا۔

لوگوں نے حیرانی سے اس دیوانے کو دیکھا تھا۔ ہمارے ہاں وفا کا تعلق عورت کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے... لیکن یہ مرد کا بھی فرض ہوتا ہے کہ وہ عورت سے وفا کرے۔ اور احمر اپنا فرض بخوبی نباہ رہا تھا۔

"آتم سوری سر.. ہم آپ کے بے بی کو نہیں بچا سکے۔ اور آپ کی وائف بھی کومہ میں چلی گئی ہیں۔ آپ صبر رکھیں۔" لیڈی ڈاکٹر اسے کہہ کر آگے بڑھ چکی تھی لیکن احمر ساکت کھڑا تھا۔

"مجھے معاف کر دینا دیر... میں نے ان لوگوں کی بات نہیں مانی.. اس لیے تمہیں اس سب تکلیف سے گزرنا پڑ رہا ہے.. مجھے معاف کر دینا۔" ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا تھا۔



تب ہی فون کی بیل نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

"ہاں بولو مجید... وہ اپنی آواز کی لرزش پر قابو پاتا بولا تھا۔

"سر... آج خیام علی کے گھر ریڈ کرنا تھی... لیکن آپ ابھی تک آئے نہیں.. اب میرے لیے کیا آرڈرز ہیں۔

"وہ مودبانہ لہجے میں بولا تھا۔

"فی الحال اس کے گھر ریڈ نہیں کرنی... البتہ اسے اٹھوالو.. اور کسی خفیہ ٹھکانے پر لے جاؤ۔ تم میری بات سمجھ رہے ہونا..." وہ اپنی کنپٹیاں مسلتے بولا تھا۔

"اوکے... میں سمجھ گیا۔"

اس نے فون ایک جانب رکھ دیا تھا۔

"خیام علی.... تمہیں مجھ پر پرسل اٹیک کرنے کی بہت بری سزا ملے گی۔" اس نے سوچا تھا اور پھر ڈاکٹر کے کیبن کی جانب بڑھ گیا تاکہ دریہ کے متعلق پوچھ سکے..



"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے یہاں لا کر قید کرنے کی... تم ابھی مجھے جانتے نہیں ہو۔ سب کی گردنیں اڑوا دوں گا۔"

خیام پھنکارا تھا۔ کرسی کے ساتھ بندھا ہونے کی وجہ سے وہ کوئی مذاحت بھی نہیں کر پارہا تھا۔

"اور تم جو لڑکیوں کو بیرون ملک اسمگل کرتے ہو... اس کے بارے میں کیا خیال ہے.. تم جیسے لوگوں کو تو کتوں کے آگے ڈال دینا چاہیے.. معاشرے کا ناسور ہو تم لوگ." مجید اس کے بال جکڑتا سختی سے بولا تھا.

"کچھ بکواس کی اس نے؟" احمر نے اندر داخل ہوتے پوچھا تھا.

"ہاہا.. تو تم ہو اس سب کے پیچھے.. ایک دو ٹکے کے پولیس والے ہو تم.. میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے. ویسے جھے حیرانی ہے کہ ابھی تک تم زندہ کیسے ہو... میں نے تو تمہیں مروانے کے لیے شوٹر بھیجا تھا."

وہ بے ہنگم قہقہہ لگاتے بولا تھا.

احمر کا مکاس کی بولتی بند کروا گیا تھا.

"تم جیسے چوہے میرا کچھ بگاڑ بھی نہیں سکتے... اور تمہارے اس دھندے کے خلاف ثبوت تو میں حاصل کر ہی لوں گا."



احمر پھنکارا تھا.

"مجید... اس کی ہڈیاں توڑو.. یا جو مرضی کرو.. اس سے سب اگلاؤ." احمر کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا.

"تم کچھ بھی کر لو... میرے خلاف کچھ نہیں کر پاؤ گے."

خیام پیچھے سے چیخا تھا. لیکن احمر جا چکا تھا.

"دریہ... یار تم کب تک ایسے ہی سوئی رہو گی.. میں تمہاری ڈانٹ کو بہت مس کر رہا ہوں یار.."

پلیز اٹھ جاؤ۔ "احمر اس کا ہاتھ تھامتے بولا تھا جو ہسپتال کے بیڈ پر خاموش لیٹی تھی۔ ڈرپ کے ذریعے قطرہ قطرہ پانی اندر جا رہا تھا لیکن وہ ارد گرد سے بیگانہ تھی۔

"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں دریا۔ کہ جس کسی نے بھی تمہیں اس حال میں پہنچایا ہے۔ میں اس کی نسلیں تباہ کر دوں گا۔" احمر پر عزم انداز میں بولا تھا۔

"میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں دریا۔ مجھے یقین ہے کہ میرا انتظار رائیگاں نہیں جائے گا۔"

احمر نے اس کے ہاتھ پر اپنا سر ٹکا دیا تھا۔

"کہاں جا رہے ہو حسن۔؟" شمع نے حسن سے پوچھا تھا جو اپنی گاڑی کی چابی اٹھائے تیزی سے باہر جا رہا تھا۔

"یار خیام کا فون نہیں لگ رہا۔۔۔ وہ گھر بھی نہیں ہے۔ تم جانتی ہو کہ کل ہماری کتنی بڑی ڈیل ہوئی ہے لیکن وہ پتا نہیں کہاں غائب ہے۔" اس کے لہجے میں ہلکی سی پریشانی تھی۔

"اس نے بھلا کہاں جانا ہے۔۔ کہیں سویا ہو گا کسی حسینہ کے پہلو میں۔۔ یا پھر کسی بار میں پڑا ہو گا۔" شمع کندھے اچکاتی بولی تھی۔

"او کم آن شمع... تم جانتی ہو کہ کام کے معاملے میں وہ ایسا کبھی نہیں کرتا.. کہیں کسی مصیبت میں تو نہیں پھنس گیا.. ویسے بھی آج کل ایک ایس پی اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔" حسن بولا تھا۔

"کیا واقعی... پھر تو تمہیں جانا چاہیے... اور مجھے بھی بتاتے رہنا۔" شمع کے چہرے پر بھی پریشانی آگئی تھی۔
"تمہاری یہی بات تو مجھے پسند ہے کہ تم ہر معاملے میں میرا ساتھ دیتی ہو.. "حسن اس کا گال تھپتھا کر باہر نکل گیا تھا جبکہ شمع مسکرا دی تھی۔

"تمہارے مجھ پر احسانات ہی اتنے ہیں حسن... کہ مجھے تمہارے سوا کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا چاہے وہ صحیح ہو یا غلط۔" شمع زیر لب بڑبڑائی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں شمع حسن ہوں.. آپ لوگ مجھ سے نہایت نفرت کرتے ہیں۔ میں جانتی ہوں... لیکن میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ میں چاہ کر بھی کوئی ایسا کام نہیں کر سکتی جو حسن کو برا لگے۔

میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میں ایسی زندگی گزاروں گی یا کوئی غیر قانونی کام کروں گی۔ میری زندگی تو بڑی سادہ سی تھی۔ مجھے خود بھی پتہ نہیں تھا کہ زندگی کی ترتیب ایسی الٹی ہوگی کہ میں حیران رہ جاؤں گی۔

میں چار بھائیوں کی اکلوتی بہن ہوں۔ تین بھائی مجھ سے بڑے ہیں۔ ابا کے انتقال سے پہلے ہم خوش و خرم زندگی بسر کر رہے تھے لیکن اس کے بعد میرے تینوں بڑے بھائی آہستہ آہستہ اپنی فیملی سمیت گھر سے نکلنے لگے۔

اور میں.. امی اور میرا چھوٹا بھائی اکیلے رہ گئے۔ اس کی پڑھائی جاری تھی.. ہماری نوبت فاقوں تک پہنچ گئی تھی لیکن کسی کو ہماری پروانا تھی۔ ہمارا گھر بھی بک گیا تھا اور ہمیں کرائے کے گھر میں شفٹ ہونا پڑا تھا۔

تب میں نے ایک سیلون میں جاب شروع کر دی تھی۔ ہمارے گھر کے حالات بھی بہتری کی جانب آرہے تھے۔ لیکن ایک روز مجھ سے میک اپ کا کچھ سامان ٹوٹ گیا۔ پارلر کی مالک نے میری بہت بے عزتی کی تھی اور مجھے وہاں سے نکال دیا۔ اس روز تین تاریخ تھی۔ مالک مکان نے کرایہ لینے کے لیے آنا تھا لیکن میرے پاس کچھ نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

میں انہی سوچوں میں گم تھی کہ گھر جا کر امی اور اسد کو کیا کہوں گی... لیکن سڑک پر گزرتی گاڑیوں کو دیکھ کر میرے ذہن میں خیال آیا تھا کہ میں مر ہی جاؤں اور اس دنیا سے نجات حاصل کر لوں..

لیکن کارڈرائیور نے عین وقت پر بریک لگالی تھی۔ میں بچ گئی تھی۔ وہ مجھ پر بہت گر جاتا تھا... اور میں چپ چاپ سنتی رہی۔ پھر اس نے میرے ہاتھ میں کچھ پیسے تھمائے تھے اور وہاں سے چلا گیا تھا۔

میں بہت خوش تھی.. ان پیسوں میں ایک مہینہ آرام سے نکل جانا تھا.. شاید تب تک مجھے کوئی دوسری نوکری بھی مل جاتی۔

اس شخص سے میری دوسری ملاقات ایک بار میں ہوئی تھی۔ وہ وہاں شاید اپنے دوست کے ساتھ آیا تھا۔ وہ مجھے پہچان گیا تھا۔ لیکن مجھے بہت حیرانی ہوئی تھی جب وہ میرا ہاتھ تھام کر مجھے وہاں سے باہر لے گیا تھا۔ میرے اندر ایک اچھوتا سا احساس جاگا تھا۔

اس نے مجھے نوکری کرنے سے منع کر دیا تھا اور میرے گھر والوں کا خرچہ بھی اٹھا لیا تھا۔ کچھ عرصے بعد ہم نے شادی کر لی تھی۔ میری امی اور بھائی ایک اچھی زندگی گزار رہے تھے۔ میں بہت خوش تھی۔

حسن کا گھر مجھے ایک محل کی طرح لگتا تھا جس کی میں رانی تھی۔ اس کے بعد حسن نے مجھے ایک سیلون کھول کر دیا تھا۔ میں اس کی بہت مشکور تھی۔ لیکن جب مجھے اس سیلون کا اصل مقصد معلوم ہوا تھا تو میں بہت چیخی چلائی تھی۔ لیکن حسن نے فیصلہ مجھ پر چھوڑ دیا تھا کہ یا تو اس کی بات مان کر اس کے کہے پر چلوں یا پھر اپنے گھر واپس چلی جاؤں۔

دوسری بات ماننا میرے بس میں نا تھی۔ سو میں چپ چاپ اس کے حکم کی تعمیل کرتی گئی۔ وہ مجھ سے پیار بھی تو بہت کرتا ہے نا" ...

"تمہاری اب طبیعت کیسی ہے.. کل رات کو تم بہت ڈر گئی تھی نا.." انمتا بیگم نے منہا سے پوچھا تھا جو اپنے کمرے سے نکلی تھی۔

"ٹھیک ہوں انا.. ابو کہاں ہیں؟ مجھے ان سے بات کرنی ہے۔" وہ ان کے قریب آتے بولی تھی۔

"آج صبح سے وہ اپنے کمرے سے نہیں نکلے... خدا جانے کیا معاملہ ہے۔" انمتا بیگم بولی تھیں۔

"اچھا پھر میں خود دیکھتی ہوں۔" منہا کہتی ہوئی ان کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔
انمتا بیگم بھی دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئیں..

لیکن اچانک منہا کی چیخ پر وہ وجاہت صاحب کے کمرے کی جانب بھاگی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا ہے منہا.. تم چیخی کیوں تھی؟" وہ کمرے میں داخل ہو کر بولی تھیں۔

لیکن سامنے کا منظر ان کے ہوش اڑا چکا تھا۔

وجاہت صاحب زمین پر بے سدھ پڑے ہوئے تھے۔

"بھائی جان... کیا ہوا ہے آپ کو.. آنکھیں کھولیں۔" وہ انہیں ہلا کر بولیں تھیں۔

منہا ایک کونے پر کھڑی اپنے منہ پر ہاتھ رکھے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔
انہوں نے وجاہت صاحب کی نبض ٹٹولنے کی کوشش کی... لیکن وہ خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔

ان کے نفی میں سر ہلانے پر منہا نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔ گھر میں ایک صف ماتم بچہ چکی تھی۔ صداقت صاحب بھی بھائی کی وفات کا سن کر حویلی پہنچ چکے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے تمام جھگڑوں کو پس پشت ڈال دیا تھا۔

حسن جاہ بھی وہاں آیا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بالکل سپاٹ تھے۔ کسی کو اندازہ نہ ہو سکا تھا کہ وہ کس نیت کے ساتھ آیا ہے۔

منہا کی حالت نہایت خراب تھی۔ رورو کر اس کی آنکھیں سو ج چکی تھیں۔

"خدا کرے تم مر جاؤ حسن.. میری زندگی تم نے برباد کر دی۔" منہا نے دل میں اسے بددعا دی تھی۔

"حسن.. تم نے منہا کو طلاق کیوں دی۔" صداقت صاحب نے پوچھا تھا۔

"ایک بد کردار لڑکی کو کون اپنے گھر میں سجا کر رکھتا ہے۔" وہ استہزائیہ لہجے میں بولا تھا۔

صداقت صاحب لب بھینچ کر وہاں سے ہٹ گئے تھے۔

"ویسے میں نے سنا ہے کہ منہا کی طلاق ہو گئی ہے۔" وہاں موجود ایک عورت دوسری عورت سے آہستہ سے بولی تھی۔ لیکن اس کی آواز اتنی تیز ضرور تھی کہ منہا کے کان اس سے محفوظ نارہ سکے تھے۔

"مطلب؟ کیا حسن نے چھوڑ دیا اسے؟" دوسری عورت منہ پر ہاتھ رکھے بولی تھی۔

"ہاں نا۔۔ بد کردار ہے۔۔ یہ کہہ کر چھوڑ دیا۔ اور تو اور میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ اس کا کسی اور کے ساتھ چکر تھا۔"

"بس کر دیں آپ لوگ۔۔ سامنے میرے باپ کی میت پڑی ہوئی ہے اور آپ لوگوں کو باتیں بنانے سے فرصت نہیں ہے۔" منہا چیخی تھی۔

"ہم تو وہی کہہ رہے ہیں جو سچ ہے۔ اور بی بی سچ تو کڑوا لگتا ہے۔ تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے تمہارا باپ بھی مر گیا۔"

"چار جماعتیں کیا پڑھ گئی ساری اخلاقیات بھول گئی کہ بڑوں سے کیسے بات کرنی ہے۔ ہنہ جارہی ہوں میں یہاں سے۔"

وہ عورت وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی جبکہ منہا ششدر رہ گئی تھی۔

"بس کر جا منہا... رونے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا.. اپنے آپ کو سنبھالو۔" انمتا بیگم نے منہا کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔

"انا.. بابا نے جانے سے پہلے مجھ سے بات تک نہیں کی.. انہوں نے کبھی مجھے پیار بھی نہیں کیا۔ کیا میں اتنی بری ہوں۔" منہا نے ان کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں میرے بچے... وہ تم سے بہت پیار کرتے تھے۔ بس وہ ظاہر نہیں کرتے تھے.. اور انہیں تم پر پورا یقین بھی تھا... بس وہ حسن کی جانب سے ملے گئے دکھ کو برداشت نہیں کر سکے۔" وہ اس کے سر میں ہاتھ پھیرتی بولی تھیں۔

تب ہی دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا۔

"حسن... تم یہاں.. یہ کون سا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں داخل ہونے کا۔" انمتا بیگم ناگواری سے بولی تھیں۔

www.kitabnagri.com

منہا بھی ان کی گود سے سر اٹھا کر سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

"طریقے سکھانے کی بجائے آپ یہ گھر خالی کرنے کا سوچیں.. کیونکہ یہ گھر میرے نام ہے... وجاہت صاحب نے مرنے سے پہلے اسے میرے نام کیا تھا۔ اور اب تو انہیں گزرے ہوئے بھی ہفتہ ہو گیا ہے... میں آپ کو کافی وقت دے چکا ہوں۔" وہ بد تمیزی سے بولا تھا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔" وہ اٹھ کر کھڑی ہو کر بولی تھیں۔

"ایسا ہی ہے... اب آپ لوگ آگے کی سوچیں۔" وہ طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے بولا تھا۔

"اگر یہ گھر آپ کا ہے.. تو جس گھر میں آپ رہتے ہیں وہ تو میرے نام ہے نا.. آپ اسے خالی کر دیں۔" منہا نے پہلی مرتبہ لب کشائی کی تھی۔ لہجے میں سختی کا عنصر واضح تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حسن چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔ منہا پیچھے ہونے لگی تھی۔

"تمہاری زبان تو بہت چلتی ہے منہابی بی... یہ ناہو کہ منہ کے بل گر جاؤ۔ اور یہ دونوں گھر میرے ہیں.. جاؤ جو بگاڑ سکتی ہو بگاڑ لو۔" وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

"آپ لوگوں کے پاس کل تک کا وقت ہے... بہتر ہے کہ اپنا سامان وغیرہ پیک کر کے خود ہی یہاں سے نکل جائیں.. ورنہ اپنے ماموں کے گھر والوں کو دھکے مار کر نکالنا مجھے اچھا نہیں لگے گا۔" وہ کہتا ہوا باہر نکل چکا تھا۔

"تم فلرنا کرو منہا... میں صداقت بھائی سے بات کرتی ہوں.. کوئی نا کوئی حل نکل آئے گا." انمتا بیگم منہا کو سوچوں میں گھرا چھوڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی تھیں۔

"حسن.. کیا تم نے ٹھیک کیا... مطلب اگر منہا نے اس گھر کو لے کر کوئی کیس کر دیا تو؟" شمع نے حسن کی بازو دباتے پوچھا تھا جو آنکھیں موند کر لیٹا ہوا تھا۔

"اس کو صرف باتیں کرنا ہی آتی ہیں.. کورٹ کچہریوں کے چکر لگانا اس کے بس کی بات نہیں ہے." حسن نے آنکھوں کو کھول کر جواب دیا تھا۔

Kitab Nagri

"لیکن پھر بھی... اس میں جرات تو بہت ہے." شمع کے کہنے پر حسن نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اسے اپنے سامنے بٹھایا تھا۔

"تم فلرنا کرو... میں سنبھال لوں گا. فی الحال تو مجھے خیام کو ڈھونڈنا ہے.. ناجانے کہاں چلا گیا." حسن پر سوچ انداز میں بولا تھا۔

"تم نہیں مانتے... لیکن سچ یہی ہے کہ وہ کہیں بیٹھا عیاشی کر رہا ہو گا اور ہم یہاں اس کا انتظار کر رہے ہیں۔" شمع نے منہ بنا کر بولا تھا۔

"تم اس سے کبھی خوش نہیں ہو سکتی.. "حسن نے کہہ کر دوبارہ آنکھیں موند لی تھیں۔

یہ دنیا ایک تنہا اور لاوارث عورت کو اپنا شکار سمجھ کر نگلنے کے در پر ہوتی ہے۔ دنیا میں عورت کے حقوق پر چاہے لاکھوں تنظیمیں بھی بن جائیں لیکن یہ دنیا اپنی ریت تبدیل نہیں کرتی۔

اور یہ دنیا اب بھی خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی۔ ملک و جاہت علی خان کی اکلوتی بیٹی کے حق پر جو غاصب بنے بیٹھے تھے ان کے لیے اہتمام جشن ہو رہا تھا اور وہ جس کے ساتھ زیادتی ہوئی.. جس کا حق مارا گیا اس کو بدکردار قرار دے کر دنیا کی نظر میں حسن جاہ معتبر بن چکا تھا۔

Kitab Nagri

*****www.kitabnagri.com*****

"آجاؤ منہا.. اندر آجاؤ۔" صداقت صاحب اسے ایک جگہ کھڑا پا کر بولے تھے۔

"جی.. آرہی ہوں.. "وہ ان کے پیچھے چلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی تھی۔

اس روز حسن کے دھمکی دینے کے بعد اگلے روز انہوں نے گھر خالی کر دیا تھا۔ اور وہ صداقت صاحب کے گھر شفٹ ہو گئے تھے۔

"چاچی کہیں نظر نہیں آرہیں۔" منہانے کھانے کی ٹیبل پر صرف انہیں موجود پا کر پوچھا تھا۔
"ہاں.. اس کی کچھ طبیعت خراب ہے۔ اس لیے.. تم کھانا کھاؤ نا۔" وہ بولے تھے۔
"تم فکر مت کرنا منہا... اس گھر کو بھی اپنا ہی سمجھو... اللہ حسن کو اس کے کیے کی سزا دے۔"

"لیکن.. میں حسن پر کیس کرنا چاہتی ہوں۔ اس نے میرے گھر پر قبضہ کر رکھا ہے۔ میں اسے خالی کروالوں گی۔"
"منہانے بے چینی سے کہا تھا۔"

"دیکھو منہا... میں بوڑھا بندہ ہوں۔ ان کو رٹ تھانے کے چکر نہیں کاٹ سکتا... اور رہی بات گھر کی۔ تو یہ بھی گھر ہے نا۔ تم آرام سے یہاں رہو۔" وہ کہہ کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے اٹھ گئے تھے۔

www.kitabnagri.com

"منہابی بی آئیں ہیں میرے گھر.. واہ۔" شام میں وہ لاؤنج میں بیٹھی تھی جب اس کی تائی وہاں آئی تھیں۔
"السلام علیکم.. منہانے فوراً سلام کیا تھا۔"

"وعلیکم السلام.. ویسے تم کسی ایک جگہ ٹکتی کیوں نہیں ہو.. پہلے شوہر نے نکال دیا.. اور اب باپ کے گھر سے در بدر ہو گئی.. وہ وہیں بیٹھتے ہوئے بولی تھیں۔

"مطلب..!" منہا نے اچھنبے سے پوچھا تھا۔

"بھئی.. صاف سی بات ہے.. میں تم جیسی لڑکی کو اس گھر میں رکھنا تو نہیں چاہتی تھی.. لیکن مجبوری ہے.. کیا کریں.. اس لیے جب تک یہاں ہو.. میرے بیٹوں سے ذرا فاصلے پر ہی رہنا.. اور اپنی حرکتیں بھی درست رکھنا.. میں اپنے گھر میں کوئی بات برداشت نہیں کروں گی.. وہ تلخی سے بولی تھیں۔

"یہ بات مجھے سمجھانے کی بجائے جا کر اپنے بیٹوں کو سمجائیں.. اور میں بھی ان شاء اللہ جلد ہی یہاں سے چلی جاؤں گی.. منہا سپاٹ لہجے میں کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی.. جبکہ پیچھے وہ اس کی جرات پر حیران تھیں۔

"اسی لیے طلاق ہوئی ہوگی.. بھلا اتنی زبان دراز لڑکی کو کون اپنے گھر رکھتا ہے۔"

منہا اپنے کمرے میں آ کر الماری کھول کر چادر ڈھونڈنے لگی۔

چادر نکال کر اپنے بیگ کی جانب بڑھی۔

"کہیں جارہی ہو کیا؟" انمتا بیگم نے پوچھا تھا۔

"جی.. تھانے جارہی ہوں۔ حسن کے خلاف رپورٹ درج کروانے.." منہابیگ میں پیسے چیک کرتے ہوئے بولی تھی۔

"بھلایہ کون سا وقت ہے... رات کے آٹھ بج رہے ہیں.. اور کل جانا اپنے تایا کے ساتھ.." انمتابیگم نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"وہ مجھے صاف انداز میں منع کر چکے ہیں.. اب جو کرنا ہے مجھے خود ہی کرنا ہے.. میں جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتی ہوں.." منہانے چادر اوڑھتے کہا تھا۔

اور پھر انمتابیگم کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی وہ چلی گئی تھی۔



"دریہ.. یار کب تک تم ایسے خاموش رہو گی۔ مجھ سے بات نہیں کرو گی۔ میں خود کو تمہارے بنا بہت ادھورا محسوس کر رہا ہوں۔" احمر اس کا ہاتھ تھامتے بولا تھا۔ وہ روز دریہ سے ملنے آتا تھا۔ اس سے باتیں کرتا.. لیکن مایوس ہو کر لوٹ جاتا۔

"دیکھو... مجھے تم سے بہت سی باتیں سنیں کرنی ہیں.. پلیز یا راتنی سنگدل تو نابو. لیکن تمہیں سچ بتاؤں.. چاہے تم مجھ سے جتنی بھی ناراض رہو. میں تم سے ہمیشہ بہت پیار کرتا رہوں گا " .

"ویسے کل میرے سالے صاحب تشریف لارہے ہیں.. اچھا اب غصہ نہ کرنا ..

یار رشتے میں وہ میرا سالہا ہے.. تو پھر اسے سالہا ہی کہوں گا ..

وہ بھی بہت ڈسٹر ب ہے تمہاری وجہ سے.. لیکن ہمیں پورا یقین ہے کہ تم جلد ٹھیک ہو جاؤ گی " .

"اچھا.. اب میں چلتا ہوں. تمہیں اس حال میں پہنچانے والے کا حال خراب کرنا ہے.. میں ابھی اسے مار نہیں سکتا.. کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سی لڑکیاں مشکل میں ہیں. مجھے انہیں بھی بچانا ہے ..

نہیں تو میں ایک لمحے کے لیے بھی اسے زندہ نہیں رہنے دیتا.. خیر میں جا رہا ہوں..

کل میں اور عمیر اکٹھے تم سے ملنے آئیں گے. اللہ حافظ. " اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر وہ جا چکا تھا.

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کچھ بولا یہ... "احمر نے ایک نظر خیام پر ڈالی تھی جس کا حلیہ بگڑ چکا تھا لیکن وہ اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا.

"نہیں سر... بہت ڈھیٹ ہڈی ہے۔" مجید نے تاسف سے سر ہلا کر کہا تھا۔

"اس کے فون ریکارڈ سے کچھ پتا چلا.. "احمر نے اپنی نظر بے ہوش پڑے خیام پر ڈالی تھی۔

"نہیں سر... لیکن میں کوشش کر رہا ہوں۔ جلد اچھی خبر سناؤں گا۔" وہ مودب بولا تھا۔

"سر.. ایک بات کہوں۔ برامت منائیے گا۔ آپ ایک چکر تھانے کا بھی لگا آئیں۔"

"کیوں.. کیا کوئی مسئلہ ہے۔" احمر نے اچھنبے سے پوچھا تھا۔

"جی سر... ایس ایچ او کافی بد معاشی کر رہا ہے۔ آپ آج کل کم جارہے ہیں اسی لیے اس نے اپنا راج سمجھا ہوا ہے... مجھے بہت سی شکایات ملی ہیں۔"

"اچھا.. پھر میں چلتا ہوں۔ ذرا اس کی طبیعت صاف کروں۔ اور کچھ بھی کرو۔ اس کا منہ کھلواؤ۔ میں زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔"

وہ کہہ کر باہر نکلا تھا.. گاڑی کا رخ اس نے تھانے کی جانب موڑ لیا تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اب سے اس کی زندگی کا ایک نیا باب شروع ہونے والا ہے..

"دیکھیں.. آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ میں اپنے سابقہ شوہر کے خلاف کیس کروانا چاہتی ہوں... وہ بہت سے غیر قانونی کاموں میں ملوث ہے... اس کے علاوہ مجھے مارتا پیٹا بھی تھا۔ اور اب میرے گھر پر قبضہ کر کے بیٹھا ہوا ہے۔ آپ ایف آئی آر درج کریں۔" منہا سامنے بیٹھے ایس ایچ او سے بولی تھی جس کی توجہ اس کی باتوں کی بجائے اس کے سراپے پر تھی۔

منہا نے اپنے گرد چادر ٹھیک کی تھی۔

"ارے بی بی جی... اتنی رات میں کون سی ایف آئی آر درج ہوتی ہے۔ آپ ایک کام کریں صبح آجائے گا۔

پر آپ کے پاس تورات گزارنے کی جگہ نہیں ہے... یا ہے؟"

وہ منہا کو دیکھتے خباثت سے بولا تھا۔

Kitab Nagri

"تو پھر ایک ڈیل کرتے ہیں۔ آپ مجھے خوش کر دیں۔ بدلے میں میں صبح آپ کے ساتھ جا کر آپ کی حویلی خالی کروادوں گا... اور یہ کیس وغیرہ تو چلتے ہی رہیں گے۔" وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر منہا کی جانب بڑھتے بولا تھا۔

منہا بے ساختہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔ جس پولیس کے پاس وہ مدد لینے کو پہنچی تھی وہی رکھوالے اس کی عزت کے دشمن بن چکے تھے۔

وہ پیچھے ہٹی تیزی سے باہر کی جانب بھاگی تھی۔ اسے انا کی باتیں یاد آرہی تھیں کہ یہ دنیا ایک عورت کے لیے کھائی کی مانند ہے جو ہر لمحہ اسے نگلنے کے لیے تیار رہتی ہے۔

"ارے بی بی... سنو تو۔" وہ ایس ایچ او بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

وہ تیزی سے اپنی دھن میں دروازے کی جانب بھاگتی چلی جا رہی تھی۔ اسے احساس ہی نہ ہوا کہ دروازہ کھلا ہے اور ایک گاڑی اندر داخل ہو رہی ہے۔ گاڑی والے نے ایک دم بریک لگائے تھے تاکہ اسے بچا سکے۔ گاڑی کی آواز پر وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔ بے ارادہ ہی اس نے سامنے دیکھا تھا جہاں گاڑی میں سے ایک وردی میں ملبوس شخص باہر نکلا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہو رہا ہے یہ؟" احمر کی کڑک دار آواز ایس ایچ او کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر گئی تھی۔

احمر نے ایک نظر منہا پر ڈالی تھی اور سارا معاملہ سمجھ گیا تھا۔

"انہیں میرے دفتر میں بٹھاؤ.. میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔" اس نے منہا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پاس کھڑے سپاہی سے کہا تھا۔

منہا اس کی تقلید میں چلتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"تو مسٹر سہیل... تمہاری بہت سی شکایات مجھے ملی ہیں۔ کیا تمہارے پاس اس سب کی کوئی وضاحت ہے یا نہیں.. "احمر اس کے سامنے کھڑا ہوتا سر دلچے میں بولا تھا۔

"وہ سر.. میں.. میں.. "ایس ایچ او کے پاس الفاظ ختم ہو گئے تھے۔

"کیا میں.. میں لگا رکھی ہے.. کیا ہم یہاں اس کام کے لیے موجود ہیں.. تم جیسے ہی لوگوں کی وجہ سے پولیس کا محکمہ بدنام ہے۔ یو آر سسپنڈ مسٹر سہیل۔ اپنی شکل لے کر میرے سامنے سے دفع ہو جاؤ۔ یہ ناہو کہ میں اپنا آپا کھودوں اور پھر تم کبھی اپنے پیروں پر چلنے کے قابل نہ رہو "۔

احمر کی دھمکی پر وہ فوراً چلتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔ پیچھے مڑ کر دیکھنے کی غلی تک ناک تھی۔

احمر ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈال کر اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"جی فرمائیے.. کیا کام ہے آپ کو؟" احمر اپنی کرسی پر بیٹھتے بولا تھا۔

منہا بھی سامنے ہی بیٹھی تھی۔

"مجھے رپورٹ درج کروانی ہے۔ اپنے سابقہ شوہر کے خلاف "۔

منہا کی بات پر احمر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"پوری بات ٹھیک طرح سے بتائیں "۔

منہا کے ساری بات بتانے کے بعد وہ کسی سوچ میں گم تھا۔

"آپ.. کیا میرا گھر خالی کروا سکتے ہیں؟" منہا نے امید سے پوچھا تھا۔

"آپ رپورٹ تو درج کروائیں.. پھر اس معاملے کو دیکھتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے میں آپ سے کچھ مزید باتیں جاننا چاہتا ہوں۔"

احمر نے ٹیبل پر پڑے پیپرو ویٹ کو گھاتے ہوئے کہا تھا۔

"جی.. "منہا نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

"آپ کے بقول آپ کا وہ شوہر سمگلنگ میں ملوث ہے... اور کچھ لڑکیوں کا بھی چکر ہے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں۔"

www.kitabnagri.com

"سابقہ شوہر... "منہا نے تصحیح کی تھی۔

"جی جی... وہی۔"

"جی ہاں.. لیکن میں اس معاملے کے متعلق زیادہ نہیں جانتی.. صرف حسن کو ایک دو مرتبہ شمع سے بات کرتے ہوئے سنا تھا۔"

"شمع کون ہے.. "احمر نے پوچھا تھا۔

"حسن کی پہلی بیوی.. "منہا نے جواب دیا تھا۔

"آپ ان کا ایڈریس لکھ کر چلی جائیں... اور اپنا کانٹیکٹ نمبر بھی لکھ دیجیے... اور رپورٹ بھی میں درج کر لیتا ہوں..

لیکن اس پر کاروائی کچھ دن بعد کروں گا "۔

احمر نے ایک کاغذ اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تھا۔

"لیکن کیوں..؟" منہا نے پین اٹھاتے پوچھا تھا۔

"ہر چیز اپنے وقت پر ہوتے ہوئے اچھی لگتی ہے۔ آپ فکر مت کیجیے.. آپ کا گھر جلد خالی ہو جائے گا اور آپ کے شوہر کو سزا بھی۔ "احمر کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔

منہا اچھنبے سے اسے دیکھنے لگی تھی۔ احمر کے دماغ میں کیا چل رہا ہے.. اس بات کا اسے اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔

"کتنی دیر لگا دی منہا.. میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی.. تمہارے تایا تائی بھی تمہارا پوچھ رہے تھے کہ اتنی رات کو کہاں چلی گئی۔" منہا کے اندر داخل ہوتے ہی انمنا بیگم بولی تھیں۔

"آ تو گئی ہوں اب.. " منہا نے چادر اتار کر ایک طرف رکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کیا بنا...؟ کیا رپورٹ درج ہوئی؟"

"جی.. ہو گئی ہے۔ کہہ رہے تھے کہ جلد رابطہ کریں گے۔ اللہ کرے کہ ہمارے گھر کا مسئلہ جلد حل ہو جائے..." منہا بیڈ پر بیٹھتی بولی تھی۔



"آمین... خیر آپ سو جائیں اب.. میں بھی نماز پڑھ کر سوتی ہوں۔"

www.kitabnagri.com

"اچھا... لیکن آئندہ سے میں تمہارے ساتھ جاؤں گی.. کوئی ضرورت نہیں ہے اکیلے جانے کی.. کیا تمہیں آج کل کے حالات کا نہیں پتا؟"

"جی ٹھیک ہے.. " منہا نے گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"انا.. کیا آپ نے کبھی اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی... کیا آپ کا ان سے ملنے کا دل نہیں کرتا؟"
منہا بولی تھی۔

"کس ماں کا دل نہیں کرے گا کہ وہ اپنی اولاد کو دیکھے... لیکن شاید یہ میری قسمت میں نہیں تھا۔

تم سو جاؤ.. میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔"

ان کی بات پر منہا بس انہیں دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"دیکھو در یہ.. تم سے ملنے کون آیا ہے؟" احمر اس سامنے بیٹھتے بولا تھا جو ارد گرد سے بے نیاز پر سکون نیند سو
www.kitabnagri.com
رہی تھی۔

"کیسی ہو گڑیا... " عمیر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

"یار... تم بات کیوں نہیں کر رہی.. تمہیں پتا ہے کہ تمہارا یہ بے غیرت شوہر مجھے سالہا سالہ کہہ کر تنگ کرتا
ہے۔ تم اٹھ کر اس کی خوب کلاس لینا۔"

عمیر شرات سے بولا تھا جبکہ اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔

"ویسے شرم تو چھو کر نہیں گزری.. میری ہی بیوی کے سامنے مجھے برا بھلا کہہ رہے ہو۔ دیکھنا یہ اٹھ کر تمہیں گنجا کر دے گی.. پھر کوئی بھی لڑکی تم سے شادی بھی نہیں کرے گی۔" احمر مصنوعی غصے سے بولا تھا۔

"اچھا یاد دلایا... یار در یہ تم تو میرے لیے رشتہ ڈھونڈ رہی تھی نا۔ اب جلدی جاگ جاؤ... یہ ناہو کہ میں کنوارا ہی رہ جاؤں.. " عمیر نے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتے کہا تھا۔

"ہاں نا در یہ... تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ.... پھر ہم مل کر اس کے لیے ایسی دلہن ڈھونڈیں گے جو کہ اس کا بینڈ بجا دے۔" احمر نے ہنستے ہوئے کہا تھا جس پر عمیر نے اسے گھورا تھا۔

"در یہ... تمہارا یہ شوہر مجھ سے پٹے گا... بچا لو اسے۔" عمیر نے غصے سے در یہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"میری در یہ کو ایک مرتبہ ٹھیک ہو جانے دو... پھر پتہ چل جائے گا کہ وہ کس کے ساتھ ہے۔"

احمر مان بھرے لہجے میں بولا تھا۔

"عمیر دادی کیسی ہیں.. اور گھر میں باقی سب بھی کیسے ہیں؟" احمر نے کمرے سے باہر نکل کر عمیر سے پوچھا تھا۔

"یار.. دادی تمہیں اور در یہ کو بہت یاد کرتی ہیں... اور وہ تو مجھ سے بھی کہہ رہی تھیں کہ جا کر تم سے بات کرواؤں۔" عمیر قریب پڑے بیچ پر بیٹھتا بولا تھا۔

"اور باقی سب؟" احمر بھی اس کے قریب ہی بیٹھ گیا تھا۔

"یار امی ابو بالکل ٹھیک ہیں.. منصور بھائی بھی فٹ ہیں۔ لیکن گھر میں کل یہ بات سب نے نوٹ کی ہے کہ.. کچھ دنوں سے در یہ کال نہیں کر رہی ورنہ تم تو جانتے ہو کہ وہ ہر وقت لگی رہتی تھی..."

میں نے کسی کو بھی اس حادثے کے متعلق نہیں بتایا.. اب میں منصور بھائی کو یہ کیسے بتاؤں کہ ان کی گڑیا ٹھیک نہیں ہے.. امی اور ابو کو بھی کچھ نہیں بتا سکتا.. وہ برداشت نہیں کر پائیں گے۔ اور مجھ میں بھی انہیں بتانے کی ہمت نہیں ہے۔" عمیر بھرائے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

"یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے نا.. " احمر کی آواز اتنی ہلکی تھی کہ عمیر بمشکل ہی سن پایا تھا۔

"احمر... تم پاگل ہو کیا.. کیسی باتیں کر رہے ہو... جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ تو ہو کر ہی رہتا ہے..."

ہم انسانوں کے بس میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ تم صبر رکھو۔ در یہ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔" عمیر نے اس کا کندھا تھپکتے کہا تھا۔

"آمین.... تم کتنے دنوں کے لیے آئے ہو؟" احمر نے خود کو نارمل کرتے پوچھا تھا۔

"یار.. مجھے یہاں نوکری مل گئی ہے.. اس لیے اب یہیں رہوں گا۔" عمیر بولا تھا۔

"لیکن پیچھے تایا جی.. اور دادی اکیلے رہ جائیں گے نا۔"

"منصور بھائی ہیں ان کے پاس.. اور میں نے تو انہیں کہا بھی تھا کہ میرے ساتھ چلیں لیکن انہوں نے منع کر دیا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فون بجنے پر احمر کی توجہ اس جانب مبذول ہوئی تھی۔
"ایک منٹ عمیر.. اس نے کہہ کر فون اٹھا لیا تھا۔"

"سر.. ہم اس لڑکی کو لے آئے ہیں جس کا آپ نے کہا تھا۔" مجید بولا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے... لیکن دھیان سے۔ کوئی بد تمیزی نہیں ہونی چاہئے.. میں پہنچتا ہوں۔" احمر نے کہہ کر فون رکھ دیا تھا۔

"یار عمیر.. ایک ضروری کام آن پڑا ہے۔ تم یہ چابی لو اور گھر چلے جاؤ.. میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔" احمر والٹ سے چابی نکال کر اسے پکڑا تا ہوا بولا تھا۔

عمیر نے سر ہلا دیا تھا۔

منہالان میں بیٹھی موسم انجوائے کر رہی تھی.. ساتھ ہی چائے بھی پی رہی تھی کہ اس کا کزن عثمان آکر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیسی ہو منہا... جب سے تم آئی ہو بات ہی نہیں ہو سکی تم سے۔" وہ خوشدلی سے بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

"میں ٹھیک ہوں عثمان بھائی... آپ کیسے ہیں۔ کام کیسا جا رہا ہے؟" منہانے دوپٹہ ٹھیک کرتے جواب دیا تھا۔

"میں تو بالکل ٹھیک ہوں.. کام بھی ٹھیک جا رہا ہے... بس میرا باس بہت کھڑوس ہے۔ سمجھ نہیں آتا کہ ان کا

کیا کروں۔" وہ تپا ہوا بولا تھا۔

"یہ تو عالمگیر مسئلہ ہے.. آپ صبر کریں۔" منہانے مسکرا کر کہا تھا۔

"ہاں... یہ تو ہے۔ خیر تم کیوں فارغ بیٹھی ہو.. تم نے ایف ایس سی کے پیپرزدیے تھے نا۔ کیا رزلٹ آگیا۔"
عثمان نے پوچھا تھا۔

"نہیں بھائی... اگلے مہینے آنا ہے۔" منہانے جواب دیا تھا۔

"چلو... پھر تم اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کرنا.. خیر... اب میں چلتا ہوں.. آفس کا کافی کام رہتا ہے۔ میں وہ کر لوں... نہیں تو کل وہ میرا موٹا باس بہت چیخے گا۔"

عثمان کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

منہا بھی اس کے انداز پر مسکرا دی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیوں لائے ہو مجھے یہاں.. آخر کیا چاہتے ہو تم لوگ۔" شمع چینی تھی لیکن اس کی آواز دیوار سے ٹکرا کر لوٹ
ئی تھی۔ وہاں اس کی بات سننے کے لیے کوئی بھی موجود نہ تھا۔

وہ آج صبح گھر سے نکلی تو کچھ لوگ اسے بے ہوش کر کے ایک گاڑی میں ڈال کر یہاں لے آئے تھے۔ جب سے اسے ہوش آیا تھا وہ ایک کمرے میں بند تھی اور کوئی بھی وہاں نہیں آیا تھا۔
"کیا مصیبت ہے.. کوئی ہے..؟" وہ ایک مرتبہ پھر چلائی تھی۔

"کون لا سکتا ہے مجھے یہاں..؟" اس نے سوچا تھا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کلک کی آواز سے دروازہ کھلا تھا۔ شمع چوکس ہو گئی تھی۔
اندھیرے کی وجہ سے اسے اندر داخل ہونے والے شخص کا چہرہ تو نہیں دیکھ سکی تھی لیکن جسامت سے وہ کوئی مرد ہی معلوم ہو رہا تھا۔
شمع پیچھے ہٹنے لگی تھی۔

"گھبراؤ نہیں... میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔" احمر کی آواز کمرے میں ابھری تھی۔

www.kitabnagri.com

"تم کون ہو... اور مجھے یہاں لانے کا کیا مقصد ہے؟" شمع کے لہجے کی کپکپاہٹ واضح تھی۔

"بتاتا ہوں... سب بتاؤں گا۔ سامنے پڑی کرسی پر آرام سے بیٹھ جاؤ۔" احمر کا لہجہ کسی تاثر سے عاری تھا۔

شمع جھپکتے ہوئے وہاں بیٹھ گئی تھی۔

"اب میں جو سوال کروں گا اس کا سچ سچ جواب دینا... جھوٹ بولنے کی صورت میں نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔" احمر کے کہنے پر شمع ایک لمحے کو ڈر سی گئی تھی۔

لیکن پھر خود کو دل میں تسلی دیتے ہوئے خود کو سنبھالا تھا۔

"خیام عمر اور حسن کے علاوہ لڑکیوں کی سمگلنگ میں کون کون انولو ہے" ..

"میں نہیں جانتی کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" شمع فوراً بولی تھی۔

"محمد کبیر.. کلاس میٹرک.. سکول.."

www.kitabnagri.com

اسے تو تم جانتی ہی ہو گی... یا اسے بھی نہیں جانتی۔" احمر نے اس کے بھائی کا نام لیا تھا۔

"آپ.. کیا چاہتے ہیں؟" شمع کا ڈر اس کی آواز سے واضح تھا۔

"سیدھی سی بات ہے.... تم میری مدد کرو... میں تمہارے بھائی کو کچھ بھی نہیں کہوں گا۔" احمر نے اپنا جال پھینکا تھا۔

"تم جو کہو گے.. میں کروں گی۔ لیکن میرے بھائی سے دور رہو۔"

شمع کی بات پر احمر کے چہرے پر دھیمی سی مسکان آئی تھی۔

"امی.. میں منہا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" عثمان کی بات پر سلمہ بیگم کا پارہ ایک دم ہائی ہوا تھا۔

"یہ کیا اول فول بکے جا رہا ہے تو...؟" وہ گرجی تھیں۔

"میں سوچ سمجھ کر ہی کہہ رہا ہوں۔ وہ ایک اچھی لڑکی ہے.. اور مجھے پسند بھی ہے۔ تو پھر اس سے شادی کرنے میں بھلا کیا مسئلہ ہے۔" عثمان ذرا حیرت سے بولا تھا۔ اسے اپنی ماں سے اس قدر سخت رنیکشن کی توقع نا تھی۔

www.kitabnagri.com

"وہ چاہے جتنی مرضی اچھی ہو... لیکن اس گھر کی بہو نہیں بن سکتی۔ غضب خدا کا.. کیا میرے بیٹے کے لیے ایک مطلقہ ہی رہ گئی ہے۔"

"امی... یہ آپ نے کیسی بات کی۔ آپ سب جانتے ہیں کہ حسن کی حرکتیں ہمیشہ سے ہی مشکوک تھیں.. پھر بھی آپ لوگ منہا کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔"

مجھے آپ سے یہ امید نا تھی " ..

عثمان تاسف سے بولا تھا۔

"تمہاری ان باتوں کا مجھ پر کوئی اثر ہونے والا عثمان... اور تمہاری شادی منہا سے ہر گز نہیں ہوگی.. جتنی جلدی اپنے دماغ میں یہ بات بٹھالو اتنا بہتر ہے۔" سلمہ بیگم کہہ کر رسالے کی ورق گردانی کرنے لگی تھیں۔

"اور آپ بھی یاد رکھیے گا کہ شادی تو میں منہا سے ہی کروں گا۔" عثمان سختی سے کہتا ہوا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملال ہے، مگر اتنا ملال تھوڑی ہے،

یہ آنکھ رونے کی شدت سے لال تھوڑی ہے۔

بس اپنے واسطے ہی فکر مند ہیں سب لوگ،
یہاں کسی کو کسی کا خیال تھوڑی ہے۔

پروں کو کاٹ دیا ہے، اڑان سے پہلے،
یہ شوق ہجر ہے، شوق وصال تھوڑی ہے۔

مزا تو جب ہے کہ، ہار کے بھی ہنستے رہو،
ہمیشہ جیت ہی جانا، کمال تھوڑی ہے۔



* لگانی پڑتی ہے ڈبکی، ابھرنے سے پہلے، *
* غروب ہونے کا مطلب، زوال تھوڑی ہے۔ *

"میں نے تمہیں منع کیا تھا نا کہ میرے بیٹوں سے دور رہنا..." سلمہ بیگم اس کے پاس آکر کھڑی ہوتی بولی
تھیں۔

"جی... "منہا بھی کھڑی ہو گئی تھی۔

"بھابھی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟" انمتا بیگم بولی تھیں۔

"میں بال ٹھیک کہہ رہی ہوں... اور منہابی بی تمہیں اتنا معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تم جیسی لڑکیوں کے لچھن خوب جانتی ہوں۔" انہوں نے منہا کا بازو سختی سے پکڑا تھا۔

"دور رہ کر بات کریں... اور بہتر ہے کہ جا کر اپنے بیٹے کو سمجھائیں۔" منہا نے اپنا بازو چھڑاتے آہستہ سے کہا تھا۔
"اسے تو میں سمجھا ہی لوں گی... لیکن آنے دو آج صداقت صاحب کو... تمہارا تو میں بندوبست کرواتی ہوں۔"
"وہ منہا کا بازو جھٹکے سے چھوڑتی ہوئی بولی تھیں۔

www.kitabnagri.com

"ارے بھابھی... بات تو سنیں۔" انمتا بیگم نے انہیں پکارا تھا لیکن وہ نظر انداز کر کے باہر نکل گئی تھیں۔
منہا بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ دونوں مٹھیوں میں بیڈ شیٹ کو جکڑے وہ کسی سوچ میں گم تھی۔

"منہا... کیا تم جانتی ہو اس متعلق کچھ؟" انمتا بیگم بھی قریب ہی بیٹھ گئی تھیں۔

"انا... کیا آپ بھی مجھے ایسا سمجھتی ہیں۔" منہا نے صدمے سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

"نہیں... لیکن تمہیں سمجھانا چاہتی ہوں..

منہا... عورت اور مرد میں کبھی بھی دوستی نہیں ہو سکتی.. اللہ نے ہمارے اندر مخالف جنس کی جانب کشش رکھی ہے... لیکن ہمیں اپنا آپ سنبھالنا چاہیے۔ عورت پر یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ دستور کے مطابق بات کرے...

یعنی اس کا کوئی انداز ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ سامنے والا غلط مطلب اخذ کرے۔ تم سمجھ رہی ہونا.. "وہ منہا کو بغور دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔



"انا... میں اپنی حدود بہت اچھے سے جانتی ہوں۔ آپ فکرنا کریں...

آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔" منہا بولی تھی۔

"تو مس شمع... یاد رکھیے گا کہ آپ نے یہاں جو بھی باتیں کی ہیں... ان کے گواہ صرف ہم دونوں ہیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کا نام راز میں رہے گا.... اور حسن جاہ کو یہ کبھی معلوم نہیں ہو سکے گا کہ اس کے خلاف ثبوت دینے والی آپ ہیں۔" احمر بولا تھا۔

شمع نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

"مجھے معاف کر دینا حسن... میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی.. لیکن میں مجبور ہوں۔" وہ دل میں حسن سے مخاطب ہوئی تھی۔

اور حسن جاہ بھی شاید یہ بات نہیں جانتا تھا کہ دھوکے میں بڑی کشش ہوتی ہے... یہ گھوم پھر کر دوبارہ آپ کے پاس ہی آ جاتا ہے۔

"تو اب میرے بندے آپ کو گھر چھوڑ آئیں گے.. اگر آپ نے حسن کو کچھ بھی بتانے کی کوشش کی تو یاد رکھیے گا کہ پھر مجھے انتہائی قدم اٹھانے سے کوئی باز نہیں رکھ سکے گا۔"

"اب شاید دوبارہ ملاقات نا ہو.... آپ صبح ہی اپنی امی اور بھائی کو لے کر یہاں سے چلی جائیے گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کا نام کہیں بھی نہیں آئے گا۔" احمر کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

"مجید... انہیں گھر چھوڑ دو۔" وہ کہہ کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے ایک کال ملائی تھی۔

"مس منہا... پرسوں تک آپ لوگ اپنے گھر میں شفٹ ہو جائیے گا۔ کل ہم حسن جاہ کے خلاف کریک ڈاؤن کریں گے..."

اور کل آپ تھانے آکر مقدمہ واپس لے لیجیے گا کیونکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" احمر بولا تھا۔

"جی ٹھیک ہے.. "منہا نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

احمر نے گھڑی کی جانب نگاہ دوڑائی تو شام کے چھ بج رہے تھے۔

"اوہ... عمیر بھی گھر میں ہی تھا۔ مجھے گھر جانا چاہیے۔" وہ سوچ کر گھر کی جانب گاڑی موڑ چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں آپ کو بتا رہی ہوں صداقت صاحب... آپ اپنے بیٹے کو سمجھالیں کہ اس کرم جلی کو بھول جائے... نہیں تو میں اسے اپنا دودھ نہیں بخشوں گی۔" سلمہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔

اس وقت وہ سب ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔ منہا کے سوا وہاں سب ہی موجود تھے۔

"امی... آپ کا حکم سر آنکھوں پر... لیکن میں آپ کی یہ بات نہیں مان سکتا.. کیونکہ آپ یہ سب صرف اپنی ان کی تسکین کے لیے کر رہی ہیں۔" عثمان اپنے موقف پر ڈٹا ہوا تھا۔

"امی... بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ سوچیں تو سہی.. "عثمان کا چھوٹا بھائی جبران بولا تھا۔

"پر میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی عثمان بھائی... "منہا اندر داخل ہوتے ہوئے بولی تھی۔

"ان شاء اللہ دو دنوں میں ہم لوگ واپس اپنے گھر شفٹ ہو جائیں گے.. اور رہی بات شادی کی...

تو میں اب کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔" منہا اپنی بات کہہ کر رکی نہیں تھی۔ انمنا بیگم کی پر سوچ نگاہیں اسی پر ٹکی تھیں۔

www.kitabnagri.com

عثمان نے بھی تاسف سے اپنی ماں کی جانب دیکھا تھا جو کافی پر سکون لگ رہی تھیں۔

"یار احمر... گھر کا کیا حال بنا کر رکھا ہوا ہے.. کوئی کئیر ٹیکر ہی رکھ لو۔" کھانے کی میز ہر عمیر بولا تھا۔

"ہاں... میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔" احمر نے بے دلی سے جواب دیا تھا۔

"احمر... کوشش کرو کہ خوش رہو۔ یوں بولائے بولائے پھرنے سے کچھ نہیں ہو گا.. اور پلیز اپنے اندر سے اس گلٹ کو ختم کرو کہ در یہ تمہاری وجہ سے اس حال میں ہے..

ہماری زندگیوں میں کچھ بھی بلا وجہ نہیں ہوتا.. تم سمجھ رہے ہونا۔" عمیر نے اس کا بازو ہلا کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

"تم جو بھی کہو... لیکن سچ تو یہی ہے نا.. " احمر یاسیت بھرے انداز میں بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

"اب میں تمہیں کیا کہوں... " عمیر نے چیچ پلیٹ میں رکھ دی تھی۔

"کچھ نا کہو مجھے... کھانا کھاؤ۔ اور ویسے بھی کل کافی بڑا دن ہے..

کل میری در یہ کو اس حال میں پہنچانے والوں کا حساب ہو گا۔ تم دیکھنا... میں اس شخص کا حشر نشر کر دوں گا...

مجھے کل کاشدت سے انتظار ہے۔ "احمر بولا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ کل اسے ایک اور شک بھی ملنے والا تھا۔



السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](https://www.facebook.com/KitabNagriOfficial)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

samiyach02@gmail.com

"کہاں رہ گئی تم شمع... اور فون کیوں آف تھا تمہارا؟" شمع کے کمرے میں داخل ہونے پر حسن نے مصروف انداز میں کہا تھا۔

"پارلر کا کچھ کام تھا..." وہ خود کو کمپوز کر کے بولی تھی۔ ساتھ ہی بیڈ پر جا بیٹھی تھی۔

"اچھا... لیکن اپنا فون آن رکھا کرو... مجھے فکر ہو رہی تھی۔" حسن کی نظریں ہنوز لیپ ٹاپ پر تھیں۔
"جی.. وہ اپنی انگلیاں چٹختے بولی تھی۔

"کیا کوئی مسئلہ ہے شمع؟" حسن نے لیپ ٹاپ سے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"نہیں... بس دل گھبرا رہا تھا۔" شمع بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

حسن لیپ ٹاپ ایک جانب رکھ کر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو تم.. آج کل میں بھی کافی پریشان ہوں.. خیام کا کچھ پتا نہیں چل رہا۔ اور کل ایک بڑی ڈیل بھی ہے.. پتا نہیں میں اکیلے کیسے ہینڈل کروں گا۔" حسن نے پیشانی مسلتے کہا تھا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا.. فکرنا کریں۔" شمع اس کا ہاتھ تھامتے بولی تھی۔

"تم اتنی اداس کیوں لگ رہی ہو...." حسن نے اس کے چہرے پر جھولتی لٹ پیچھے کی تھی۔

"کچھ نہیں... بس آپ میرے ساتھ رہیں۔ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔"

شمع نے اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا تھا۔

"مجھے معاف کر دینا حسن.... میں تمہیں ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اگر میں نے ایسا نہ کیا تو میرے ساتھ ساتھ میرے گھر والے بھی مصیبت میں آجائیں گے۔ میں تمہیں دھوکا نہیں دینا چاہتی تھی لیکن میں مجبور ہوں۔" اس نے سوچا تھا۔

"کن سوچوں میں کھو گئی..؟" حسن اس کے سامنے چٹکی بجاتے بولا تھا۔

"اگر مجھ سے کبھی کوئی غلطی ہو جائے تو مجھے معاف کر دینا حسن.. بس یاد رکھنا کہ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔" شمع بولی تھی۔

"تم پر تو میرا خون بھی معاف ہے... حسن اسے اپنے ساتھ لگاتے بولا تھا۔

قربتوں میں بھی جدائی کے زمانے مانگے
دل وہ بے مہر کہ رونے کے بہانے مانگے

ہم نہ ہوتے تو کسی اور کے چرچے ہوتے
خلقتِ شہر تو کہنے کو فسانے مانگے

یہی دل تھا کہ ترستا تھا مر اس کے لئے
اب یہی ترکِ تعلق کے بہانے مانگے



اپنا یہ حال کہ جی ہار چکے لٹ بھی چکے
اور محبت وہی انداز پرانے مانگے

زندگی ہم ترے داغوں سے رہے شرمندہ

اور تُو ہے کہ سدا آئینہ خانے مانگے

دل کسی حال پہ قانع ہی نہیں جانِ فراز

مل گئے تم بھی تو کیا اور نہ جانے مانگے

شمع نے ایک نظر سوئے ہوئے حسن پر ڈالی تھی .

"میں ایسا نہیں چاہتی تھی.... لیکن مجھے جانا ہے حسن." وہ ہولے سے بولی تھی. پھر اپنا ہاتھ حسن سے چھڑوا کر بیڈ سے نیچے اتر گئی تھی.

ڈریسنگ روم میں جا کر اس نے اپنا بیگ نکالا اور اس میں ضرورت کا سامان اور چند جوڑے ڈال لیے تھے . پھر سیف کھول کر ہینڈ بیگ میں زیورات اور نقدی رکھی تھی. پھر دبے قدموں چلتے ہوئے سامان اٹھا کر کمرے سے نکل آئی تھی.

"الوداع حسن..." ایک نگاہ سوئے ہوئے حسن پر ڈال کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی اور اپنی امی کے گھر جانے جا ارادہ کیا تھا.

"کیا ہوا ہے شمع...؟ تم نے رات میں ہمیں سامان باندھنے کا کیوں کہا۔" اس کی امی نے بے چینی سے سے پوچھا تھا۔

"امی... فی الحال کچھ بتانے کا وقت نہیں ہے۔ ہمیں یہاں سے جلد از جلد نکلنا ہے.. تم بھی چلو۔" وہ اپنے بھائی کو اشارہ کرتی بولی تھی۔

"پھر بھی پتہ تو چلے... کہ ہم کہاں جائیں گے۔" اس کی امی نے پوچھا تھا۔
"اس شہر سے بہت دور.... کبھی نا واپس آنے کے لیے جائیں گے۔" شمع کہہ کر گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔



"منہا... مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی۔" انمنا بیگم نے اسے بغور دیکھتے کہا تھا جو مسلسل اپنے نئے خریدے گئے موبائل پر کینڈی کرش کھیلنے میں لگی ہوئی تھی۔

"مجھے کیا ہونا ہے۔" وہ ان کی جانب دیکھتے بولی تھی۔ ساتھ ہی موبائل ایک جانب رکھ دیا تھا۔

"نہیں... کچھ نہیں۔ بس مجھے تم کچھ بدلی بدلی سی لگ رہی تھی۔"

"تو ٹھیک ہی ہے نا... میں خود کو بدلنے کی کوشش کر رہی ہوں.. اپنے آپ کو سمجھا رہی ہوں کہ کسی دوسرے کی باتوں سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے... سادہ لفظوں میں کہوں تو اپنے آپ کو ڈھیٹ بنانے کی کوشش کر رہی ہوں." منہانے کہہ کر دوبارہ موبائل اٹھالیا تھا۔

"لیکن؟؟؟"

"لیکن کیا نا...؟ میں اچھی بن کر دیکھ چکی ہوں.. کوئی فائدہ نہیں ہے.. یہ دنیا آپ کو روند کر آگے گزر جاتی ہے... یہاں پر کوئی بھی مانگنے پر آپ کو آپ کا حق نہیں دیتا.. اپنے حق کو چھین لینا پڑتا ہے.. میں نے خود سے وعدہ کیا ہے کہ کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کروں گی..

لیکن.. "وہ ایک لمحے کے لیے ٹھہری تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں اب کسی کو یہ اجازت بھی نہیں دوں گی کہ وہ میرے ساتھ برا کرے.. مجھے اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کرے.. آخر کو میں بھی انسان ہوں.. اور اب سے میں صرف اپنی ذات کو اپنے لیے اہم رکھوں گی...

انا... آپ جانتی ہیں.. دوسروں سے رکھی گئی توقعات ہمیشہ تکلیف ہی دیتی ہیں... میں نے ہمیشہ یہ چاہا کہ بابا مجھے پیار کریں.. مجھ سے باتیں کریں.. لیکن میری یہ خواہش پوری نہیں ہوئی...
پھر حسن آیا میری زندگی میں... میں اس کے لیے محض ایک ٹشو پیپر کی حیثیت رکھتی تھی... اس نے میرے سارے خواب توڑ ڈالے..

انا.... ہم لڑکیاں اتنی ارزاں کیوں ہوتی ہیں.... کسی کو ہماری پروا کیوں نہیں ہوتی.. "منہا کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا تھا۔

"منہا... میری بچی. تم بہت زیادہ سوچ رہی ہو.. اتنا مت سوچا کرو.. اپنے لیے دعا کیا کرو".

"کرتی ہوں انا.. دعا بھی کرتی ہوں... لیکن اب میں نے سوچ لیا ہے. میں کسی کی جانب نہیں دیکھوں گی کہ وہ آئے اور مجھے اپنی محبت کا احساس دلانے. میں اپنے آپ سے خود محبت کروں گی... مجھے اب کسی کا ساتھ نہیں چاہیے انا... میں اب صرف اپنے آپ کو اہمیت دوں گی... جو میرے دل میں آئے گا.. جس سے مجھے خوشی ہو گی... وہ کروں گی." منہا اپنے آنسو صاف کرتے بولی تھی.

اور وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی۔ ہمیں اپنے آپ سے محبت ہونی چاہیے لیکن یاد رہے کہ غرور اور تکبر تو اللہ کو بھی پسند نہیں... لیکن اپنے متعلق سوچنا اور اپنے لیے بہتر فیصلہ کرنا انسان کا حق ہے۔

"کہاں ہو شمع؟" حسن شمع کو آواز دیتے بستر سے اتر اٹھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ شمع اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا چکی ہے۔

شرٹ پہنتا وہ کمرے سے باہر نکلتا تھا لیکن وہاں ملازمین کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔

"کیا شمع کچن میں ہے؟" اس نے ملازمہ سے دریافت کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"نہیں صاحب... بی بی جی تو ابھی تک کمرے سے ہی نہیں نکلیں۔" ملازمہ کے جواب پر حسن نے اسے جانے کا اشارہ کیا تھا۔

"یہ شمع اتنی صبح صبح کہاں چلی گئی۔" وہ سوچتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھتا تھا۔

لیکن اچانک ہی اپنے گھر میں پولیس کو داخل ہوتا دیکھ کر وہیں رک گیا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے یہاں.. ایسے کہاں گھسے آرہے ہیں آپ لوگ؟" وہ دھاڑا تھا۔

"کول ڈاؤن مسٹر حسن... ہمارے پاس آپ کی گرفتاری کا وارنٹ ہے.. اور گھر کی تلاشی کا سرچ وارنٹ بھی..."

تلاشی لو گھر کی۔ "احمر نے اپنے ساتھ آئے لوگوں کو اشارہ کیا تھا۔

"یہ کیا طریقہ ہے... دیکھیں میں ایک شریف آدمی ہوں... آپ یہ ٹھیک نہیں کر رہے۔" حسن مٹھیاں بھینچتے بولا تھا۔

"آپ کی شرافت ہم بخوبی جانتے ہیں حسن صاحب.. آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے.. مجید ہتھکڑی لگاؤ انہیں۔" احمر ارد گرد کا جائزہ لیتے بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ ابھی مجھے جانتے نہیں ہیں.. یہ سب بہت مہنگا پڑے گا آپ کو۔" حسن پھنکارا تھا۔
"تمہارے دوست خیام نے بھی یہی کہا تھا۔" احمر اس کی جانب جھک کر ہولے سے بولا تھا۔

"لے جا کر گاڑی میں بٹھاؤ انہیں.. وہ حسن کی حیرت کو نظر انداز کرنا مجید کو اشارہ کر کے بولا تھا۔

"تم پچھتاؤ گے ایس پی... "حسن غصے سے بولا تھا۔

"دیکھ لیں گے.. "احمر نے سن گلاس لگاتے کہا تھا۔

"مس منہا آپ یہاں پر دستخط کر دیں۔" تھانے میں موجود ایک آدمی نے اسے کہا تھا۔

منہانے ایک نظر انمتا بیگم پر ڈالی تھی اور پھر دستخط کر دیے تھے۔

اسی لمحے کچھ سپاہی حسن کو لے کر اندر داخل ہوئے تھے۔

"تو اس سب کے پیچھے تم ہو منہا... میں نے تمہیں معصوم سمجھ کر بڑی غلطی کر دی... لیکن اب تم اپنے کیے کا خمیازہ ضرور بھگتو گی۔" حسن اسے دیکھ کر ایک لمحے کو وہاں رک کر بولا تھا۔

منہا کے چہرے پر حیرانی واضح تھی۔

"چھوڑیں اسے... آپ مقدمہ واپس لیں اور اپنے گھر جائیں... اس کے خلاف پکے ثبوت ملے ہیں..

کم از کم بیس سال تو یہ یہاں سے باہر نہیں نکلنے والا۔" وہ آدمی منہا کو خوفزدہ دیکھ کر بولا تھا۔ منہانے سر ہلا دیا تھا

لیکن ذہن میں حسن ہی گھوم رہا تھا۔

اسی لمحے احمر وہاں آیا تھا۔ منہا کو وہاں موجود پا کر وہ چلتا ہوا اس تک آیا تھا۔

"تھینک یو سو مچ مس منہا... میں اس کے خلاف کافی عرصے سے ثبوت تلاش کر رہا تھا۔ آپ کی دی گئی انفارمیشن سے مجھے کافی ہیلپ ملی۔ اگر آپ کو حسن کوئی دھمکی دے یا کوئی بھی اور مسئلہ ہو تو مجھے کہہ دیجیے گا۔"

احمر نے پروفیشنل انداز میں کہا تھا۔

اس کی نظر اب تک ساتھ کھڑی انمٹا بیگم پر نہیں پڑی تھی۔

"اوکے... شکریہ۔" منہا ہولے سے بولی تھی۔

"چلیں انا.." منہا کے کہنے پر احمر نے نظر اٹھا کر انمٹا بیگم کی جانب دیکھا تھا اور اس کی نظر پلٹنے سے انکاری ہو گئی تھی۔

"امی... آپ میری امی ہیں نا..." احمر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ انمٹا بیگم کو ساکت کر گئے تھے اور وہ حیرانی سے احمر کو دیکھنے لگی تھیں۔ منہا بھی حیران تھی۔

"ہاں... میں پہچانتا ہوں آپ کو... آپ ہی میری امی ہیں۔" احمر ٹرانس کی کیفیت میں بولا تھا۔

"احمر..." انمتا بیگم کے لبوں نے ہولے سے جنبش کی تھی۔

"احمر... میرے بچے.." وہ روتی ہوئیں اس کے ساتھ لگ گئی تھیں۔ احمر نے بھی ان کے گرد بازو جمائل کی تھی۔

"بس امی.. آپ رو کیوں رہی ہیں... میں آپ کو روتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا..." احمر کے کہنے پر وہ پیچھے ہوئی تھیں اور اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

"سر... حسن جاہ کا وکیل آیا ہے آپ سے ملنے.." مجید اندر داخل ہوتے بولا تھا۔

"آتا ہوں... لیکن کورٹ ٹائم تو ختم ہو چکا ہے... تو اب وہ کیا لینے آیا ہے... بیل تو آج نہیں ہو سکتی نا۔" احمر بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وہ صرف حسن جاہ سے ملنا چاہتا ہے..."

"ملنے دو.." احمر کہہ کر دوبارہ انمتا بیگم کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔

"جانتی ہو دریہ... میں آج بہت خوش ہوں... اس کی دو جوہات ہیں..

پہلی تو یہ کہ حسن جاہ میرے قابو میں آ گیا ہے... اور دوسری یہ کہ آج میں اپنی امی سے ملا... "احمر دریہ کا ہاتھ تھامتے بولا تھا۔

"اب تم سوچ رہی ہو گی کہ میری امی کہاں سے آ گئیں... تم نہیں جانتی لیکن میں کبھی اپنی امی کے ساتھ رہا ہی نہیں... میری یادداشت میں ان کی پر چھائی تک نا تھی.. لیکن کچھ عرصہ پہلے مجھے امی بابا کی تصاویر ملی تھیں... جو دادی نے چھپادی تھیں...

تب سے میں نے انہیں سنبھال کر رکھا تھا... لیکن مجھے اس بات کا اندازہ تک نا تھا کہ وہ یوں اچانک مجھ سے آ ملیں گی... اب تم سوچو گی کہ دادی نے ایسا کیوں کیا... لیکن تمہیں زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے... بس یاد رکھو کہ گزری باتیں دھرانے سے صرف تکلیف ہی ملتی ہے....

میں کل انہیں بھی تم سے ملوانے لاؤں گا... اور کل ہی انہیں ہمارے گھر بھی لے جاؤں گا... بھلا بیٹے کے ہوتے ہوئے وہ اپنے بھائی کے گھر کیوں رہیں... "وہ دریہ کے ہاتھ پر بوسہ دیتے بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

"دریہ... یار جلدی ٹھیک ہو جاؤ.... یہ نا ہو کہ تمہارے انتظار میں میں ہی ختم ہو جاؤں ...

لیکن ایک بات یاد رکھنا... میری زندگی میں تمہارے علاوہ کبھی کوئی نہیں آ سکتا.... میں تم سے کبھی بے وفائی نہیں کر سکتا...

ہاں لیکن تمہارا منتظر ضرور رہوں گا.... اور جانتی ہو... میرے دل کو یقین ہے کہ تم ٹھیک ہو جاؤ گی ۔
احمر نے ہولے سے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

"خدا حافظ... جلد ملنے آؤں گا.." وہ چند لمحے اسے دیکھتے رہنے کے بعد باہر نکل گیا تھا۔

"میں بہت خوش ہوں منہا... میں نے تو یہ امید ہی چھوڑ دی تھی کہ میں کبھی اپنے بیٹے کو دوبارہ دیکھ پاؤں گی... لیکن ہمارا رب بہت مہربان ہے... اس نے مجھے نوازا دیا منہا۔" انمنا بیگم مسکراتے ہوئے بولی تھیں۔
خوشی سے ان کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔

"ارے انا... آپ روکیوں رہی ہیں؟ یہ تو خوشی کا موقع ہے نا.." منہا ان کے گلے لگتے بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

"یہ تو خوشی کے آنسو ہیں.. بس اللہ کرے کہ اب تمہارا گھر بھی بس جائے تاکہ مجھے سکون سے موت آ سکے۔"

"ارے انا... یہ مرنے مارنے کی باتیں چھوڑیں۔ اور رہی بات میرے گھر کے بسنے کی... تو شاید آپ کی یہ خواہش پوری ناہو سکے..."

میں مرد ذات کے جتنے روپ دیکھ چکی ہوں اتنے ہی کافی ہیں.. اب میں مزید کسی تجربے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔" اس کے لہجے میں ہلکی سی تلخی در آئی تھی۔

"منہا...؟" انمتا بیگم نے صدمے سے اسے دیکھا تھا۔
"مجھے اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنی۔" وہ وہاں سے اٹھ کر جا چکی تھی۔



"میرے ساتھ یہ سب کچھ کرنے والی منہا کیسے ہو سکتی ہے؟" حسن زمین پر بیٹھا سوچ رہا تھا۔

"اس پولیس والے کی خود اعتمادی دیکھ کر تو لگ رہا تھا کہ اس کے پاس کچے ثبوت ہیں... لیکن اس کو اتنا سب کیسے پتا چلا..."

کیا خیام..؟؟

نہیں.. وہ مر جائے گا لیکن اپنی زبان نہیں کھولے گا۔" حسن نے خود ہی اپنے خیال کی تردید کر دی تھی۔

"نہیں... منہا نہیں ہو سکتی.. وہ بھلا اتنا کچھ کیسے جان سکتی ہے۔"

سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹ رہا تھا۔

اچانک ایک خیال کو ندے کی طرح اس کے دماغ میں لپکا تھا۔

"شمع..."

نہیں.. شمع مجھے دھوکا نہیں دے سکتی۔ "وہ بڑبڑایا تھا۔

جب ہم دوسروں کے ساتھ برا کرتے ہیں جب یہ بات ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی کہ کل کو وہی سب ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔

"اگر شمع نے تمہاری مخبری نہیں کی... تو وہ اب تک تم سے ملنے کیوں نہیں آئی۔ وہ صبح گھر میں موجود کیوں نہیں تھی۔" اندر سے آواز آئی تھی۔

www.kitabnagri.com

حسن نے اپنے بال اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیے تھے۔

"نہیں شمع... یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔"

حسن کے لہجے میں بے بسی تھی۔

ارد گرد موجود قیدی اسے حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔

"کوئی پاگل لگتا ہے؟" وہاں موجود ایک قیدی بڑبڑایا تھا۔

منہا محو ہو کر موبائل کی جانب دیکھ رہی تھی جہاں کسی عالمہ کا بیان چل رہا تھا۔

سب سے بڑی چیز جو ایک عورت کو مرد یا ایک مرد کو عورت کی جانب مائل کرنے والی ہے... وہ ہے نظر۔
... ہمارے یہاں یہ بات رواج بن چکی ہے کہ کزنز سے بے تکلفی میں کوئی عیب نہیں

لیکن کیا ہم مسلمان ہونے کے ناطے اس بات کو انور کر سکتے ہیں..
www.kitabnagri.com

قرآن مجید میں دونوں فریقین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نظریں پست رکھیں۔ اول مردوں کو سورت نور میں
حکم دیا گیا ہے...

"آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کی بات ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔"

(النور: ۳۰)

تو گویا یہاں اللہ نے بتایا ہے کہ وہ باخبر ہے... تو کیا جب ایک لڑکی سڑک پر کھڑی ہو کر اپنا جوتا اتار کر کسی مرد کے پیچھے بھاگتی ہے تو وہ اپنا وقار کیوں بھول جاتی ہے... جب وہ جانتی ہے کہ اللہ نے حکم صرف مردوں کو نہیں بلکہ عورتوں کو بھی دیا ہے۔

اور مسلمان عورتوں سے فرمادے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنی "زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں کھلا رہتا ہے

www.kitabnagri.com

" (النور: ۳۱)

منہا نے ایک نظر تاریک سکرین پر ڈالی تھی۔ پندرہ منٹ کا یہ آڈیو بیان اسے اچھا لگ رہا تھا۔ جیسے دل کا میل دھل رہا ہو۔

وہ پھر سے سننے لگی تھی۔

"عورت کے لیے تو یہاں تک حکم ہے کہ کسی نامحرم سے بات تک ناکرے اور اگر بحالت مجبوری کرنی بھی پڑ جائے تو گفتگو کے انداز میں نزاکت اور جاذبیت نہیں ہونی چاہیے۔ جس طرح چال ڈھال کے انداز سے دل کھینچتے ہیں اسی طرح گفتار کے نزاکت والے انداز کے اندر بھی کشش ہوتی ہے۔ عورت کی آواز میں طبعی اور فطری طور میں دلکشی ہوتی ہے لیکن پاک عورتوں کی یہ شان ہے کہ غیر مردوں سے گفتگو کرنے میں ایسا لہجہ اختیار کریں جس میں خشونت اور روکھا پن ہو تا کہ کسی بد باطن کا قلبی میلان نا ہونے پائے۔

سورت احزاب میں ارشاد ہے :

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویو... تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرو پس تم بولنے میں نزاکت ناکرو کیونکہ اس سے ایسے شخص کو میلان قلبی ہو جائے گا جس کے دل میں روگ ہو۔ تم قاعدہ کے موافق بات کرو۔ اور تم اپنے گھروں میں رہو اور زمانہ قدیم کی جہالت کے دستور کے موافق مت پھرو اور تم نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو"۔

خدا را میری بہنو... آج کل کے دور میں تم لوگوں کو قدم قدم پر ایسے لوگ ملیں گے جو تمہارے ایمان کو متزلزل کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو اس دنیا کی خوبصورتی تمہیں اس انداز میں دکھائیں گے کہ تم بہک جاؤ گی..

لیکن خود کو سنبھالو۔ اور اس مقصد کو یاد رکھو جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

ہم لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ ہم اس دنیا کے سب سے مظلوم ترین انسان ہیں... لیکن ہمیں ہمیشہ اپنے سے نیچے موجود لوگوں کو دیکھنا چاہیے۔ تب ہمیں معلوم ہو گا کہ ہمارا خدا کبھی ہماری استطاعت سے بڑھ کر ہماری آزمائش نہیں کرتا... اور آزمائش پر دکھ نہیں منانا چاہیے.. بلکہ شکر کرنا چاہیے کہ اللہ نے آپ کو اس قابل سمجھا کہ آپ کو آزمائے...

ورنہ بہت سے لوگوں سے تو وہ سجدے تک کی توفیق چھین لیتا ہے۔"

منہانے موبائل ایک جانب رکھ دیا تھا۔ اسے جیسے اپنے بہت سے سوالوں کے جواب مل رہے تھے۔



"اوہو... آج انانے پانی کیوں نہیں رکھا۔" منہا بڑبڑائی تھی۔

رات کے دس بج رہے تھے۔

اس نے ایک نظر ساتھ سوتی انا پر ڈالی تھی۔ پھر پاؤں میں جوتی پہنتی جگ اٹھا کر باہر نکلی تھی۔

باہر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ سب اپنے کمروں میں سو رہے تھے۔

وہ کچن کی جانب بڑھی تو اسے لائٹ جلتی دکھائی دی۔ وہ حیران ہوتی اندر داخل ہوئی تو دیکھا کہ عثمان چولہے کے قریب کھڑا اپنے لیے چائے بنا رہا تھا۔

"یہ بھلا چائے پینے کا کون سا وقت ہے؟" اس نے سوچا تھا لیکن پھر سر جھٹک کر جگ میں پانی بھرنے لگی۔
کھٹکے کی آواز پر عثمان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔

"کیسی ہو منہا؟"

"ٹھیک ہوں... خشک لہجے میں کہتی وہ جگ کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

"میں بہت معذرت خواہ ہوں.. امی کی جانب سے... لیکن اگر تم نے امی کی وجہ سے انکار کیا ہے تو یقین کرو کہ میں انہیں منالوں گا.. نہیں تو ہم الگ رہ لیں گے۔" عثمان چائے چھوڑ کر اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔

"آپ بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں.. جب میں آپ کو ایک مرتبہ انکار کر چکی ہوں تو اس بات کی کوئی تک نہیں بنتی.. اور بہتر ہے آپ مجھ سے دور رہیں.. ہم ویسے بھی کل جا رہے ہیں۔" منہاسپاٹ لہجے میں کہتی جگ اٹھا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

"منہا... تم نے اپنا سارا سامان ٹھیک سے پیک کر لیا نا.." انمتا بیگم نے اپنے بیگ کی زپ بند کرتے کہا تھا۔

"جی انا... کر لیا۔" منہا پر سوچ انداز میں بولی تھی۔

"لیکن کیا میرا اس طرح احمر صاحب کے گھر جانا ٹھیک ہو گا... انہوں نے تو مروت میں مجھے بھی کہہ دیا لیکن مجھے یہ مناسب نہیں لگ رہا "۔

منہا بیگ ایک جانب رکھتے بولی تھی۔

"نہیں... تم بس زیادہ سوچ رہی ہو... اور کچھ بھی نہیں ہے.. احمر جانتا ہے سب "۔

"اور ویسے بھی میں جلد ہی تمہارے لیے کوئی اچھا رشتہ دیکھ کر تمہیں رخصت کر دوں گی "۔

"انا... آپ نے پھر سے یہ باتیں شروع کر دیں۔" منہا بے زاری سے بولی تھی۔

"یہ کوئی فضول بات نہیں ہے.... آخر تم کب تک یوں اکیلی رہو گی... کیا تم نہیں جانتی کہ تنہا عورت کے لیے یہ دنیا کتنے مسائل کھڑے کرتی ہے "۔

"میں دیکھ لوں گی سب... آپ اتنی فکرنا کریں۔"

"منہا... تم کبھی اتنی ضدی تو نہیں تھی.. "اے منہا بیگم تاسف سے بولی تھیں۔"

"انا... میں ضد نہیں کر رہی... لیکن اب مجھ میں مزید کچھ بھی سہنے کا حوصلہ باقی نہیں ہے.. میں بہت تھک چکی ہوں... اب سکون چاہتی ہوں۔"

"تو گویا تم میری بات نہیں مانو گی... منہا بچے... اس دنیا میں رہنے کے لیے سر پر مرد کا سایہ ہونا ضروری ہوتا ہے.. ناجانے تم یہ کیوں نہیں سمجھ پارہی۔"

"میں سب سمجھتی ہوں انا... لیکن میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گی.. میں ضد نہیں کر رہی... بس اپنے لیے ایک فیصلہ ہی تو لیا ہے۔ کیا مجھے اتنا بھی حق نہیں ہے؟" منہا نے گویا بات ختم کر دی تھی۔

"ویسے انمتا... تمہیں تمہارا بیٹا کیا ملا تم نے تو آنکھیں ماتھے پر ہی سجالیں۔" سلمہ بیگم بولی تھیں۔
اس وقت وہ لوگ جانے سے پہلے ایک مرتبہ سب سے ملنے رہے تھے۔

"بھابھی... آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔"

"اچھا بس بس... اب زیادہ صفائی دینے کی ضرورت نہیں... خوب سمجھتی ہوں میں سب کچھ۔"
انمتا بیگم لب بھینچ گئی تھیں۔

"ویسے... تمہیں یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ تمہارا بیٹا جو ان جہان ہے.. اور تم منہا کو بھی ساتھ لے جا رہی ہو...
کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو..."

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہم چلتے ہے تائی... منہا ان کی بات کاٹ کر بولی تھی۔"

"میں آپ لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں۔" عثمان جو وہاں سے گزر رہا تھا منہا کی بات سن کر بولا تھا۔

"نہیں... بہت شکریہ عثمان بھائی... میں نے ٹیکسی بک کروالی تھی.. وہ آنے والی ہی ہوگی۔" منہاسپاٹ لہجے میں بولی تھی۔

"ویسے انمتا... پہلے تو یہ اتنا نہیں بولتی تھی.. بڑی بی بی بنی پھرتی تھی۔ اب دیکھو کیسے چھوٹے بڑے کا ادب لحاظ بھول کر زبان چلاتی ہے... "سلمہ بیگم بولی تھیں۔

"تائی.. میں پوری کوشش کرتی ہوں کہ میں احترام کا دامن نا چھوڑوں.. لیکن اگر انجانے میں مجھ سے کوئی بھول چوک ہوگئی تو معاف کر دیجیے گا۔" منہانرم لہجے میں بولی تھی۔

"ویسے تم نے اچھا کیا کہ بھابھی سے زیادہ بحث نہیں کی... وہ بڑی ہیں۔ اگر کچھ کہہ بھی دیتی ہیں تو درگزر کر دینا چاہیے منہا... تم نے بالکل ٹھیک کیا۔" انمتا بیگم گاڑی میں بیٹھنے کے بعد بولی تھیں۔
وہ لوگ احمر کے گھر جا رہے تھے۔

"انا... میں آپ کو کہہ رہی ہوں کہ مجھے جھجک محسوس ہو رہی ہے... کیا ضروری ہے کہ ہم وہاں جائیں؟"
منہا ہاتھ مسلتے بولی تھی۔

"منہا... اکیلے رہنے سے بہتر ہے کہ ہم احمر کے ساتھ رہ لیں.. تم فکر نہ کرو۔ اللہ نے کچھ بہتر ہی سوچا ہو گا۔" انا نے اسے تسلی دی تھی جس پر منہا نے سر ہلادیا تھا۔

"ویسے احمر صاحب.... تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے... سارا گھر میں نے شیشے کی طرح چمکا دیا ہے.. تاکہ تمہاری امی کو امپریس کر سکوں۔" عمیر فخریہ انداز میں بولا تھا۔

"وہ کون سا تیرا رشتہ دیکھنے آرہی ہیں... جو تو انہیں امپریس کرنا چاہ رہا ہے۔" احمر کا لہجہ شرارتی تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ویسے بھائی... ذرا تو تجھے شرم ہو... ایک تو میں نے تیرے گھر کی صفائی کی... اور تو ہے کہ بجائے میرا شکریہ ادا کرنے کے... مجھے ہی سنا رہا ہے... لوگ سچ کہتے ہیں... بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔" عمیر کا نالٹک عروج پر تھا۔

"ڈرامے باز... احمر بڑا کر موبائل پر مصروف ہو چکا تھا۔ عمیر کے کان بھی اس بڑبڑاہٹ سے فیض یاب ہو چکے تھے۔

"احمر... توپٹ جائے گا مجھ سے... میں بتائے دے رہا ہوں... ایک مرتبہ میری بہن کو ٹھیک ہو جانے دے... میں نے تیرے سارے پرکٹو ادینے ہیں.. یاد رکھیں.. "عمیر تیزی سے بولا تھا۔

"پلیزیار جلد کر دے ایسا..." احمر نے بولنا چاہا تھا لیکن پھر صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔
"اور میں نے دریہ سے کہہ کر تیری شادی لیٹ کروادینی ہے... پھر بیٹھ کر آہیں بھرتے رہنا."
احمر کے جواب پر عمیر تپ چکا تھا۔

"لیٹ ہو رہا ہوں.... اس لیے جارہا ہوں میں... آنٹی سے بھی شام میں مل لوں گا... اور تجھے بھی دیکھ لوں گا۔"
"عمیر منہ بناتا جانے کی تیاری کرنے لگا تھا۔
www.kitabnagri.com
"ڈرپوک لوگ ایسے ہی بھاگتے ہیں.. "احمر بولا تھا۔

عمیر دانت پیس کر رہ گیا تھا۔

"کیسی ہیں امی.. "احمران کا ہاتھ چومتے بولا تھا۔

"میں ٹھیک... تم کیسے ہو۔؟" انمتا بیگم احمر کے سر پر ہاتھ پھیرتے بولی تھیں۔

"ایک دم فٹ.. "احمر مسکرا کر بولا تھا۔

"ارے منہا... آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں... اندر آجائیے نا۔" احمر منہا کو دروازے کے قریب کھڑا دیکھ کر بولا تھا۔

منہا جھجھکتی ہوئی اندر آگئی تھی۔

"ویسے تم اکیلے ہو یہاں.. "انمتا بیگم نے گھر دیکھتے پوچھا تھا۔

"نہیں امی.. عمیر بھی ہوتا ہے... ابھی وہ کام پر گیا ہوا ہے۔" وہ ان کو عمیر کے متعلق بتانے لگا تھا۔

www.kitabnagri.com

"جب میں اس گھر سے گئی تھی تو بھائی صاحب کا ایک ہی بیٹا تھا... منصور... تب تو بہت شرارتی تھا.. اب تو بڑا ہو گیا ہو گا۔" انمتا بیگم سوچتے ہوئے بولی تھیں۔

"ارے... صرف بڑے ہی نہیں ہوئے... بلکہ ابا بھی بن چکے ہیں۔" احمر مسکراتا ہوا بولا تھا۔

"اللہ خوش رکھے" ..

"آمین.. " احمر بولا تھا۔

"اچھا می... مجھے تھانے جانا ہے.. آج حسن کو عدالت میں پیش کرنا ہے... آپ لوگوں کے لیے میں نے سامنے والا کمرہ سیٹ کر دیا ہے..."

عمیر کو کہا ہے... وہ کل تک کسی کام والی کا بھی بندوبست کر دے گا... تاکہ آپ کو مشکل نا ہو .

میں کوشش کروں گا کہ رات میں جلدی آ جاؤں... پھر آپ کو کسی سے ملوانے بھی لے کر جانا ہے.. " احمر بولا تھا۔

"کس سے...؟" انمتا بیگم نے دلچسپی سے پوچھا تھا۔

"وہ میں آکر بتاؤں گا... چلتا ہوں.. اللہ حافظ۔" وہ بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

"اللہ کی امان میں...." انمتا بیگم مسکراتی بولی تھیں۔

"گھر تو بہت اچھا ہے احمر صاحب کا... " منہا انمتا بیگم کے قریب بیٹھتی بولی تھی۔

"یہ صاحب کیا ہوتا ہے... بھائی کہہ لو۔" انمٹا بیگم بولی تھیں۔

"نہیں... ٹھیک ہے۔"

"ویسے میں حیران ہوں کہ اماں نے اب تک احمر کی شادی کا کیوں نہیں سوچا... کیا بڈھا ہو کر کرے گا شادی۔"
انمٹا بیگم بولی تھیں۔

"ہمم..۔" منہا کو اس موضوع میں قطعاً دلچسپی نہ تھی۔

"منہا... میں ایک بات سوچ رہی ہوں لیکن وعدہ کرو کہ پہلے دھیان سے میری بات سنو گی پھر ہی فیصلہ کرو گی۔" انمٹا بیگم سوچتے ہوئے بولی تھیں۔

"اگر بات میری شادی کے متعلق ہے تو آپ پلیز ایسی بات نا ہی کریں۔" منہا ان کی بات سمجھتے ہوئے بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

"میں چاہ رہی ہوں... کہ تمہارا نکاح احمر سے کروادوں۔" انمٹا بیگم نے ہم پھوڑا تھا۔

"انا... آپ یہ کیسی بات کر رہی ہیں... ابھی ہمیں یہاں آئے ایک دن بھی نہیں ہوا اور آپ نے اتنے آگے کی سوچ لی... "منہا حیرانی سے بولی تھی۔

"اور رہا سوال شادی کا... تو چاہے احمر ہوں یا کوئی اور... میرا جواب ایک ہی ہو گا۔" منہا سر دلہے میں بولی تھی۔

"اور پلیز انا... آپ احمر صاحب سے بھی اس متعلق کوئی بات مت کیجیے گا۔" منہا بولی تھی۔

"خدا ہی تمہیں سمجھے منہا... انمتا بیگم نے تاسف سے کہا تھا۔

"آج حسن کی بیل ہو گئی ہے۔" رات کھانے کی میز پر احمر بولا تھا۔

اس کی بات پر منہا کو اچھو لگا تھا۔ انمتا بیگم نے اسے پانی کا گلاس تھمایا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عمیر اب تک گھر نہیں لوٹا تھا۔

"کیسے...؟" منہا اتنا ہی بول سکی تھی۔

"اس نے کورٹ میں اپنا نقلی میڈیکل پیش کیا تھا... کہ اس کو ہارٹ پر اہلم ہے... اسی لیے۔"

لیکن فکر کی بات نہیں ہے... اس کے ٹیسٹ کروائے جائیں گے جس میں حقیقت واضح ہو جائے گی... اور وہ دوبارہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو گا۔ "احمر نے اسے تسلی دی تھی۔

"لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ اس کے خلاف پکے ثبوت ہیں اور وہ بچ نہیں سکتا...." منہانے نقطہ اٹھایا تھا۔

"میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں... آپ فکر نہ کریں.. کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔" احمر بولا تھا۔

"اچھا تم دوپہر میں کچھ کہہ رہے تھے نا... کسی سے ملوانے والی بات... "انمتا بیگم بولی تھیں۔

"اوہ جی... میں نے آپ کو در یہ سے ملوانا تھا... لیکن اب تو دس بج چکے ہیں.. حسن جاہ کی وجہ سے آج میں بھی نہیں جا پایا.. "وہ افسوس سے بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"در یہ کون؟" انمتا بیگم نے اچھنبے سے پوچھا تھا۔

"میری بیوی... اور عمیر کی بہن۔" احمر کھانا کھاتے ہوئے بولا تھا۔

"تو تم اب بتا رہے ہو... پہلے ملوانا تھا نا... "انمتا بیگم بولی تھیں۔

"جی بس موقع نہیں مل سکا"۔

"تو وہ یہاں کیوں نہیں ہے؟" وہ ذرا حیران تھیں۔

"میں کل آپ کو ساتھ لے جاؤں گا... آپ سمجھ جائیں گی۔" احمر نے بات ختم کر دی تھی۔ لیکن اس کے لہجے کی اداسی کسی سے پوشیدہ نہ رہی تھی۔

"تو حسن جاہ... آخر کار تم جیل سے نکلنے میں کامیاب ہو ہی گئے۔" منہا نے سوچا تھا۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ احمر اپنے کمرے میں سونے کے لیے جا چکا تھا۔ انمنا بیگم بھی سو چکی تھیں۔ البتہ منہا اپنے کمرے کی کھڑکی کے قریب کھڑی سوچوں میں گھری ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اچانک ہی باہر گارڈن میں کسی کے کودنے کی آواز سن کر وہ ڈرسی گئی تھی۔

تب ہی اسے ایک ہیولہ گھر کے اندر کی جانب بڑھتا دکھائی دیا تھا۔

"کہیں یہ حسن کی کارستانی تو نہیں... اس کے ذہن میں فوراً آیا تھا۔"

"یا اللہ.. کیا کروں۔" اس نے سوچا تھا۔

"احمر صاحب کو بتاؤ منہا... وہ دیکھ لیں گے۔" اس کے ذہن میں آیا تھا۔

ایک نظر سوتی ہوئی انمتا بیگم پر ڈال کر اپنا ڈوپٹہ اٹھا کر اوڑھنے کے بعد وہ دبے قدموں باہر کی جانب بڑھی تھی۔

احمر کے کمرے کے باہر پہنچ کر اس نے آہستہ سے دستک دی تھی۔

دروازہ ناکھلنے پر اس نے دوبارہ درازور سے دستک دی تھی۔

اچانک ہی اسے محسوس ہوا تھا کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے۔ ڈرتے ڈرتے اس نے رخ موڑا تو اپنے پیچھے کسی انجان آدمی کو دیکھ کر اس کی چیخ نکل گئی تھی۔

لیکن اس کے چیخ مارنے سے پہلے مقابل نے پھرتی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

منہا پھٹی آنکھوں سے اس اجنبی کو دیکھنے لگی تھی۔

www.kitabnagri.com

"ہنن ننن.. " عمیر گنگناتا ہوا گیٹ کے قریب پہنچا تھا۔

"احمر بھائی تو سو ہی چکے ہوں گے.. اب میں نے نیل دی تو ان کا آدھے گھنٹے کا لیکچر تو پکا ہے۔ چل بھی عمیر کو د
جادو وار... یا سن لے بے عزتی.. " وہ خود سے مخاطب ہوا تھا۔
پھر آگے پیچھے دیکھ کر دیوار کو دہانے کی تیاری کرنے لگا تھا۔

اس کے اندر کو دہانے پر دھم کی آواز آئی تھی۔ وہ اپنی سانس درست کرتے کپڑے جھارتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔
"چھا گیا ہے تو... " وہ خود کو تھکی دیتے اندر کی جانب بڑھا تھا۔
"ویسے ایک نظر احمر پر بھی ڈال ہی لینی چاہیے... کہیں جاگ تو نہیں رہا۔ " وہ سوچتا ہوا احمر کے کمرے کی جانب
بڑھا تھا۔

تب اسے دروازے کے قریب ایک لڑکی کھڑی دکھائی دی تھی۔ سر پر چادر ہونے کی وجہ سے وہ اس کے متعلق
کوئی رائے قائم نہیں کر پایا تھا۔
www.kitabnagri.com

وہ جو کوئی بھی تھی احمر کے کمرے کے دروازے پر دستک دے رہی تھی۔

"یہ بھلا کون ہے؟" وہ سوچتا ہوا اس کی جانب بڑھا تھا۔

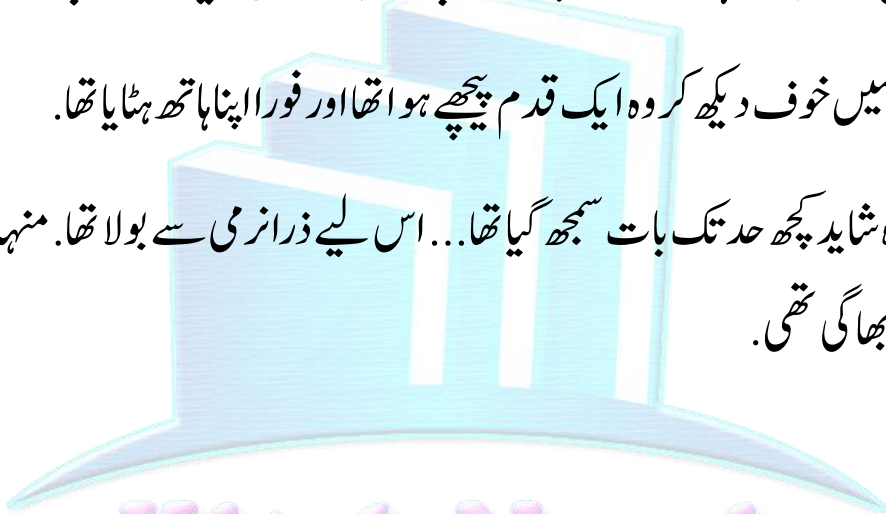
وہ چلتا ہوا اس لڑکی کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا۔ اسے اس بات کا پتا نہیں تھا کہ منہا بھی انمتا بیگم کے ساتھ آئے گی...

منہا کے مڑنے اور اس کے چیخ مارنے کا ارادہ بھانپ کر اس نے سختی سے منہا کے منہ پر اپنا ہاتھ جمایا تھا۔

"کون ہو تم؟؟ اور کیا کر رہی ہو یہاں؟" وہ منہا کو کوئی چور سمجھا تھا اسی لیے سخت لہجے میں بولا تھا۔

لیکن منہا کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر وہ ایک قدم پیچھے ہوا تھا اور فوراً اپنا ہاتھ ہٹایا تھا۔

"کون ہیں آپ؟" وہ شاید کچھ حد تک بات سمجھ گیا تھا... اس لیے ذرا نرمی سے بولا تھا۔ منہا نفی میں سر ہلاتے اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی۔



www.kitabnagri.com

عمیر نے اس کے پیچھے جانا چاہا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر رک گیا تھا۔
"کیا کرتے ہو عمیر.... تف ہے تم پر کہ ایک لڑکی کو تم سے خطرہ محسوس ہوا اور وہ بھاگ گئی... شاید وہ احمر کی امی کے ساتھ آئی ہو۔" اس نے سوچا تھا۔

پھر وہ اپنے کمرے میں جانے کے لیے مڑا تھا لیکن اندھیرے میں زمین پر چمکتی چیز کو دیکھ کر رک گیا تھا۔

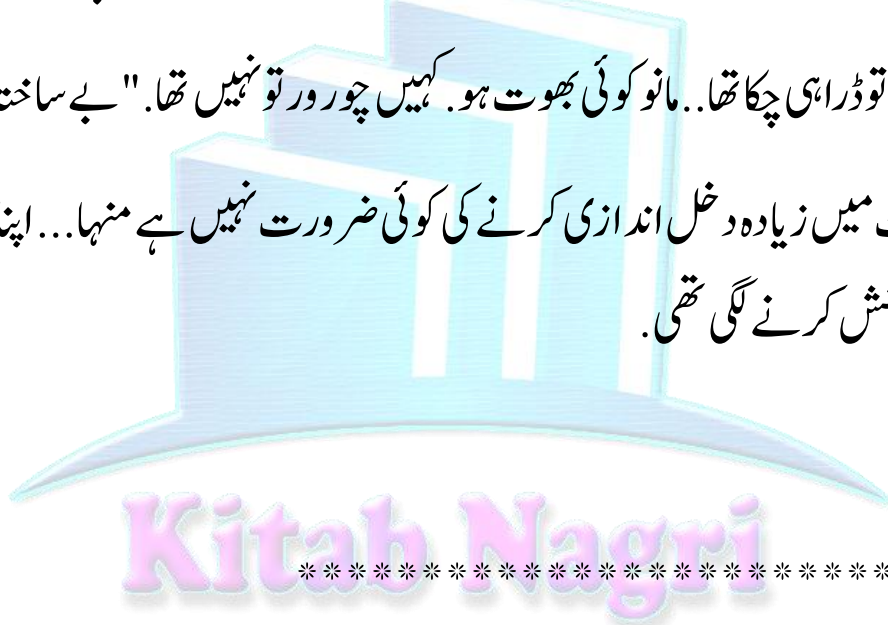
نیچے زمین پر ایک بریسلٹ پڑا ہوا تھا۔ وہ مسکراتا ہوا جھکا تھا اور بریسلٹ اٹھا کر دیکھنے لگا تھا۔۔۔ اور پھر اسے اپنی جیب میں ڈالتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"اف۔۔۔ کون تھا یہ۔" منہا اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی سوچ رہی تھی۔

"اس کے انداز سے تو لگ رہا تھا کہ اسی گھر کا فرد ہو۔۔۔" وہ کمبل اوڑھتے ہوئے سوچنے لگی تھی۔

"پر جو بھی تھا۔۔۔ مجھے تو ڈرا ہی چکا تھا۔ مانو کوئی بھوت ہو۔ کہیں چور ورتو نہیں تھا۔" بے ساختہ اس نے سوچا تھا۔

"اس گھر کے معاملات میں زیادہ دخل اندازی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے منہا۔۔۔ اپنا سوچو۔۔۔" خود کو ڈپٹے وہ سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔



"آہ شمع۔۔۔ تمہیں کیا ملا مجھے دھوکہ دے کر۔ میں نے تمہیں محبت دینے میں کس جگہ کمی چھوڑی تھی جو تم نے میرے ساتھ یہ سب کیا۔" حسن اپنے کمرے میں بیٹھا سوچ رہا تھا۔

"ہم کتنے خوش تھے اپنی زندگی میں۔۔۔ لیکن تم نے سب برباد کر دیا۔"

"لیکن تم نے ہمیشہ میرا ایک ہی روپ دیکھا ہے... اور وہ ہے محبت بھرا۔ لیکن اب جو تمہارے ساتھ ہو گا نا.. وہ تمہارے وہم و گمان میں بھی نا ہو گا"۔

پھر وہ کسی کو فون ملانے لگا تھا۔

"کچھ پتا چلا؟"

"تمہارے پاس کل تک کا ٹائم ہے... مجھے مکمل معلومات چاہیں... اگر تم نا کر سکے تو میں تمہیں جہنم رسید کرنے میں ایک لمحہ نہیں لگاؤں گا۔" وہ پھنکارا تھا۔ پھر فون بند کر کے ایک جانب پھینک دیا تھا۔

"اور منہابی بی... اس روز تم بھی تو تھی تھانے میں... مجھے برباد کرنے کی کوششوں میں تمہارا بھی پورا ہاتھ ہے... لیکن اب کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ حسن جاہ سے پنگالے کر سب پچھتائیں گے.. چاہے وہ منہا ہو.. شمع یا وہ ایس پی"۔

اس کے ارادے تو ٹھیک نا تھے لیکن یہ تو وقت نے بتانا تھا کہ وہ کس حد تک کامیاب ہو پائے گا۔

"ارے منہا آپ کو ناشتہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے.. عمیر اٹھے گا تو بنالے گا." احمر منہا کو ناشتہ بناتے دیکھ کر بولا تھا.

"ارے.. یہ بنالے گی تو کیا ہو جائے گا... اور عمیر آخر ہے کہاں... میری ابھی تک اس سے ملاقات ہی نہیں ہوئی.. " انمتا بیگم بولی تھیں.

"رات کو پتا نہیں کس وقت آیا تھا.. میں سوچکا تھا....
اور ابھی وہ سو رہا ہے.. ذرا جاگے تو میں کلاس لیتا ہوں.. یہ کیا طریقہ ہے بھلا." احمر ذرا غصے سے بولا تھا.
"تورات کو وہ محترم تھے... " منہا نے انڈا پھینٹتے سوچا تھا.

"ویسے منہا... آپ بالکل میری چھوٹی بہنوں کی طرح ہیں... اور اگر آپ کو کچھ چاہیے ہو تو بلا جھجک مجھ سے کہہ دیجیے گا..

www.kitabnagri.com

میں جانتا ہوں کہ کل آپ کو کافی غصہ آیا ہو گا کہ میں نے پہلے تو بہت بڑی بڑی باتیں کی تھیں کہ حسن اور خیام بچ نہیں پائیں گے... لیکن اب حسن کی ضمانت...

خیر کہنے کا مقصد یہ ہے کہ حسن کے میری جانب بھی بہت حساب نکلتے ہیں.. سو آپ قطعاً فکر نہیں کیجیے گا." اس کا لہجہ احترام لیے ہوئے تھا.

منہا نے سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"تم کہہ رہے تھے کہ ہمیں دریا سے ملوانے لے کر جاؤ گے... رات میں بھی مبہم بات کر کے سو گئے تھے۔ کیا کوئی مسئلہ ہے۔" انمتا بیگم بولی تھیں۔

"ناشتہ کر کے چلتے ہیں.. "احمر بولا تھا۔

"گڈ مارنگ لیڈیز اینڈ جینٹل مین... "عمیر کی فریش سی آواز لاؤنج میں گونجی تھی۔

"آجا بیٹا... تیری ٹھیک سے مارنگ کرواتا ہوں۔" احمر بڑبڑایا تھا۔

"السلام علیکم آنٹی.. کیسی ہیں آپ.. کل تو آپ سے ملاقات ہی نہیں ہو سکی۔" عمیر انمتا بیگم کے سامنے سر

www.kitabnagri.com

جھکاتے بولا تھا۔

جوابا انہوں نے بھی اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

منہا کن آنکھوں سے اسے دیکھتی ناشتہ لگا رہی تھی۔

"یہ منہا ہے.. میری بھتیجی۔" انمتا بیگم نے منہا کا بھی تعارف کروایا تھا۔

عمیر کے چہرے پر مسکان پھیلی تھی۔

"رات لیٹ کیوں ہوئے..؟ حالانکہ تمہاری چھٹی کا ٹائم تو پانچ بجے کا ہے.." احمر سختی سے بولا تھا۔

"ارے احمر... یار تجھے پتا ہے کہ کل ہفتہ تھا... تو ہم دوست..."

"تو پھر رات بھی دوستوں کے ساتھ ہی گزار لینی تھی نا.." احمر کا طنزیہ لہجہ اسے چپ کروا گیا تھا۔

"دیکھو عمیر... دادی اور باقی گھر والوں نے تمہیں میری ذمہ داری پر یہاں بھیجا ہے.. اب کیا ضروری ہے کہ تم یہ سب کرو... آئندہ سے چھ بجے تم گھر میں موجود ہو.. انڈر سٹینڈ.." احمر سنجیدگی سے بولا تھا۔

"جی بھائی.." عمیر چپ کر کے ناشتہ شروع کر چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

انمتابگیم اور منہا کے سامنے ہوئی بے عزتی کو وہ بمشکل ہی برداشت کر پایا تھا... اب مزید بحث کر کے وہ احمر کو غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا۔

فون کی آواز پر احمر نے ہاتھ میں اٹھایا گلاس ایک جانب رکھا تھا۔ ہسپتال سے کال آتی دیکھ کر اس نے فوراً اٹینڈ کی تھی۔

دوسری جانب سے ناجانے کیا کہا گیا تھا کہ وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"جی آرہا ہوں میں... بس گھر سے نکلنے لگا ہوں۔" وہ بولتا ہوا چابی اٹھا کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔

"کیا ہوا ہے احمر..؟" انمتا بیگم نے اسے تیزی میں باہر جاتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

"امی.. دریا کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے.... آپ دعا کیجیے گا کہ وہ ٹھیک ہو جائے.. نہیں تو میں بھی زندہ نہیں رہ پاؤں گا..." اپنی بات کہہ کر وہ انمتا بیگم کے تاثرات دیکھے بنا باہر نکل چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا؟ احمر اس طرح کہاں گیا ہے۔" عمیر نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

"اس نے کہا کہ دریا کی طبیعت خراب ہو گئی ہے... انمتا بیگم نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تھا۔

"لیکن دریا کو ہوا کیا ہے؟" وہ پرسوج انداز میں بولی تھیں۔

"کیا آپ نہیں جانتیں.. "عمیر حیرانی سے بولا تھا اور پھر مختصر لفظوں میں انہیں ساری بات بتانے لگا تھا۔
"میں جارہا ہوں..." وہ کہہ کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔
"ٹھہرو.. میں اور منہا بھی چلتے ہیں۔" وہ کہہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔



ذرا ٹھہرو-----!!

مجھے محسوس کرنے دو..

جُدائی آن پہنچی ہے!

مجھے تم سے بچھڑنا ہے!

تمہاری مسکراہٹ، گفتگو، خاموشیاں..

سب کچھ بھلانا ہے!!

تمہارے ساتھ گزرے صندلیں لمحوں کو،

اس دل میں بسانا ہے!!

تمہاری خواب سی آنکھوں میں..

اپنے عکس کی پرچھائی کو..

محسوس کرنے دو!!

ذرا ٹھہرو مجھے تنہائی کو،

محسوس کرنے دو!

ذرا ٹھہرو!

مجھے محسوس کرنے دو...

اذیت سے بھرے لمحے!!

بچھڑتے وقت کے قصے!!

کہ جب خاموش آنکھوں کے کناروں پر،

محبت جل رہی ہوگی!!

کئی جملے لبوں کی کپکپاہٹ سے ہی



پتھر ہو رہے ہوں گے!!

مجھے ان پتھروں میں بین کرتی..

چیختی گویائی کو محسوس کرنے دو!!

ذرا ٹھہرو!!

مجھے تنہائی کو محسوس کرنے دو!

ذرا ٹھہرو!

مجھے محسوس کرنے دو..

تمہارے بعد کا منظر!!

دلِ برباد کا منظر!!

جہاں پر آرزوؤں کے جواں لاشوں پر..

کوئی رو رہا ہوگا!!

جہاں قسمت، محبت کی کہانی میں..

جُدائی لکھ رہی ہوگی-----!!

مجھے ان سرد لمحوں میں سسکتے،



درد کی گہرائی کو محسوس کرنے دو!!!

ذرا ٹھہرو۔۔۔۔۔!!

ذرا ٹھہرو مجھے تنہائی کو..

محسوس کرنے دو!!..

ہسپتال میں دریہ کے کمرے کے باہر وہ دیوار کے ساتھ لگا کھڑا تھا۔ اپنے ہاتھوں سے پیشانی کو مسلتے وہ کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

"دریہ... یار پلیز نا... مت کرو ایسے۔ کیوں میری جان نکال رہی ہو۔

میرے اللہ.... پلیز مجھے معاف کر دیں... مجھے میری دریہ لوٹا دیں۔" اس کے دل سے بے اختیار دعا نکلی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مبارک ہو مسٹر احمر... آپ کی وائف کو مہ سے باہر آگئی ہیں... ان کی حالت صبح میں کافی بگڑ گئی تھی لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اب وہ ٹھیک ہیں۔ آپ ان کا بہت خیال رکھیے گا کیونکہ اتنے دن کو مہ میں رہنے کی وجہ سے وہ کافی ویک ہو گئی ہیں۔" ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں بولا تھا۔

"کیا میں ان سے مل سکتا ہوں ڈاکٹر... "احمر نے بے قراری سے پوچھا تھا۔ اس کی خوشی انتہا پر تھی کہ اللہ نے اس کی دعائیں سن لی تھیں۔

"جی ابھی نہیں... کیونکہ ان کو نیند کا انجکشن لگایا ہے... چھ سے سات گھنٹوں میں انہیں ہوش آجائے گا.. پھر آپ مل لیجیے گا۔" ڈاکٹر اس کا کندھا تھپتھاتا آگے بڑھ گیا تھا۔

"واللہ تیرا بہت شکر ہے.. "احمر وہیں قریب پڑے بیچ پر بیٹھ گیا تھا اور اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کی تھی۔

"تم سے الگ رہ کر مجھے بہت شدت سے احساس ہوا ہے کہ تم میرے لیے کیا ہو... میں دوبارہ کبھی تمہیں اپنے سے دور نہیں جانے دوں گا۔" اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپاتے اس نے سوچا تھا۔

"بس یہ چھ گھنٹے گزرنے دو..... پھر تم سے پوچھوں گا۔ بہت تڑپایا ہے تم نے مجھے... ایسے بھی بھلا کوئی کرتا ہے کیا۔"

www.kitabnagri.com

وہ اپنے خیالوں میں دریا سے مخاطب تھا۔

"لیکن ایک بات تو سچ ہے... میری زندگی کی تمام رونقیں تم سے ہی ہیں.. "وہ سوچ کر مسکرا دیا تھا۔

"دریہ کی طبیعت اب کیسی ہے بیٹا.. "انمتا بیگم نے احمر کے قریب بیٹھتے پوچھا تھا۔

عمیر کے چہرے پر بھی پریشانی واضح تھی۔

"وہ اب ٹھیک ہے امی... ڈاکٹر نے کہا ہے کہ جلد ہوش میں آجائے گی.. "احمر مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

عمیر نے بھی سکھ کا سانس لیا تھا۔

"اللہ تیرا شکر ہے۔ "انمتا بیگم بے اختیار بولی تھیں۔

"آپ لوگ منہا کو بھی ساتھ لے آتے.. اسے یوں گھر میں اکیلا کیوں چھوڑ دیا۔ "احمر بولا تھا۔

"ہاں.. ٹھیک کہہ رہے ہو تم... لیکن جلدی میں کچھ سمجھ ہی نہیں آئی۔ میں رات سے پہلے چلی جاؤں گی۔ "وہ بولی تھیں۔

www.kitabnagri.com

احمر نے سر ہلا دیا تھا۔

"چلو اچھا ہے.. ویسے بھی کل سے منصور بھائی کی مسلسل کالز آرہی ہیں کہ دادی دریہ سے بات کرنا چاہ رہی

ہیں۔ "عمیر ان کے ساتھ بیٹھتا بولا تھا۔

"میں نے منصور بھائی کو سب بتا دیا ہے... کچھ دیر پہلے۔ وہ گھر میں سنبھال لیں گے...
ہو سکتا ہے کہ کل تک انکل آنٹی یہاں پہنچ جائیں۔" احمر بولا تھا۔

"ہاں.. امی بھلا در یہ کی بیماری کا سن کر کیسے رہ سکتی ہیں۔" عمیر نے کہا تھا۔
"کیا اماں بھی آئیں گی؟" امنتا بیگم نے کچھ سوچتے ہوئے احمر کی دادی کے متعلق پوچھا تھا۔
"ہو سکتا ہے... لیکن آپ فکر نہ کریں.. وہ بہت بدل چکی ہیں۔" احمر نے انہیں تسلی دی تھی۔
انہوں نے غائب دماغی سے سر ہلا دیا تھا۔ ذہن تو ماضی کے قصوں میں کہیں کھوسا گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"پتا نہیں اب در یہ کی طبیعت کیسی ہوگی.. اللہ انہیں صحت دے۔" منہالا اونچ میں ٹہلتے سوچ رہی تھی۔
اکیلے ہونے کی وجہ سے وہ کافی بور بھی ہو رہی تھی۔

"پتا نہیں انارات میں واپس آئیں گی بھی یا نہیں... مجھے بھی ان کے ساتھ چلے جانا چاہیے تھا۔" اس نے گھڑی کی جانب دیکھتے سوچا تھا جو دس کا ہندسہ پار کرنے کو تھی۔
باہر بجلی کے کڑکنے کی آواز پر اس نے جھر جھری لی تھی۔

"اوہ... منہا... کیوں فکر کر رہی ہو۔ آجائیں گی انا۔" اس نے خود کو تسلی دیتے کہا تھا کیونکہ اچانک ہی اسے ڈر لگنا شروع ہو گیا تھا۔

اچانک ہی پورے گھر کی لائٹ بھی چلی گئی تھی۔

"یہ لائٹ کیوں چلی گئی.. وہ تھوک نگلتے اٹھی تھی اور اندازے سے اپنے کمرے کی سمت بڑھنے لگی تھی۔ باہر سے آنے والی آوازیں بتا رہی تھیں کہ موسلا دھار بارش شروع ہو چکی ہے۔"

www.kitabnagri.com

"انا کو کال کرتی ہوں.. اس نے سوچا تھا۔"

اسی لمحے باہر پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی۔

"کک.. کون ہے۔" اس نے بلند آواز میں پوچھا تھا۔

تبھی اندرونی دروازہ کھلا تھا اور ہاتھ میں ٹارچ اٹھائے کوئی داخل ہوا تھا۔

"حسن... منہا بڑبڑائی تھی۔

"اوہ... یہ لائٹ کیوں نہیں ہے۔" آنے والے نے بولا تھا۔

منہا ڈر کر پیچھے ہٹنے لگی تھی۔ ڈر سے اس کی جان نکلنے کو تھی۔

"نہیں... حسن نہیں آسکتا.. اس نے خود کو تسلی دی تھی۔

وہ شخص اندر کی جانب بڑھا تھا۔

موبائل کی ہلکی سی روشنی میں منہا نے اس کا چہرہ بغور دیکھا تھا۔

وہ حسن نہیں عمیر تھا۔



"ارے منہا آپ یہاں کھڑی کیا کر رہی ہیں؟" وہ منہا کو دیکھ کر حیرانی سے بولا تھا۔

منہا نے بنا سوچے سمجھے اسے تھپڑ دے مارا تھا۔

چٹاخ کی آواز کمرے میں گونج اٹھی تھی۔ عمیر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ سب کچھ

اتنی تیزی میں ہوا تھا کہ اسے سوچنے سمجھنے کا موقع بھی نال پایا تھا۔

"تمہیں کیا لگا کہ تم مجھے ڈرا لو گے... نہیں ڈرتی میں حسن سے۔" منہا چینی تھی۔

"نہیں ڈرتی میں... نہیں ڈرتی۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے پیچھے ہٹی تھی۔

"ارے اتنا اندھیرا کیوں ہے.. عمیر بیٹا لائٹ جلاؤ۔" انمتا بیگم اندر داخل ہوتے ہوئے بولی تھیں۔

ان کی آواز پر عمیر نے حیرت سے مڑ کر انہیں دیکھا تھا اور پھر منہا کو جو کچھ بڑبڑاتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکی تھی۔

"اوہ.. یہ میں نے کیا کر دیا۔" منہا نے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے سوچا تھا۔

"میں کیسے اتنی ڈر گئی تھی۔ حسن بھلا کیونکر واپس آنے لگا۔" اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کرنا چاہا تھا۔

بعض اوقات ہمیں لگتا ہے کہ ہم بہت مضبوط ہیں... اور مزید آنے والا طوفان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا.. لیکن ہم چاہے کتنے ہی بڑے کیوں نا ہو جائیں اپنی فطرت کے برعکس نہیں جاسکتے... منہا بھی.. چاہے خود کو کتنا بھی بہادر ظاہر کر لے لیکن وہ اپنی زندگی سے ان پلوں کو کبھی نہیں مٹا سکتی تھی۔

منہا نے اپنے اوپر کبل اوڑھا تھا اور آیت الکرسی پڑھتے لائٹ آف کر دی تھی۔

"کیا سائیکو لڑکی ہے؟" دوسری جانب عمیر اپنے کمرے میں بیٹھا سوچ رہا تھا۔

"مطلب.. تھپڑ ہی دے مارا۔ حالانکہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا تھا۔ لیکن وہ نام کس کالے رہی تھی..

حسن... یہ کون ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ اس کو کوئی نفسیاتی بیماری ہے۔"

"ارے نہیں... بس وہ تھوڑا ڈر گئی تھی... بیماری کہاں سے آگئی۔" خود کو ڈپٹ کر وہ سونے کی تیاری کرنے لگا تھا۔

"ویسے لڑکی پاگل ہے.. لیکن اچھی ہے۔" سونے سے پہلے اس نے آخری بات سوچی تھی۔



"حسن مجھے معاف کر دو... میری یہ نیت نہیں تھی کہ تمہیں دھوکہ دوں۔!" شمع بیڈ پر بیٹھی روتے ہوئے بولی تھی۔

حسن اس کے سامنے صوفے پر بیٹھا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔

"حسن.. تم تو مجھ سے محبت کرتے ہونا... پلیز مجھے معاف کر دو."

اس کی بات پر حسن نے سگریٹ ایک طرف پھینکا تھا۔

"ہاں... سچ کہہ رہی ہو.. میں تم سے بہت محبت کرتا تھا... میری زندگی میں سب سے اونچے مقام پر تم تھی.. "وہ کہتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور چلتے ہوئے اس کے سامنے آکر رکا تھا۔

"لیکن اب..." اس نے شمع کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں دبو چاہا تھا۔

"اب میں تم سے نفرت کرتا ہوں... اتنی کہ یہ بات سوچ کر تمہاری روح کانپ جائے گی..."

جس بھائی اور ماں کے لیے تم نے مجھے چھوڑا تھا... چیخ آج وہ بے چارے ہی اس دنیا میں نہیں ہیں۔ "حسن نے ہنوز اس کا چہرہ جکڑا ہوا تھا۔

www.kitabnagri.com

"کیا کیا تم نے..؟" شمع کی آنکھیں پھیلی تھیں اور اس نے کپکپاتے لہجے میں پوچھا تھا۔

"وہی جو مجھے بہت پہلے کر دینا چاہیے تھا.. تاکہ تمہاری زندگی میں صرف میں ہوتا.. "حسن نے اس کے چہرے پر گرفت کم کرتے اس کا گال سہلاتے کہا تھا۔

"نن نہیں... تم ایسا نہیں کر سکتے۔" شمع بے یقینی سے بولی تھی۔

"میں نے ایسا ہی کیا ہے ڈارلنگ... اور اب تمہارے لیے بھی میں نے سزا تجویز کی ہے... تمہیں پسند آئے گی وہ.." حسن اس کے کان میں سرگوشی کرتے بولا تھا۔

پھر ایک جھٹکے سے اس کا بازو تھام کر کھڑا کیا تھا اور اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا لے کر باہر کی جانب بڑھنے لگا تھا۔
"تمہیں اپنے چہرے سے بہت پیار ہے نا... بس اسے ہی داغدار کروں گا تاکہ آئندہ کے لیے تمہیں نصیحت ہو جائے... تمہیں زیادہ سزا کیسے دے سکتا ہوں.. آخر کو تم میری محبت ہو گا۔" وہ آہستہ سے بولا تھا اور اسے کھینچ کر اپنے کمرے کی جانب لے گیا تھا۔
اس کی باتیں سن کر شمع کا خون خشک ہونے لگا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حسن... نہیں پلیز نہیں... " وہ صرف اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

جبکہ حسن اس کی پکار سے بے نیاز کمرے کا دروازہ کھولتے اسے لے کر اندر کی جانب بڑھا تھا۔

"بیٹھو یہاں... میں آتا ہوں۔" وہ اسے بیڈ پر بٹھاتا بولا تھا۔ اب کی بار اس کے لہجے میں غصے کا شائبہ تک نہ تھا۔

اسے وہاں چھوڑ کر وہ خود ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔ جبکہ شمع اپنی انگلیاں چٹانے لگی تھی۔

اپنے بھائی اور امی کا سوچ کر اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا تھا۔

"برائی کا ساتھ دینے کا کچھ ایسا ہی انجام ہوتا ہے۔" اس کے اندر سے آواز آئی تھی۔

"میں آگیا ڈیر... امید ہے آج کی رات تمہاری بہت اچھی گزرے گی.. اور اس کو تم کبھی نہیں بھول پاؤ گی۔"
حسن کی بات پر شمع نے سر اٹھایا تھا لیکن اس کے ہاتھ میں موجود چیز دیکھ کر اس کی چیخ نکل گئی تھی۔

دریہ کی آنکھ کھلی تو پہلے تو کچھ لمحے اسے اندازہ ہی نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں ہے۔ ذہن پر زور ڈالتے کچھ دیر بعد اسے سب یاد آچکا تھا۔

اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر محسوس کرنا چاہا تھا لیکن اس کو معلوم ہو گیا کہ اس کی اولاد اس دنیا میں نہیں رہی۔

آنسو کا ایک قطرہ اس کا گال بھگو گیا تھا۔

اس نے ارد گرد دیکھا تو احمر ایک کرسی پر سویا نظر آیا۔

اس کے انداز سے ظاہر تھا کہ وہ کتنا ان کفر ٹیبل ہے۔ کرسی کے پچھلے حصے پر کشن رکھ کر اس نے اسے تکیہ بنایا ہوا تھا۔

دریہ کو بے اختیار ہی اس پر پیار آیا تھا۔

"احمر.. اس نے ہولے سے پکارا تھا۔

اس نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جسم سے جان ختم ہو گئی ہو۔ ایک ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی جس کی وجہ سے وہ اٹھ نہیں پارہی تھی۔

دوسرے ہاتھ سے اس نے قریب پڑا گلاس اٹھانا چاہا تھا لیکن ہاتھ ہی نہیں پہنچ پایا تھا۔

"احمر.... اس نے دوبارہ آواز دی تھی۔

اب کی بار احمر آنکھیں مستلایدھا ہوا تھا۔ پھر دریہ کی جانب دیکھنے لگا تھا۔

دریہ کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر اس کی ساری نیند اڑ گئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم ٹھیک ہونا دریہ... وہ ایک جست میں اٹھ کر اس کے پاس پہنچا تھا۔

دریہ نے سر ہلا دیا تھا۔

"پانی... وہ بولی تھی۔

احمر نے اچھا کہتے ہوئے اس کو سہارا دے کر بٹھایا تھا۔

پھر پانی کا گلاس اس کے منہ سے لگایا تھا۔

"کہیں درد تو نہیں ہو رہا۔" پانی کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اس نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔
دریہ نے نفی میں سر ہلادیا تھا۔ لیکن اپنے آنسوؤں کو بہنے سے ناروک سکی تھی۔

"دریہ... شش.. چپ ہو جاؤ۔ کیا ہوا ہے؟" وہ اس کے قریب بیٹھتے بولا تھا۔

"احمر.. ہمارا بچہ۔" دریہ اس کے کندھے پر سر رکھے رو دی تھی۔

ایک لمحے کو احمر چپ ہو گیا تھا۔

"دیکھو دریہ... وہ اللہ کی مرضی تھی۔ ہم انسان کچھ نہیں کر سکتے... اور اللہ نے چاہا تو وہ ہمیں دوبارہ اپنی نعمت سے نواز دے گا... تم پریشان مت ہو۔" دریہ کا بازو تھپکتا وہ اسے تسلی دے رہا تھا۔

حالانکہ یہ بات سوچ کر اس کا اپنا دل بھی روتا تھا۔

"عمیر.. بیٹا دروازہ کافی دیر سے کج رہا ہے.. دیکھو تو سہی کون ہے؟" انمتا بیگم ناشتے کے برتن کچن میں رکھتے بولی تھیں۔

عمیر سر ہلاتا باہر کی جانب بڑھتا تھا۔

"ارے کہاں مر گیا تھا تو.. کتنی دیر سے مجھ بوڑھی جان کو باہر کھڑا کیا ہوا ہے۔" عمیر کے دروازہ کھولنے پر دادی اسے غصے سے گھورتے بولی تھیں۔ پھر اسے ایک طرف کرتے اپنی لاٹھی کے سہارے اندر کی جانب بڑھی تھیں۔



www.kitabnagri.com

"منصور بھائی.. یہ کیا؟" عمیر نے حیرت سے منہ کھولے پوچھا تھا۔

"تمہارے سامنے ہے سب.. جانتے تو ہو دادی کو..."

میں نے انہیں کچھ نہیں بتایا.. نامی بابا کو.. ویسے میں ابھی ہسپتال ہی جا رہا ہوں.. در یہ سے ان کی بات کروادوں گا.. تم سنبھالو دادی کو۔" منصور بول کر واپس مڑا تھا۔

"اندر تو آجائیں بھائی.. عمیر بولا تھا۔

"نہیں... میں بس ابھی ہسپتال جاؤں گا... پھر واپس.. کیونکہ بابا سے اکیلے سب نہیں سنبھالا جائے گا۔" منصور اس کا شانہ تھپتھپاتا بولا تھا۔

"ویسے آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔" عمیر کا اشارہ دادی کو لانے کی جانب تھا۔

"یار اب تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہوتی ہیں... اس لیے وہ تم پر غصہ کرتی ہیں۔ خیر میں چلتا ہوں۔ اللہ حافظ۔"

"اللہ حافظ بھائی.. "وہ کہہ کر دروازہ بند کر کے اندر کی جانب بڑھا تھا۔

"دریہ... نی دریہ کہاں ہے تو؟" دادی اندر بڑھتے ہوئے اونچی آواز میں بولی تھیں۔

www.kitabnagri.com

"یہ کون ہیں؟" منہا نے انہیں دیکھ کر سوچا تھا۔

"لڑکی.. کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو؟" دادی نے منہا کو دیکھ کر کڑے تیوروں سے استفسار کیا تھا۔

"مم میں.. "منہا کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہ کیا کہے۔

"ارے عمیر کون آیا تھا..." "انمتا بیگم کہتے ہوئے کچن سے نکلی تھیں۔

لیکن دادی کو دیکھ کر ایک لمحے کو چونک گئی تھیں۔

"انمتا تم..." "دادی آہستہ سے بولی تھیں۔

اتنے میں عمیر بھی دروازہ بند کر کے اندر آچکا تھا۔

"السلام علیکم اماں..." "انمتا بیگم نے پہل کی تھی۔

"وعلیکم السلام..." "وہ کہتے ہوئے قریب پڑے صوفے پر بیٹھ گئی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیسی ہیں دادی...؟" "عمیر ان کے قریب بیٹھتے بولا تھا۔

جس پر انہوں نے اس کا کان زور سے پکڑ لیا تھا۔

"جب میں نے تجھے کہا تھا کہ جاتے ہی دریہ سے میری بات کروانا تو تمہیں سمجھ کیوں نہیں آئی.. "انہوں نے

کان پر مزید زور لگاتے کہا تھا۔

"آہ دادی... کان تو چھوڑیں.. "وہ مصنوعی درد کا اظہار کرتے بولا تھا۔

"قد تیرا نالبا ہو گیا ہے... لیکن عقل گوڈے وچ ہی ہے۔" انہوں نے کہہ کر کان چھوڑ دیا تھا۔
منہا کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی جسے وہ چھپا کر اندر کی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"دادی... دریہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی.. اس لیے بات نہیں کروائی۔ ابھی بھی وہ ہسپتال میں ہے۔ احمر بھائی
بھی اس کے پاس ہیں۔" عمیر بولا تھا۔



"ہائے میری دریہ... کیا ہوا ہے اسے؟" دادی نے بے قراری سے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں... بس سیڑھیوں سے گر گئی تھی۔" عمیر بولا تھا۔

"اٹھ اور نکال گاڑی... مجھے ہسپتال لے کر چل۔" دادی نے حکم صادر کیا تھا۔

"میں نے احمر کے لیے ناشتہ بنایا تھا... میں بھی چلتی ہوں۔"

انمتا بیگم نے کہا تھا۔

دادی بس انہیں دیکھ کر رہ گئی تھیں۔

"دادی.. میں آپ کو لے کر تو جا رہا ہوں.. لیکن پلینز وہاں پر کوئی ہنگامہ مت کیجیے گا۔ وہاں اور بھی مریض ہوتے ہیں.. آپ سمجھ رہی ہیں نا۔" عمیر گاڑی ڈرائیو کرتے بولا تھا۔

"چپ کر کھوتے... اب تو مجھے سمجھائے گا۔ آگے دیکھ کر گاڑی چلا۔" دادی نے اس کی طبیعت صاف کی تھی۔

"میں تو اس لیے کہہ رہا تھا کہ وہاں جا کر زیادہ رونا دھونا مت مچائیے گا.. نہیں تو ہسپتال والے نکال دیں گے.."

www.kitabnagri.com

عمیر تیزی سے بولا تھا۔

"چھوٹوں کی کوئی عزت ہی نہیں ہوتی.. وہ بڑبڑایا تھا۔

اس کی بات پر پچھلی سیٹ پر بیٹھی انمتا بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

منہا ارد گرد سے بے نیاز کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھی۔

"نی انمتا... یہ کڑی تیری کیا لگتی ہے۔" دادی نے کب سے اپنے ذہن میں گھومتا سوال پوچھا تھا۔

"اماں... یہ وجاہت بھائی کی بیٹی ہے۔" انہوں نے جواب دیا تھا۔

"اچھا... ویسے کوئی رشتہ وشتہ دیکھا ہے اس کے لیے۔" دادی نے پوچھا تھا۔

"نہیں اماں... ابھی تک تو نہیں دیکھا۔" انمتا بیگم نے ایک نظر منہا پر ڈالی تھی جو خود کو لاپرواہا ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"چلو.. اللہ نصیب چنگے کرے۔" دادی نے دعادی تھی۔

"آمین.. انمتا بیگم نے صدق دل سے کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"ویسے دادی پہنچنے والی ہوں گی... جلدی اسے ختم کرو۔" احمد دریہ کو دلیہ کھلاتے بولا تھا۔

"یار... یہ نہیں اچھا۔ مجھے کچھ مزے دار سا کھانا ہے۔ پلیز احمر..."

نہیں تو اس بد ذائقہ کھانے کو کھا کر میں مر جاؤں گی۔ "دریہ خفگی سے بولی تھی۔

"ایک تھپڑ لگاؤں گا... بہت شوق ہے نامرنے مارنے کی باتیں کرنے کا۔" احمر تیزی سے بولا تھا۔

"نہیں کھانا مجھے.. لے جائیں۔" دریہ رخ موڑتے ہوئے بولی تھی۔

احمر ایک دم نرم پڑا تھا۔

"اچھا سوری... چلو جلدی سے اسے ختم کرو۔ تمہاری صحت کے لیے بہت ضروری ہے.. کتنی کمزور ہو گئی ہو۔ اور اگر یہ ختم کرو گی تو میں ڈاکٹر سے پوچھ کر تمہیں آئس کریم لادوں گا۔" احمر اسے پچکارے ہوئے بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پکا..." دریہ ابھی بھی بے یقین تھی۔

"پکا.." احمر نے چیخ اس کے منہ کی جانب بڑھایا تھا۔

دریہ نے بھی منہ بناتے کھا لیا تھا۔

"ویسے اپنے امی ابو سے بات کرنے کے بعد تم کافی بہتر لگ رہی ہو.. تمہاری رہی سہی طبیعت دادی ٹھیک کر دیں گی۔" احمر نے اسے ڈرانا چاہا تھا۔

"آپ زیادہ ڈرامے نا کریں.. دادی مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہیں.. اس لیے آپ جلتے ہیں۔" دریا بولی تھی۔

"ذرا دوبارہ بتانا کہ کون جلتا ہے؟" احمر نے دوبارہ چچ اس کی جانب بڑھایا تھا۔

"آپ.. " دریا نے شرارت سے کہا تھا۔

"دیکھو... میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں.. ایک دفعہ ٹھیک ہو جاؤ... پھر صحیح سے تمہاری خبر لوں گا۔" احمر منہ بناتے بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

باتوں ہی باتوں میں وہ اسے پورا دلیہ کھلا چکا تھا۔

"ویسے آپ بھی کتنے گھنے ہیں... کبھی اپنی امی کے متعلق پتا ہی نہیں چلنے دیا.. " دریا بولی تھی۔

"ابھی آنے والی ہوں گی وہ... پھر مل لینا.. " احمر نے خالی باؤل ایک جانب رکھا تھا اور خود اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"مجھے گھر جانا ہے احمر.. "دریہ بولی تھی۔

"ڈاکٹر نے کہا ہے کہ کل شام میں ڈسچارج کریں گے.. آج تو یہیں رکنا پڑے گا۔" احمر اس کا گال سہلاتے بولا تھا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور اندر داخل ہونے والوں میں سب سے پہلا شخص عمیر تھا۔

"ویسے بھائی.. بندہ جگہ کا ہی لحاظ کر لیتا ہے۔" عمیر شرارت سے بولا تھا جس پر احمر نے اپنا ہاتھ آہستہ سے پیچھے کیا تھا اور عمیر کو گھوری سے نوازا تھا۔

"ہائے میری بچی... کیا حال ہو گیا ہے تیرا... "دادی فوراً ہی آگے بڑھی تھیں۔

"اف.. اتنا سامنہ نکل آیا ہے میری بچی کا۔" دادی اس کے قریب بیٹھتی بولی تھیں۔

www.kitabnagri.com

احمر اٹھ کر ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا تھا۔

"کیسی ہو دریہ.. میں احمر کی امی ہوں۔" انمنا بیگم نے آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوما تھا۔

"بالکل ٹھیک.. "دریہ نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

منہانے بھی سلام کیا تھا۔

"او عمیر... گھر جا کر میرے سامان سے پنیری نکال کر لا... میں اپنی دریہ کو کھلاؤں.. بیماری نے تو میری بچی کی جان ہی نچوڑ لی ہے۔ دیکھو ذرا بالوں کا کیا حال ہو گیا ہے.. "دادی فکر مندی سے بولی تھیں۔

"میں ٹھیک ہوں دادی... "دریہ ان کے ہاتھ تھامتے بولی تھی۔

"اچھا می... دادی..

میں ذرا تھانے جا رہا ہوں۔ آپ لوگ دریہ کا خیال رکھیے گا۔ اور اگر کوئی مسئلہ ہو تو مجھے کال کر لیجیے گا۔ "احمر بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"خیر ناں جاپتر.. "دادی نے کہا تھا۔
"اچھا خدا حافظ... "احمر کہتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"گڈ مارنگ جانم.. "حسن شمع کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

"آہ... "اس کی سسکی نکلی تھی۔

"اوہ... لگتا ہے زیادہ درد ہو رہا ہے... ٹھہرو میں آنٹنمنٹ لاتا ہوں۔ "حسن مصنوعی فکر مندی سے بولا تھا اور بیڈ سے نیچے اتر اٹھا۔

شمع نے آنکھیں میچ لی تھیں۔

حسن نے ٹیوب کھول کر تھوڑی سی دوا انگلی پر نکالی تھی اور پھر شمع کے چہرے پر لگانے لگا تھا کہ شمع نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور کروٹ لے کر رخ موڑ لیا۔

"ہا ہا ہا.. اچھا طریقہ ہے ناراضگی کے اظہار کا.. لیکن مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ "آخری بات سنجیدگی سے کہہ کر وہ ڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ شمع بے آواز رونے لگی تھی۔

"خدا کرے تم مر جاؤ حسن... "وہ نفرت سے بولی تھی۔

کچھ دیر بعد حسن باہر نکلا تھا۔ شمع کو ہنوز لیٹا دیکھ کر وہ چلتے ہوئے اس تک آیا تھا۔

"کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تم یہ سب کر کے...؟ کہ تم پر ظلم ہو رہا ہے۔ نہیں شمع... یہ اس سب کی سزا ہے جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے۔" حسن اس کے بال جکڑتا پھنکا رہا تھا۔

"اور اب یہ سزا تم روز بھگتو گی... تم خود اپنے لیے موت مانگو گی شمع لیکن میں تمہیں مرنے بھی نہیں دوں گا... یاد رکھنا۔" وہ ایک جھٹکے سے اس کے بال چھوڑتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

اور جانے سے پہلے کمرے کا دروازہ لاک کرنا نہیں بھولا تھا۔

شمع تھکے تھکے قدم اٹھاتے شیشے کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔ چہرے پر جگہ جگہ لگائے گئے کٹس واضح تھے۔ اور سگریٹ سے جلائے جانے والے نشان چہرے کو مزید بھدا بنا رہے تھے۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

Kitab Nagri

اسے بے ساختہ وہ لڑکیاں یاد آئی تھیں جنہیں اس نے بیچا تھا... جن کی ویڈیوز بنا کر وہ انہیں بلیک میل کرتی تھی۔ کہنے کو تو وہ یہ سب حسن کی محبت میں کر رہی تھی لیکن کسی مظلوم کی بددعا لینے والا بھی بھلا کبھی خوش رہا ہے۔

"ہاں شیرازی... کیا بات ہے۔ رپورٹ تو بدلوادی نا.." حسن نے گاڑی ڈرائیو کرتے فون پر کسی سے پوچھا تھا۔

"جی سر... کروادی ہے۔ اب کورٹ میں یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ آپ کو ایک عرصے سے دل کا عارضہ ہے.. اور آپ کو علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت بھی مل جائے گی۔" سپیکر سے آواز ابھری تھی جس پر حسن کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"تو نے تو خوش کر دیا.. اب ایک آخری کام بھی کر دے.."

منہانام کی لڑکی ہے.. ایڈریس میں تمہیں بھیجتا ہوں.... اس کے ساتھ....." وہ دھیرے دھیرے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے اسے کچھ کہہ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"سر... میں نے نقلی رپورٹ کی جگہ واپس اصلی رپورٹ رکھوا دی ہے۔" مجید اندر داخل ہو کر اس کے ٹیبل پر ایک فائل رکھتے بولا تھا۔

"اور یہ کیا ہے؟" احمر نے سر اٹھا کر پوچھا تھا۔

"یہ نقلی رپورٹ ہے۔"

"ہمم.. وہ حسن جاہ سمجھا تھا کہ ہم آنکھیں بند کیے بیٹھے ہیں۔ اور اس کا جو دل کرے گا وہ ویسا کر پائے گا... لیکن ابھی وہ مجھے جانتا نہیں ہے۔" احمر سر دلچے میں بولا تھا۔

"سر اس خیام کا کیا کرنا ہے؟" مجید نے پوچھا تھا۔

"انکاؤنٹر کروادو.. " احمر بولا تھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دریہ انتظار کر رہی ہو گی.. " وہ سوچتا ہوا باہر کی جانب بڑھا تھا۔

"اگر کوئی مسئلہ ہو تو مجھے کال کروادینا... " احمر مڑ کر بولا تھا اور پھر باہر نکل گیا تھا۔

احمر ہسپتال پہنچ کر دریہ کے کمرے میں داخل ہوا تو ایک لمحے کے لیے ٹھہر سا گیا تھا۔ عمیر کی کسی بات پر دریہ مسلسل ہنس رہی تھی اور عمیر کو مسلسل چپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ وہ دروازے کے قریب کھڑا ہو کر گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

"لو آگئے احمر.. میں ان کو تمہاری شکایت لگاتی ہوں۔" دریہ احمر کو دیکھ کر بولی تھی۔ مسلسل ہنسنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

"ہاں بھئی... کیوں میری بیوی کو تنگ کر رہے ہو؟" احمر آگے بڑھتا ہوا بولا تھا۔
"کیسی طبیعت ہے اب؟" دریہ کے سر ہانے کھڑے ہو کر اس نے آہستہ سے پوچھا تھا۔
"بالکل ٹھیک ہوں میں.. " دریہ مسکرا کر بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

"بھائی.. ویسے آپ کی بیوی بہت ناشکری ہے.. ایک تو آدھے گھنٹے سے اسے انٹرٹین کر رہا ہوں اور یہ میری ہی شکایت لگا رہی ہے۔ اسٹس ناٹ فیئر دریہ۔" عمیر منہ بناتا بولا تھا۔
وہاں موجود سب لوگوں کے چہرے پر دبی دبی مسکان تھی۔

"احمر... یہ مسلسل آپ کی نقل... "دریہ نے کچھ کہنا چاہا تھا کہ عمیر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔
"میں تو انہیں اپنے آفس کی باتیں بتا رہا تھا۔" وہ کھسیا کر بولا تھا۔

اور ایک تنبیہی نظر دریہ پر ڈال کر اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا تھا۔

"تم تو چپ رہو... تم بتاؤ دریہ کیا کہہ رہا تھا یہ..؟" احمر نے مسکراہٹ دباتے پوچھا تھا۔
"کچھ نہیں... ویسے میں یہ سوچ رہی تھی کہ ہمارے خاندان میں اس جیسا مسخرہ کیسے پیدا ہو گیا۔" دریہ شرارتی نگاہوں سے عمیر کو دیکھتے بولی تھی۔

"تم صبح احمر کو جانے دو... پھر میں بتاؤں گا۔" عمیر نے آہستہ سے کہا تھا۔
"دیکھ لیں احمر.. آپ کے سامنے دھمکی دے رہا ہے۔" دریہ معصوم شکل بنائے بولی تھی۔
www.kitabnagri.com

"اچھا بس... بند کرو یہ لڑائی۔" احمر کو بولنے کے لیے منہ کھولتا دیکھ کر دادی نے کہا تھا۔
"اچھا دادی.. آپ سب گھر چلے جائیں۔ میں رات میں دریہ کے ساتھ رک جاتا ہوں۔" احمر بولا تھا۔

"لیکن بیٹا.. تم کل بھی رکے تھے نا.. آج ہم میں سے کوئی رک جائے گا. تم گھر چلے جاؤ." انمتا بیگم نے کہا تھا.

"نہیں امی... میں بالکل ٹھیک ہوں." احمر بولا تھا. انمتا بیگم نے بھی سر ہلا دیا تھا.

کچھ دیر میں سب لوگ واپس گھر کی جانب روانہ ہو چکے تھے.

"ویسے ہماری فیملی کتنی بڑی نعمت ہوتی ہے نا.. ہمارے ہر دکھ سکھ میں ہمارے ساتھ ہوتی ہے.. اور خاص طور پر عمیر.. وہ جانتا تھا کہ میں دکھی ہوں. اس لیے ہنسا ہنسا کر پاگل کر دیا مجھے." دریاہ پر سوچ انداز میں بولی تھی.

"اسی لیے عمیر کو تمہارے پاس چھوڑ کر گیا تھا." احمر ہنستے ہوئے بولا تھا.

"چلو اب لیٹ جاؤ.. کافی دیر ہو گئی ہے. مجھے صبح کورٹ بھی جانا ہے." احمر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے بولا تھا.

"آپ یونیفارم تو چینج کر لیتے.. دریاہ اس کی وردی پر ہاتھ پھیرتے بولی تھی.

"نہیں.. میں بالکل ایزی ہوں..." احمر بولا تھا.

کچھ دیر میں دریہ سوچکی تھی۔ احمر نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے بالوں سے نکالا تھا اور سامنے موجود صوفے پر جا بیٹھا تھا۔

دریہ کو تکتے تکتے وہ بھی نیند کی وادی میں کھو گیا تھا۔

احاطہ عدالت میں اس وقت خوب چہل پہل تھی۔

"شیرازی... تجھے یقین ہے نا کہ آج مسئلہ حل ہو جائے گا... دیکھ میں جلد از جلد اس ملک سے نکلنا چاہتا ہوں۔ صرف تیرے کہنے پر میں ان قانونی چکروں میں پڑا... نہیں تو کب کا بھاگ چکا ہوتا۔" حسن فکر مندی سے بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ارے بھائی فکر مت کریں.. آپ سمجھیں کہ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ یہ تو صرف ایک فارمیٹی ہے۔" وکیل نے اسے تسلی دی تھی۔

"میں کل رات بھی گھر نہیں گیا... بار میں ہی تھا۔ ویسے سمین بہت خوبصورت ہے۔" حسن کمینگی سے بولا تھا۔

"دیکھا باس.. میں نے کہا تھا نا کہ وہ آپ کو خوش کر دے گی۔" شیرازی ہولے سے بولا تھا۔

"اچھا... جو میں نے دوسرا کام کہا تھا وہ کب تک کرے گا۔" حسن بولا تھا۔

"بھائی..... میں نے ایک بندے کو کہہ دیا ہے۔ موقع محل دیکھ کر وہ آپ کا کام کر دے گا۔" شیرازی آگے پیچھے دیکھتا سرگوشیانہ انداز میں بولا تھا۔
حسن کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی۔

"بہت خوش ہو لیا تم نے منہابی بی... اب تیار ہو جاؤ۔ اپنی بربادی کے لیے۔" اس نے دل میں سوچا تھا۔

"بھائی.. پیشی کا وقت ہو گیا ہے۔ چلتے ہیں۔" شیرازی بولا تھا۔

"ہاں چلو.. " حسن اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔

"حسن جاہ... ان رپورٹس کے مطابق تو آپ کو دل کی کوئی بیماری نہیں ہے پھر جھوٹ بولنے کا کیا مقصد تھا... کیا سزا سے بچنا؟" جج کے سوال پر حسن ایک لمحے کو گڑبڑا گیا تھا۔

"لیکن سر.. شاید کسی نے یہ رپورٹ بد لوادی ہے۔" حسن کے وکیل نے کمزور سی دلیل دی تھی۔

"آبجیکشن می لارڈ... میرے محترم دوست صرف سزا سے بچنے کی خاطر یہ حیلے بہانے کر رہے ہیں... میری معزز عدالت سے یہ درخواست ہے کہ اس کیس کو مزید التوا میں ناڈالا جائے اور آج ہی فیصلہ سنا دیا جائے۔" احمر کے وکیل نے کہا تھا۔

دور کھڑے احمر کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بٹ سر... یہ میرے موکل پر الزام لگا رہے ہیں۔" شیرازی بولا تھا۔

" The court is adjured for half an hour... "

جج صاحب بول کر اپنی نشست سے اٹھ چکے تھے۔

"مبارک ہوا احمر بھائی... دیکھیے گا آدھے گھنٹے بعد فیصلہ ہمارے حق میں ہی ہو گا۔" مجید بولا تھا۔

"ان شاء اللہ..." احمر نے گہرا سانس لے کر کہا تھا۔

"یہ کیا کیا تو نے... میں نے منع کیا تھا نا..."

اب یاد رکھنا کہ اگر میں جیل گیا تو تو بچے گا تو بھی نہیں.. "شیرازی کے قریب آنے پر حسن پھنکارا تھا۔
پھر اپنی نظریں مجید سے بات کرتے احمر پر گاڑی تھیں۔

"یہ ایس پی بہت پھدک رہا ہے نا.... اس کو بھی مزہ اچکھا دوں گا۔ مجھے ابھی تم سب جانتے نہیں ہو۔" حسن اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غصے کی شدت سے وہ پاگل ہو رہا تھا۔

"بھائی ریلیکس.. "شیرازی ڈر کر بولا تھا۔

"مجھے سزا نہیں ہونی چاہیے شیرازی... ورنہ کوئی بھی نہیں بچے گا۔" حسن پھنکارا تھا۔

اتنے میں عدالت کی کاروائی دوبارہ شروع ہو چکی تھی۔

"تمام ثبوتوں اور گواہوں کے بیانات کی روشنی میں عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ حسن جاہ مجرم ہے۔ قانون کے مطابق عدالت حسن جاہ کو بیس سال قید با مشقت کی سزا سناتی ہے۔"

ساتھ ہی پولیس کو بھی حکم دیا جاتا ہے کہ ان کی تمام پراپرٹی کو حکومتی تحویل میں دے دیا جائے۔ اور ان کے گینگ کی باقیات کا بھی مکمل صفایا کیا جائے۔"



جج صاحب فیصلہ سنا چکے تھے۔

"اوئے جج... تو ابھی مجھے جانتا نہیں ہے.. اپنا فیصلہ واپس لے لے.. نہیں تو تو اور تیرا خاندان.. سب کو نیست و نابود کر دوں گا۔" حسن چیخا تھا۔

شیرازی اسے مسلسل چپ رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

جبکہ احمر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"یہ اپنا دشمن خود ہے.. "مجید احمر کے کان میں بولا تھا۔

"اور ایس پی... تجھے بھی نہیں بخشوں گا۔" حسن احمر کی جانب اشارہ کرتے بولا تھا۔

"عدالت پولیس کو حکم دیتی ہے کہ مجرم کو قابو میں رکھا جائے۔" جج صاحب بولے تھے۔

پولیس حسن کو وہاں سے لے گئی تھی لیکن وہ مسلسل کچھ ناکچھ بول رہا تھا۔
شیرازی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔



یارائے گفتگو نہیں آنکھوں میں دم نہیں

یہ خامشی بھی عرض تمنا سے کم نہیں

ویران کس قدر ہے گزر گاہ آرزو

اس رہ گزر میں کوئی بھی نقش قدم نہیں

قائم رہی جنوں میں بھی اک وضع احتیاط

دل خون ہو گیا ہے مگر آنکھ نم نہیں
دل ہے جمال یار کی لذت سے فیضیاب
اس آنسہ میں کوئی بھی تصویر غم نہیں
حافظ اک اضطراب مسلسل ہے زندگی
اس منزل وفا میں کہیں پیچ و خم نہیں

حسن کو گئے ہوئے پورا دن گزر چکا تھا۔ شمع کا اب کمرے میں دم گھٹنے لگا تھا۔
جانے سے پہلے حسن ملازمین کو بھی چھٹی دے کر گیا تھا۔

Kitab Nagri

"کیا حسن بھول گیا ہے کہ وہ مجھے کمرے میں بند کر کے گیا ہے؟" شمع نے سوچا تھا۔

بھوک کی وجہ سے اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ آخر کو صرف پانی پر وہ کب تک زندہ رہ سکتی تھی۔
وہ مدد کے لیے چلا کر بھی دیکھ چکی تھی لیکن اس کی آواز حویلی کی دیواروں سے ٹکرا کر واپس آ جاتی تھی۔

مسلسل چیخنے سے اس کا گلابیٹھ چکا تھا۔

"شاید یہ سب میرے گناہوں کی سزا ہے۔ لیکن میں یوں تڑپ تڑپ کر نہیں مر سکتی۔" وہ ایک فیصلے پر پہنچ چکی تھی۔

دیوار کا سہارا لے کر اٹھتے ہوئے اس نے الماری کا دروازہ کھولا تھا۔

اندر سے ایک ڈبی نکال کر اس نے تمام گولیاں اپنی ہتھیلی پر ڈالی تھیں۔
ایک گہری سانس لے کر وہ تمام گولیاں نگل چکی تھی۔

وہ بزدل تھی جس نے حالات کا مقابلہ کرنے کی بجائے موت کو ترجیح دی تھی۔ اس کے لیے بہت سے دروازے کھلے تھے۔ وہ چاہتی تو توبہ کر سکتی تھی۔ اللہ کو مناسکتی تھی۔ لیکن اس نے حرام موت مرنے کو بہتر سمجھا۔ وہ صرف بزدل ہی نہیں بے وقوف بھی تھی جو خالی ہاتھ اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔ کاش وہ اپنے لیے کچھ زاد راہ جمع کر لیتی۔

"انمتا... مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" ہسپتال سے واپس گھر پہنچنے کے بعد دادی ان کے کمرے میں آکر بولی تھیں۔

"جی اماں کہیں... " انہوں نے ایک نظر منہا پر ڈالی تھی جو کپڑے تہہ کرنے میں مصروف تھی۔

"مجھے تم سے معافی مانگنی ہے... احمر کو تم سے دور رکھنے کی۔ مجھے معاف کر دو۔ انجانے میں میں اپنے بیٹے کی موت کا قصور وار تمہیں سمجھنے لگی تھی۔" دادی پشیمانی سے بولی تھیں۔

"انہیں اب معافی کی یاد آئی ہے.. جب انا اتنے سال اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے تڑپتی رہیں تب انہیں احساس کیوں نہیں ہوا۔" منہا صرف سوچ ہی سکی تھی۔

"ارے اماں کیسی باتیں کر رہی ہیں.. آپ میری بڑی ہیں۔ اور بڑے چھوٹوں سے معافی نہیں مانگا کرتے.. جو ہو چکا اسے بھول کر آگے بڑھ جائیں۔" انمتا بیگم نے ان کے ہاتھ تھامتے کہا تھا۔

"تمہارا ظرف بہت بڑا ہے انمتا... " دادی نے اپنے آنسو نکالتے کہا تھا۔

ایک ہفتے بعد...

"مجید... گھر کی اچھے سے تلاشی لے لینا۔ ویسے تو یہ گھر منہا کے نام ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ حسن نے یہاں کوئی گڑبڑ کر رکھی ہو۔ خیر تم اچھے سے تلاشی لے لو۔" احمر دروازے سے اندر داخل ہوتے بولا تھا۔

"سر.. گھر میں عجیب سی سمیل ہے۔ جیسے کسی لاش کے گلنے کی ہو۔ کیا آپ کو محسوس ہوئی ہے؟" مجید بولا تھا۔

"ہاں.. ہو تو رہی ہے۔ تم جا کے دیکھو ذرا۔" احمر پر سوچ انداز میں بولا تھا۔

"سر... مجھے لگ رہا ہے کہ اس کمرے میں لاش ہے.. لیکن یہ دروازہ لاکڈ ہے۔" مجید نے دوسری منزل سے احمر کو آواز دے کر کہا تھا۔

اس کی آواز پر احمر سیڑھیاں چڑھتا اوپر پہنچ گیا تھا۔

"توڑ دو دروازہ۔" احمر بولا تھا۔

مجید نے دروازے کے کی ہول میں فائر کیا تو ایک جھٹکے سے لاک ٹوٹ گیا تھا۔

"یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے۔ اس کا چہرہ بھی مسخ ہے۔" مجید نے اپنا ماسک پہنتے پوچھا تھا کیونکہ کمرے میں بہت بو پھیلی ہوئی تھی۔

"پتا نہیں.. "احمر نے ماسک پہنتے کہا تھا۔

"جو کوئی بھی ہے... اس کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوادو۔ پتا چل جائے گا کہ کون ہے۔؟" وہ ایک نظر شمع پر ڈالتا باہر نکل گیا تھا۔



اے زندگی تجھے کیا کہوں

میرے ساتھ تو نے کیا کیا

جہاں آس کا کوئی دیا نہیں

مجھے اس نگر پہنچا دیا

نہ میں بڑھ سکوں

نہ میں رک سکوں

نہ ہی دل کی بات سمجھ سکوں

نہ کسی کو کچھ بھی کہہ سکوں

تجھے کیا کہوں تو نے کیا کر دیا

مجھے منزلوں کی خبر تو دی

پر راستوں کو الجھا دیا

اے زندگی تجھے کیا پتا

یہاں کس نے کس کو گنوا دیا

اے زندگی تجھے کیا کہوں

میرے ساتھ تو نے کیا کیا..



منہا اپنی سوچوں میں گم لاؤنج میں بیٹھی ہوئی ٹی وی کی تاریک سکرین کو گھور رہی تھی۔

"آپ ہر وقت اتنی اداس کیوں رہتی ہیں؟" عمیر اس کے سامنے آکر بیٹھتا بولا تھا۔

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔" منہا کہہ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"اور پروقت سڑی ہوئی بھی رہتی ہیں۔" عمیر نے اضافہ کیا تھا۔

"جناب.. میں سڑی ہوئی نہیں رہتی بلکہ اپنی حدود سے واقف ہوں۔ آپ کے لیے بہتر ہے کہ دور رہیں مجھ سے۔" منہا تلخی سے بولی تھی۔

"اوکے... آپ ایک مرتبہ ٹھنڈے دماغ سے میری بات سن لیں۔" عمیر بھی کھڑا ہو گیا تھا۔

"آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں... میں آپ سے فلرٹ کرنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ بلکہ میں آپ سے اجازت لینا چاہ رہا ہوں.. کیونکہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" عمیر نے آنکھیں بند کر کے تیزی سے بولا تھا۔

ایک لمحے کو منہا چپ رہ گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

"میں امی اور دادی سے جلد ہی بات کروں گا۔" عمیر نے مزید کہا تھا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے... کیونکہ آپ میری جانب سے انکار ہی سمجھیے۔ آپ میرے بارے میں بہت سی باتیں نہیں جانتے اس لیے ایسا کہہ رہے ہیں... اور کچھ بھی ہو.. میں آپ سے تو کیا کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتی.. "منہا سر دلہے میں اپنی بات کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

یہ تو تیکھی مرچ ہے.. کیا بنے گا تیرا عمیر.. "وہ واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑایا تھا "

"چھپچھورا کہیں کا..... کیسے کہہ رہا تھا کہ شادی کرنا چاہتا ہوں۔

حالانکہ میں سوچ رہی تھی کہ اس دن تھپڑ مارنے والی بات پر سوری کر لوں.. لیکن بالکل ٹھیک کیا تھا میں نے.. اسی قابل ہے یہ۔ "منہا نے اپنے کمرے کی جانب بڑھتے سوچا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"انا... میں چاہ رہی ہوں کہ حویلی بیچ دی جائے۔ "منہا امنتا بیگم سے مخاطب ہوئی تھی جو سونے کی تیاری کر رہی تھیں۔

"بھلا کیوں؟" انمتا بیگم کو اس کی عقل پر شبہ ہوا تھا۔

"میں کب تک احمر صاحب پر بوجھ بنی رہوں گی.. ویسے بھی میرا رزلٹ آنے والا ہے۔ میں چاہ رہی ہوں کہ اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کروں۔" منہا پر زور انداز میں بولی تھی۔

"منہا... تم بے شک پڑھائی کرو۔ احمر کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا.. لیکن میرے خیال سے حویلی نیچے والی بات مناسب نہیں۔ ہاں ہم اسے کرائے پر لگا سکتے ہیں۔" انمتا بیگم نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔

"چلیں یہ بھی سہی ہے.. آپ کے تو وہ بیٹے ہیں... لیکن مجھے ان کا احسان لینا پسند نہیں ہے۔" منہا ضدی لہجے میں بولی تھی۔



"بالکل پاگل ہو تم... اب سو جاؤ... میں صبح میں احمر سے بات کروں گی....." انمتا بیگم نے کہا تھا جس پر منہا نے سر ہلا دیا تھا۔

"آج اتنی دیر کیوں کر دی؟" احمر کے اندر داخل ہوتے ہی دریہ بولی تھی۔

"بندہ کوئی سلام دعا ہی کر لیتا ہے... میں آتا ہوں اور تمہاری توپیں تیار ہوتی ہیں۔" احمر نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"السلام علیکم..!" دریہ جھٹ بولی تھی۔

"وعلیکم السلام..!" احمر بیڈ پر بیٹھتا اپنے شوز اتانے لگا تھا۔

"دیر اس لیے ہو گئی کہ آج منہا کی حویلی جانا پڑا تھا.. جہاں حسن رہتا تھا۔" احمر بولا تھا۔

دریہ کو کچھ دن پہلے ہی احمر ساری بات بتا چکا تھا۔ البتہ عمیر اور دادی لا علم تھے۔

"احمر... میرا تو سوچ کر دل ہول اٹھتا ہے کہ اس لڑکی نے کتنے دکھ دیکھے ہیں۔ آپ جانتے ہیں ابھی اس نے صرف انٹر کیا ہے لیکن پتا نہیں گھر والوں نے اس کی شادی کیوں کروائی... وہ بھی حسن جیسے شخص سے..!" دریہ بولی تھی۔

"دریہ... میری جان.. تم ان جاگیر داروں کی سوچ کو نہیں سمجھ سکتی۔ ان کو لگتا ہے کہ عورت اگر پڑھ لکھ گئی تو وہ ہمارے مقابل آجائے گی.. اس لیے وہ کسی کو آگے بڑھنے ہی نہیں دیتے..!" احمر اس کی جانب دیکھتے بولا تھا۔

"لیکن یہ تو ظلم ہے.. "دریہ بولی تھی۔

"دریہ... بہت سی جگہوں پر ایسا نہیں بھی ہوتا...

یہ لمبی بحث ہے.. خیر تم میرے لیے کھانا گرم کر لاؤ..." احمر کھڑا ہوتا بولا تھا۔

"جی لاتی ہوں.. "دریہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"ویسے یہ پنک کلر تم پر بہت سوٹ کرتا ہے۔" احمر کہہ کر واش روم کی جانب بڑھا تھا۔

"پنک نہیں پیچ ہے یہ۔" دریہ تیزی سے بولی تھی۔

احمر واپس مڑ کر اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔

"جو بھی ہے... لیکن تم پر اچھا لگتا ہے۔" احمر اس کی ماتھے پر جھولتی لٹ کان کے پیچھے کرتا بولا تھا۔

"میں کھانا لاتی ہوں۔" دریہ سٹیٹا کر باہر کی جانب بڑھی تھی۔ جس پر احمر کا قہقہہ گونجا تھا۔

"تم کچن میں کیا کر رہے ہو؟"۔۔۔

دریہ جو کہ لاؤنج میں جاتے ہوئے کچن سے گزر رہی تھی عمیر کو کچن میں چائے بناتے دیکھ کر لہجے میں حیرانگی
سموئے پوچھنے لگی۔۔۔

"نظر نہیں آرہا تمہیں؟"۔۔۔



عمیر نے مصنوعی خفگی سے الٹا اسی سے

سوال کیا۔۔۔

"آرہا ہے نظر اندھی نہیں ہوں میں۔۔۔ کسی کو

کہہ دیتے، خود کیوں بنا رہے ہو چائے؟"۔۔۔

دریہ نے اس کی بات پر چڑ کر کہا۔۔۔

"سر میں درد ہو رہا تھا میرے۔۔۔ یہاں کسی کے

پاس ٹائم نہیں تھا اس لیے میں نے سوچا

خود ہی زحمت کر لوں"۔۔۔



عمیر نے لاؤنج میں بیٹھی منہا کو سنانے

کے لیے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا۔۔۔

"کچھ خدا کا خوف کرو تم۔۔ آج اگر غلطی سے
کچن میں گھس گئے ہو تو ہم پر احسان نہیں
کیا تم نے۔۔ میں تو بس بس یہ کہنے آئی ہوں
کہ چائے ہی بنا رہے ہو تو میری اور منہا کی
بھی بنا لو بہت دل کر رہا ہے۔۔۔۔"

دریہ نے مزے سے فرمائش کی جبکہ لاؤنج میں بیٹھی منہا نظریں میگزین پر مرکوز کیے
ایسے بیٹھی تھی جیسے اسے کچھ سنائی
ہی نہیں دے رہا۔۔۔

"سوچنا بھی مت کہ میں تمہارے لیے چائے
بناؤں گا۔۔۔"

وہ آنکھیں سکیڑتے ہوئے لفظ "تمہارے" پر
زور دیتا ہوا بولا۔۔۔

"کچھ تو خیال کر لو اپنی بہن کا۔۔ سر میں



اتنا درد ہے اسی لیے کہہ رہی ہوں پلا دو
چائے لڑائی بعد میں کر لینا میرے بھائی"۔۔
اب کی بار وہ مصنوعی بے چارگی دکھاتے
ہوئے بولی۔۔۔

"بڑی ہی کوئی ڈرامے باز بہن سے نوازا ہے
اللہ نے مجھے۔۔۔ جاؤ شتاباش لا رہا ہوں
چائے لاؤنج میں"۔۔۔



وہ واقعی اس کے ڈرامائی انداز پر عیش عیش
کراٹھتا ہی ہاتھ جوڑ کر دریا کو باہر جانے
کا کہا جس پر در یہ ہنستی ہوئی باہر کی جانب چل دی تھی اور دوسری جانب بیٹھی منہانے بھی
بمشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا تھا۔۔

"منہا... مجھے سلمہ بھابھی کی کال آئی تھی۔ عثمان کی شادی ہو رہی ہے۔" انمتا بیگم منہا سے بولی تھیں جو کچن میں سلاد بنا رہی تھی۔

"امی یہ شاید آپ کے بھتیجے ہیں نا..." دریہ بولی تھی۔

"ہاں بیٹا.. کل سے وہ رسمیں شروع کر رہی ہیں تو انہوں نے مجھے بھی بلوایا ہے۔" انمتا بیگم بولی تھیں۔

"اچھا.. پھر تو آپ احمر کے ساتھ جا کر شاپنگ کر آئیں... اور ویسے شادی ہے کب؟" دریہ نے پوچھا تھا۔

"ارے چھوڑو شاپنگ کو... میرے پاس بہت سے کپڑے ہیں... اور کل تو مہندی ہے۔ میں سوچ رہی ہوں آج شام میں ہی چلی جاؤں۔" انمتا بیگم قریب پڑی کرسی پر بیٹھتے بولی تھیں۔

"ارے منہا... تم کیوں اتنی چپ چاپ ہو۔" انمتا بیگم نے کہا تھا۔

"نہیں... مجھے کیا ہونا ہے۔" منہا نارمل انداز میں بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

"تو تم بھی چل رہی ہونا..." انمتا بیگم نے کہا تھا۔

"نہیں.. آپ ابھی چلی جائیں۔ میں فنکشن اٹینڈ کر لوں گی۔" منہا کی پوری توجہ سلاد پر ہی تھی۔

"ہاں ٹھیک تو کہہ رہی ہے... ویسے بھی احمر بتا رہے تھے کہ صداقت انکل نے انہیں برات پر مدعو کیا ہے۔ اس لیے منہا ہمارے ساتھ ہی چلی جائے گی۔" در یہ بولی تھی۔

"چلو یہ بھی ٹھیک ہے..... میں احمر کو کہوں گی کہ مجھے شام میں چھوڑ آئے.. شادی کے بعد ہی واپس آؤں گی میں.. " انمتا بیگم نے پانی کا گلاس منہ کو لگاتے کہا تھا۔

منہا گہری نیند میں تھی کہ اسے اپنے چہرے پر کسی کا لمس محسوس ہوا تھا۔ ایک لمحے میں اس کے تمام حواس بیدار ہوئے تھے۔ کوئی اس کا کبل اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔

منہا اپنی جگہ پر سن رہ گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

"کک کون ہو تم.. " وہ ایک دم بولی تھی۔

جس پر سامنے والا ایک دم ٹھہر گیا تھا۔

"تو تم جاگ رہی ہو۔" کسی کی مکروہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔ منہا نے اپنے دماغ پر زور ڈالا تھا... وہ یہ آواز پہلی مرتبہ سن رہی تھی۔

تب ہی اسے اپنے گالوں پر اس شخص کا ہاتھ محسوس ہوا تھا۔
منہا کی چیخ بے ساختہ تھی جس پر مقابل نے سختی سے اس کے منہ پر ہاتھ جمایا تھا۔
"تمہیں کیا لگتا ہے کہ مجھ سے بچنا اتنا آسان ہے.." وہ پھنکارا تھا۔

منہا اپنے منہ سے اس کے ہاتھ ہٹانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی۔ لیکن اس تاریک رات میں اس کی آہیں
کسی کو سنائی نہیں دے رہی تھیں۔

"اف کتنا ڈراؤنا خواب تھا۔" عمیر نے ایک دم اٹھ کر بیٹھتے ہوئے خود کلامی کی تھی۔

www.kitabnagri.com

پھر بیٹھ کر اپنے خواب کے متعلق سوچنے لگا۔

"سب بہت عجیب تھا.. بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ مچھلی پانی سے باہر نکل کر کسی کو نگل لے.. اف عمیر تم بالکل
پاگل ہو۔" وہ اپنے سر پر چپت مارتے بڑبڑایا تھا۔

پیاس محسوس ہونے پر وہ بستر سے اٹھا اور کچن کی جانب بڑھنے لگا تھا کہ اسے کسی کی ہلکی سی چیخ سنائی دی تھی۔

"یہ کیسی آواز تھی.. "وہ پانی بھول کر احمر کے کمرے کی جانب بڑھا تھا لیکن اندر بالکل خاموشی تھی۔

"کہیں منہا کے کمرے سے تو آواز نہیں آئی.. "اس نے ایک دم سوچا تھا۔

"تمہارا وہم ہے.. اور ویسے بھی اتنی رات میں اس کے کمرے میں جانا کوئی مناسب بات نہیں۔ "دماغ نے ڈپٹا تھا۔

"میں اندر تو نہیں جاؤں گا.. باہر سے ہی آجاؤں گا.. "خود کو دلیل دیتے وہ منہا کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

www.kitabnagri.com

"کچھ بھی تو نہیں ہے.. "کچھ دیر کمرے کے باہر کھڑے رہنے کے بعد وہ واپس جانے لگا تھا کہ ایک دم اندر سے ہونے والے کھٹکے کی آواز پر رکا تھا۔

تب کسی شخص کی ہلکی سی کراہ سنائی دی تھی۔

لمحے کی تاخیر کیے بنا اس نے دروازہ کھولا تھا۔

"کون ہے یہاں؟" وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔ اور ساتھ ہی لائٹ روشن کر دی تھی۔

لیکن اندر کا منظر دیکھ کر اس کا جی چاہا تھا کہ زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔

وہ شخص اس خمار میں مبتلا تھا کہ منہا جیسی ایک کمزور سی لڑکی بھلا اس کا کیا بگاڑ سکتی ہے۔

لیکن وہ یہ بھول گیا تھا کہ عورت اپنے دفاع پر آئے تو اس سے بڑا ظالم اور بہادر کوئی نہیں۔

اور اس بات کا اندازہ اسے تب ہوا تھا جب منہا نے قریب پڑا گلدان اٹھا کر اس کے سر میں دے مارا تھا۔

ابھی وہ سنبھلا ہی نہیں تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور عمیر اندر داخل ہوا تھا۔

لائٹ آن ہوتے ہی منہا کا جی چاہا تھا کہ وہ کہیں غائب ہو جائے۔

جس کے سر کا بال بھی کبھی کسی غیر مرد نے نادیکھا تھا وہ آج لٹے ہوئے حال میں موجود تھی۔

ایک لمحے کو عمیر اپنا سر جھکا گیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے صوفے پر پڑی چادر اس کی جانب اچھالی تھی۔

جسے منہانے تھام کر اپنے گرد لپیٹ لیا تھا۔

اور پھر وہ اس شخص کی جانب متوجہ ہوا تھا جو اپنا ماتھا سہلارہا تھا۔

عمیر کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔

"تیری اتنی مجال کہ ہماری گھر کی عزت پر بری نگاہ ڈالے..." اسے پاؤں کی ٹھوک پر رکھتے عمیر نے کہا تھا۔

منہا کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

"کاش بابا... آپ اتنی جلدی نا جاتے.. یا کاش میں اتنی کمزور نا ہوتی کہ یوں دوسروں کو میری حفاظت کرنے کی ضرورت پڑتی.." وہ سوچ ہی سکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شور کی آواز پر دریہ اور احمر بھی وہاں چلے آئے تھے۔ اور صورتحال سمجھنے میں انہیں بھی کچھ ہی وقت لگا تھا۔

"چھوڑ دو عمیر..... مر جائے گا یہ۔" احمر نے اس شخص کو چھڑواتے بولا تھا۔

"بھائی آپ جانتے نہیں کہ اس نے کیا کیا ہے... ورنہ مجھے کبھی ناروکتے.." عمیر جنونی انداز میں بولا تھا۔

اور ایک نظر منہا پر ڈالی تھی جو دریہ کے کاندھے سے لگی آنسو بہا رہی تھی۔

غصے کا ایک ابال اس کے اندر اٹھاتا تھا اور عمیر نے اس کے شخص کے منہ پر اس قدر شدید مکارا تھا کہ اس کا اپنا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا۔

"بس عمیر... اس کو میں دیکھ لیتا ہوں.. تم اپنے کمرے میں جاؤ۔" احمر سنجیدگی سے بولا تھا۔

عمیر نے ایک نفرت بھری نگاہ اس شخص پر ڈالی تھی جو زمین پر بے سدھ پڑا ہوا تھا اور پھر اسے پاؤں سے ٹھوکر مارتے باہر نکل گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہمت کیسے ہوئی اس شخص کی... "اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے عمیر نے سوچا تھا۔

"بھلا منہا جیسی معصوم لڑکی کی کسی سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے کہ کوئی اس حد تک گر جائے۔"

اس نے غصے سے سوچا تھا۔

"مر جانا چاہیے اس جیسے شخص کو۔" سوچ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور دوبارہ منہا کے کمرے کی جانب گیا تھا۔
لیکن احمر سے لے کر تھانے جا چکا تھا۔

دیوار پر مکا مارتے وہ واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

"کوئی بری نگاہ ڈال کر تو دکھائے منہا پر.. آنکھیں نکال دوں گا اس کی.. "اپنے بیڈ پر گرتے وہ بڑبڑایا تھا۔
نیند اس کی آنکھوں سے روٹھ چکی تھی۔



www.kitabnagri.com

"منہا.. رونا بند کرو یا ر.. "دریہ اس کا کندھا تھپتھاتے بولی تھی۔

"دیکھو... تم شکر کرو کہ اس کمینے سے اللہ نے تمہیں محفوظ رکھا.. "دریہ کی بات پر وہ ایک لمحے کو چپ ہوئی تھی۔

"انا سے بات کرنی ہے.. "منہا ہولے سے بولی تھی۔

"دیکھو میں سوچ رہی تھی کہ امی کو بلوالیتی.. لیکن اتنی رات میں انہیں ڈسٹرب کرنا ٹھیک نہیں ہوگا۔ اور ویسے بھی کل شام مہندی کے فنکشن میں ہم سب انوائٹڈ ہیں.. تو تم تب ان سے مل لینا۔

تم خود سوچو کہ اگر میں اس وقت ان کو واپس آنے کا کہتی ہوں تو وہاں موجود مہمان کیا سوچیں گے... اس لیے میری جان صبح تک کا انتظار کر لو۔" دریہ اسے سمجھاتی ہوئی بولی تھی۔

"چلو.. اب تم سو جاؤ۔ میں یہیں ہوں.. تمہارے پاس۔" دریہ اس کا کبل ٹھیک کرتے بولی تھی۔

کافی دیر اس کے پاس بیٹھ کر دریہ اس کا سر سہلاتی رہی تھی۔

منہا کے سو جانے کا یقین کر کے وہ ہولے سے اٹھی تھی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"کچھ پتا چلا کہ کون تھا وہ.. "کمرے میں داخل ہو کر دریہ نے احمر سے پوچھا تھا۔

"فی الحال تو نہیں... لیکن تم فکرنا کرو۔ میں جلد پتا کروالوں گا۔" وہ اپنی گھڑی اتارتے بولا تھا۔
"لیکن اتنی رات کو کوئی ہمارے گھر میں اتنی آسانی سے کیسے گھس سکتا ہے.. یہ بھی پتا کرواؤ۔" در یہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں... کل صبح ہونے دو.. میں سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرتا ہوں... اور اس بندے کی بھی خاطر کروں گا۔" احمر بستر پر دراز ہوتا بولا تھا۔
"لیکن یہ آخر کس کا کام ہے..؟" اس کا ہن بہت سے تانے بانے جوڑنے میں مصروف تھا۔

"اچھا اب زیادہ فکرنا کریں... اللہ کرم کرے گا۔" در یہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کے تسلی دی تھی۔
وہ پھیکا سا مسکرا دیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

محفلیں لٹ گئیں جذبات نے دم توڑ دیا

ساز خاموش ہیں نغمات نے دم توڑ دیا

ہر مسرت غم دیروز کا عنوان بنی

وقت کی گود میں لمحات نے دم توڑ دیا

اُن گنت محفلیں محروم چراغاں ہیں ابھی

کون کہتا ہے کہ ظلمات نے دم توڑ دیا

آج پھر بُجھ گئے جل جل کے امیدوں کے چراغ

آج پھر تاروں بھری رات نے دم توڑ دیا

جن سے افسانہ ہستی میں تسلسل تھا کبھی

اُن محبت کی روایات نے دم توڑ دیا

جھلملاتے ہوئے اشکوں کی لڑی ٹوٹ گئی

جگمگاتی ہوئی برسات نے دم توڑ دیا

ہائے آداب محبت کے تقاضے ساغر

لب ہلے اور شکایات نے دم توڑ دیا



"منہا.. چلو تیار ہو جاؤ۔ ہم نے جانا ہے مہندی پر.." دریہ الماری سے اس کے لیے کپڑے نکالتے بولی تھی۔

"میرا دل نہیں چاہ رہا.." منہا بے زاری سے بولی تھی۔

"دیکھو منہا... یوں گھر میں قید ہونے سے کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہو گا.. اور بھلا تمہیں کیا ضرورت ہے کسی سے چھپنے کی ...

دیکھو... ایک ہی زندگی ملی ہے تمہیں.. اسے کھل کر جیو۔ آگے پیچھے کی ٹینشنز میں اپنا دماغ مت خراب کرو۔ صرف اتنا یاد رکھو کہ اللہ کبھی تمہارے ساتھ برا نہیں ہونے دے گا... اس کی ذات پر یقین رکھو.. کامل یقین۔

پھر دیکھنا تمہارے سارے مسائل چٹکی بجاتے حل ہوں گے۔"

www.kitabnagri.com

"لیکن یہ سب میرے ساتھ ہی کیوں ہوا... حسن جیسا شخص مجھے ہی کیوں ملا..؟" منہا تنگ ہو کر بولی تھی۔

"کیونکہ اللہ آزمائش میں صرف اسے ڈالتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے... تاکہ اسے جانچ سکے کہ میرا بندہ مجھ پر کتنا یقین کرتا ہے۔ مجھ پر کتنا اعتماد کر کے اپنے تمام فیصلے مجھ پر چھوڑتا ہے۔" دریا بولی تھی جس پر منہا سر ہلا کر رہ گئی تھی۔

"اچھا یہ سوٹ دیکھو.. ٹھیک ہے نا۔" دریا نے اس کی توجہ کپڑوں کی جانب مبذول کروائی تھی۔

"تو ایس پی.. تم آخر کار میرے روبرو آ ہی گئے.. " حسن سرد لہجے میں بولا تھا۔

حسن زمین پر بیٹھا احمر کو گھور رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

احمر یک ٹک اسے گھورتا رہا۔

"تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ میں کامیاب ہو چکا ہوں...

ہنہ بڑی آئی تھی وہ منہا.. مجھ سے پنگا لینے والی۔ اب کہیں بیٹھی سر پکڑ کر رو رہی ہو۔" وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔

"سچچ .. یہی تو تمہارا مسئلہ ہے حسن... تم خود کو بہت طرم خان سمجھتے ہو.. تم سمجھتے ہو کہ کوئی بھی سازش کرو گے اور کامیاب ہو جاؤ گے..

ویسے تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ منہا بالکل محفوظ ہے.. اور تم نے اپنے جس بندے کو بھیجا تھا وہ دو چھتر بھی ناسہہ سکا اور فوراً تمہارا نام بک دیا۔ "احمر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا تھا۔

"تم جھوٹ کہہ رہے ہو... وجاہت کی بیٹی ایسے کیسے بچ گئی... اور اگر وہ بچ بھی گئی ہے تو اب ماری جائے گی۔ "حسن جنونی انداز میں ایک دم کھڑا ہوتے بولا تھا۔



"تمہارے لیے بہتر یہی ہے حسن.. کہ سکون سے اپنی سزا پوری کر لو.. نہیں تو تمہارا جیل میں گزرنے والا وقت میں عذاب بنا دوں گا۔ "سلاخوں کے اس پار موجود احمر نے دھمکی دی تھی۔

"تم کیا میری زندگی عذاب بناؤ گے... تم دیکھنا کہ میں بہت جلد یہاں سے باہر نکلوں گا.. اور پھر تم پچھتاؤ گے احمر.. "حسن چیخا تھا۔

لیکن احمر اس پر ایک مسکراہٹ اچھالتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

"اس پر سخت نظر رکھنی ہے.. جو کوئی بھی اس سے ملنے آتا ہے.. یا کچھ بھی ہوتا ہے.. مجھے ایک ایک پل کی رپورٹ چاہیے۔" احمر وہاں موجود حوالدار سے بولا تھا۔

"ویسے میں نے امی سے سنا تھا کہ تم لوگوں کے خاندان میں پردے کا بہت رواج ہے... لیکن یہاں تو مکس فنکشن ہو رہا ہے۔" دریا نے آگے پیچھے دیکھتے بولا تھا۔

اس وقت وہ لوگ عثمان کی مہندی کے فنکشن میں آئے ہوئے تھے۔ احمر مردوں کی سائیڈ پر تھا۔ البتہ عمیر گھر ہی رک گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"جی ٹھیک کہہ رہی ہیں... لیکن صداقت انکل کی فیملی کچھ عرصہ پہلے الگ ہو گئے تھے اور انا بتا رہی تھیں کہ اب جہاں عثمان بھائی کا رشتہ ہوا ہے وہ لوگ کافی ماڈرن ہیں... اس لیے شاید.."

منہا نے جواب دیا تھا۔

وہ دونوں اس وقت مہمانوں کے لیے لگائی گئی کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

"اچھا.. ویسے سلمہ آنٹی مجھے تھوڑی سخت لگی ہیں.. " دریہ نے پانی کا گلاس اٹھاتے کہا تھا۔

"جی.. " منہا بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔

"ارے منہا... تم کہاں تھی.. پھپھو کے ساتھ کیوں نہیں آئی.. مل ہی لیتی یار۔" عثمان کی بہن عائشہ اس کے قریب آتی بولی تھی۔

منہا اٹھ کر اس کے گلے لگی تھی۔

"بس.. کچھ مصروفیات تھیں۔ اس لیے نہیں آنے ہو سکا۔" منہا خوشدلی سے بولی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ویسے تمہاری طلاق کا سنا.. بہت ہی افسوس ہوا۔ لیکن تمہیں بھی تھوڑا صبر رکھنا چاہیے تھانا... بھلا مرد کا کیا جاتا ہے۔ بدنام تو عورت ہی ہوتی ہے۔" عائشہ بولی تھی۔

منہا لحاظ کرتے ہوئے چپ رہ گئی تھی۔

"ارے عائشہ... ادھر آ کر میری بات سنو۔" سلمہ بیگم نے اسے آواز دی تھی۔

"جی امی.. آتی ہوں۔"

ویسے منہا.. تم عائرہ سے بھی مل لینا۔ تمہارا پوچھ رہی تھی وہ۔ "عائشہ نے اپنی بہن کا نام لیا تھا۔ اور پھر سلمہ بیگم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"ریلیکس... ان کی باتوں پر کان مت دھرو۔ خود تو کوئی کام ہے نہیں۔ دوسروں کو مشورے دیتی رہتی ہیں۔" دریہ نے اس کا ہاتھ تھپتھپاتے کہا تھا۔



"انا.. آپ گھر چلیں نا میرے ساتھ۔" منہا جانے سے پہلے بولی تھی۔

"لیکن بیٹا بھابھی کو باتیں بنانے کا موقع مل جائے گا۔ میں کل برات کے بعد آ جاؤں گی نا.."

انمتا بیگم نے کہا تھا۔

"انا.. میں یہاں نہیں رک سکتی۔ سب مجھے ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے میں کوئی کارٹون ہوں.. اگر آپ نے چلنا ہے تو چلیں.. اور آپ کی بھابھی کو باتیں بنانے کے علاوہ آتا ہی کیا ہے۔ اور میں کل کا فنکشن اٹینڈ نہیں کروں گی.. پہلے ہی بتا رہی ہوں۔ پھر بعد میں گلہ مت کیجیے گا مجھ سے۔" منہا ننگ آ کر بولی تھی۔

"اچھا.. چلتی ہوں۔ اتنا غصہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں بھابھی کو خدا حافظ کہہ کر آتی ہوں۔" انمتا بیگم نے کہا تھا اور سلمہ بیگم کی طرف چل دی تھیں۔

منہا وہیں کھڑی ان کا انتظار کرنے لگی تھی کہ اسے عثمان اپنی جانب آتا دکھائی دیا تھا۔
"اب انہیں کیا مسئلہ ہے.. پتا نہیں کیوں میرا تماشہ بنوانا چاہتے ہیں؟" وہ بڑبڑائی تھی۔

www.kitabnagri.com

"کیسی ہو منہا؟" عثمان نے نرم لہجے میں پوچھا تھا۔

"جی ٹھیک ہوں۔" منہا نے خشک لہجے میں کہا تھا۔

"ویسے میری بہت خواہش تھی کہ اس سٹیج پر میرے ساتھ تم بیٹھتی.. لیکن جب تم نے ہی میرا ساتھ نہیں دیا تو کیا کر سکتا ہوں میں۔" عثمان ذرا افسردگی سے بولا تھا۔

"ایک منٹ... کیا کہا آپ نے.. کہ میں نے آپ کا ساتھ نہیں دیا" اس کی بات پر منہا کو آگ لگ گئی تھی لیکن اپنی آواز اس نے آہستہ ہی رکھی تھی لیکن لہجہ سخت تھا.

"یاد رکھیں کہ آپ کی وجہ سے آپ کی امی نے مجھے ذلیل کیا... اور میرے لیے عزت بہت اہمیت رکھتی ہے. آپ سے شادی کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا...

اور چلیں فرض کریں کہ میں آپ سے شادی کر بھی لیتی تو کیا آپ اپنے گھر والوں کو منا لیتے.. نہیں.. نہیں منا پاتے آپ... نا ہی مجھے عزت دلا پاتے.

اور یہ آپ مردوں کی فطرت ہوتی ہے کہ اپنی بزدلی کا الزام دوسروں کے سر ڈال دیتے ہیں. خود تو اپنی امی کو منا نہیں پائے.. اور چل پڑے ہیں مجھے ذمہ دار ٹھہرانے.. ہنہ. "سرد لہجے میں اسے باور کرواتے وہ انمتا بیگم کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ عثمان ویسے ہی کھڑا رہ گیا تھا.

"آج تو بہت تھک گئی.. " انمتا بیگم بستر پر دراز ہوتے بولی تھیں.

منہا نے بھی اپنی چادر اتار کر ایک جانب رکھی تھی۔

"بیٹا... مجھے ایک گلاس پانی تو پلا دو۔" انمتا بیگم نے منہا کو کہا تھا۔

"جی انا.. لاتی ہوں۔" وہ اپنے سوٹ کے ساتھ کا دوپٹہ سر پر کر کے باہر نکل گئی تھی۔

کچن میں پہنچی تو عمیر بھی وہاں کھڑا پانی پی رہا تھا۔

"ارے منہا.. آپ" عمیر اسے دیکھ کر بولا تھا۔

"کہہ تو ایسے رہا ہے جیسے کتنے عرصے بعد مجھے دیکھا ہو۔" منہا بڑبڑائی تھی۔

"احمر بھائی نے اس شخص سے اگلا لیا ہے.. وہ حسن کا بندہ تھا۔ حسن نے جیل جانے سے پہلے اسے

کہا تھا... لیکن اب کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے... احمر بھائی اس کا بندوبست کر لیں گے۔"

عمیر سنجیدگی سے بولا تھا۔

"اسے حسن کے متعلق معلوم تھا... منہا سوچ ہی سکی تھی۔

عمیر کو اپنی جانب تکتا پا کر وہ کنفیوز ہو گئی تھی۔

"بہت شکریہ آپ کا.. میری مدد کرنے کی لیے۔" منہا جان چھڑانے کو بولی تھی۔

"تو مطلب میں ہاں سمجھوں.. " عمیر شرارت سے بولا تھا۔

کس متعلق... " منہا نے نا سمجھی سے پوچھا تھا... لیکن بات پر غور کیا تو اس کا غصہ عود کر آیا تھا۔

"لنت بھیجتی ہوں میں اس محبت کے حرف پر... کچھ بھی نہیں ہوتی یہ محبت و جبت۔ بہتر ہے کہ آپ بھی شادی کر کے اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائیں اور میرا پیچھا چھوڑ دیں۔" منہا چڑ کر بولی تھی۔

"جان چھڑوانا اتنا آسان نہیں ہے منہا صاحبہ.. " اس کا جواب سن کر منہا کا جی چاہا تھا کہ اس کا منہ توڑ دے۔

Kitab Nagri

"جانتی ہوں... بہت اچھے سے جانتی ہوں یہ بات.. لیکن اب مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ یہی چاہتے ہوں گے نا.. کہ تنگ آ کر میں یہاں سے چلی جاؤں.. تو بے فکر رہیں میں جلد چلی جاؤں گی۔ اور آخری بات.. آج کے بعد میرے راستے میں آنے کی کوشش مت کیجیے گا۔" منہا نے انگلی اٹھا کر وارن کرنے کے انداز میں کہا تھا۔

"آپ یہ ٹھیک نہیں کر رہیں.. لیکن پھر بھی زندگی کے کسی موڑ پر مڑ کر دیکھیں گی تو میں آپ کو منتظر ہی نظر آؤں گا.. آپ کا..."

میں نے اپنی زندگی کے یہ چوبیس سال صرف یہی سوچ کر گزارے تھے کہ میری محبت ہی میری شریک حیات ہوگی.. اور آپ جو مجھے شادی کا مشورہ دے رہے ہیں نا.. یہ میں کبھی نہیں مان سکتا.. کیونکہ میں کسی کے ساتھ خیانت نہیں کر سکتا.."

اپنی بات کہہ کر وہ ایک لمحہ رکے بغیر کچن سے نکل گیا تھا۔

"آپ کے لیے یہی بہتر ہے عمیر کہ کچھ دن سوگ منا کر اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائیں... مجھ جیسی ادھوری لڑکی کے پاس آپ کو دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔" منہا نے سوچا تھا۔

Kitab Nagri

*****www.kitabnagri.com*****

عمیر اپنے کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ اس کا فون بجنے لگ گیا تھا۔

"جی سر.. جی صبح تک پریزنٹیشن مکمل ہو جائے گی.. " لہجہ نارمل تھا البتہ چہرے پر بے زاری جھلک رہی تھی.

"اللہ حافظ. " کہہ کر اس نے فون بیڈ پر اچھال دیا تھا.

منہا کی باتیں سن کر اس کا دل اداس تھا.
"کیا وہ مجھے اتنا ہی گیا گزرا سمجھتی ہے.. " اس نے تاسف سے سوچا تھا.

"لیکن وہ بھی یہ دیکھے گی کہ میں ایسا شخص نہیں ہوں جو محبت کا دعویٰ کر کے پلٹ جائے..
میں اس کا انتظار کروں گا.. اس وقت تک جب وہ خود میری جانب بڑھے گی. جب اسے یقین ہو جائے گا کہ میں دیگر مردوں کی طرح نہیں ہوں " ..

اس نے سوچا تھا اور پھر اپنی پریزنٹیشن کی تیاری کرنے لگا تھا.

"دریہ یار میری وائٹ شرٹ نہیں مل رہی۔" احمر الماری کے سامنے کھڑا ہوا دریہ کو پکار رہا تھا۔

"آپ اتنی رات کو شرٹ ڈھونڈ کیوں رہے ہیں؟" دریہ نے پوچھا تھا۔

"بس ڈھونڈ رہا ہوں نا.. ادھر آؤ۔" احمر بولا تھا۔

دریہ ناچار بستر سے اٹھ کر آئی تھی۔

"کیا ہوا ہے.. اور اتنی رات کو کون سی آفت آگئی ہے کہ شرٹ ڈھونڈ رہے ہیں۔" دریہ چڑ کر بولی تھی۔

احمر نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

Kitab Nagri

"ڈھونڈو نا..."

www.kitabnagri.com

"ہٹیں پیچھے... کوئی کام نہیں ہوتا آپ سے۔" دریہ اسے پیچھے ہٹاتے بولی تھی۔

"ارے یہ سامنے ہی تو پڑی ہے.. " دریہ نے شرٹ اٹھائی تھی۔

"یہ کیا ہے..؟" شرٹ اٹھا کر اس نے ایک طرف رکھی تھی اور نیچے رکھاگٹ پیک اٹھایا تھا۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو وی .. ہیپی برتھ ڈے ٹو یو مائی ڈئیر دریہ .. مے یو ہیو مینی مور.. " احمر نے پیچھے سے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

دریہ کے چہرے پر ایک مدہم سی مسکان پھیلی تھی۔

اس نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا جو بارہ بج رہی تھی۔

"ویسے یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے... مطلب گفٹ دینے کا بھی کوئی طریقہ ہوتا ہے.. لیکن آپ تو بہت... " دریہ مڑتے ہوئے بولی تھی۔

"میں کیا" ..

"کچھ نہیں.. " دریہ اس کے بٹن چھیڑتی بولی تھی۔

"سو.. چلو آج تمہیں ایک آفر دیتا ہوں.. کل کا دن صرف تمہارا ہے... جو تم چاہو.. جہاں جانا چاہو.. غلام حاضر ہے۔ " وہ سرگوشیانہ لہجے میں بولا تھا۔

"کہہ دو کہ پکا زن مرید ہوں "۔

اس کی بات پر دریہ کی کھکھلاہٹ سے کمرہ گونج اٹھا تھا۔

"یہ میں کیا سن رہی ہوں منہا... تم کہاں جانے کا سوچ رہی ہو۔" انمٹا بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے منہا سے کہا تھا جو اپنے کپڑے استری کر رہی تھی۔

"اسلام آباد..." منہا نے مختصر سا جواب دیا تھا۔

"نا جانے تم کیا کچھ سوچتی رہتی ہو.. اور تم نے احمر سے بات بھی کر لی.. کیا تمہارے نزدیک میری کوئی اہمیت نہیں ہے۔" انمٹا بیگم نے افسردگی سے کہا تھا۔

"انا... آپ پہلے میری بات تو سن لیں۔" منہا استری کا سوئچ آف کرتے ان تک آئی تھی۔

"میں کون سا ہمیشہ کے لیے جاؤں گی.. کچھ ہی عرصے کی تو بات ہے... اور میں اب آگے بڑھنا چاہتی ہوں۔ اپنی پڑھائی مکمل کر کے کچھ بننا چاہتی ہوں..." منہا نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

"پڑھنا ہی ہے نا... تو یہیں پر داخلہ لے لو۔ ہم تمہیں منع تھوڑا ہی کریں گے.. اسلام آباد جانے کی کیا ضرورت ہے۔"

ان کی بات پر منہا چپ ہو گئی تھی۔

"میں بھولنا چاہتی ہوں... سب کچھ۔ جو کچھ میری زندگی میں ہو چکا۔ ایک نئے انداز میں اپنی زندگی جینا چاہتی ہوں... جہاں صرف میں ہوں گی.. اپنی مرضی سے اپنی الگ دنیا بنانا چاہتی ہوں۔ سب کچھ بھول جانا چاہتی ہوں جو ہو چکا ہے اور یہاں رہ کر کچھ بھی ممکن نہیں ہے۔ یہاں لوگوں کی باتیں مجھے ہر روز یاد دلاتی ہیں کہ میں طلاق یافتہ ہوں... میں اپنا گھر نہیں بسا سکی... مجھ میں ہمت نہیں ہے کہ لوگوں کی ملامت کرتی نگاہوں کو برداشت کر سکوں... پلیز آپ مجھے مت روکیں۔" منہا بولی تھی۔

"میں تو چاہتی ہوں کہ تو خوش رہے.. اگر تمہاری خوشی اسی میں ہے تو پھر ایسے ہی سہی.. " انمتا بیگم نے اسے گلے لگاتے کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"یہ میں کیا سن رہا ہوں... آپ کہاں جا رہی ہیں؟" عمیر منہا کے کمرے میں داخل ہوتے بولا تھا۔

"کیا آپ سارے اخلاق بھول چکے ہیں کہ کسی کے کمرے میں بنا اجازت نہیں آنا چاہیے..." منہا کا لہجہ سخت تھا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے..." وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"یہ میری زندگی ہے.. میں اس کے ساتھ جو چاہے کروں.. یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔" منہا کہہ کر دوبارہ اپنے کپڑے تہہ کرنے میں مصروف ہو چکی تھی۔

"اور میں؟؟ کیا آپ کو واقعی مجھ سے نفرت ہے..."

www.kitabnagri.com

"مجھے کسی سے نفرت نہیں ہے... اور اگر آپ محبت کرتے ہیں تو یہ میرا مسئلہ نہیں ہے.. مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔ آپ اپنے دل کو کیسے سمجھاتے ہیں یہ آپ کا درد سر ہے۔ میں ایک ہفتے میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔" منہا سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔

"میں آخری مرتبہ تم سے پوچھ رہا ہوں منہا.... اگر تم نے انکار کیا تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ دوبارہ کبھی تمہیں اپنی شکل نہیں دکھاؤں گا.. تم اکیلے ہی خوش رہنا پھر۔" عمیر سنجیدگی سے بولا تھا۔

"نہیں.. " منہا نے آنکھیں بند کیے جواب دیا تھا۔

عمیر نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اور پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔

"آپ کے لیے یہی بہتر تھا... " اس کے جانے کے بعد منہا ہولے سے بولی تھی۔



After 4 years..

"انا آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ میں واپس لاہور نہیں آ سکتی "۔

منہا اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے انمنا بیگم سے فون پر بات کر رہی تھی۔

"آخر کیوں نہیں آ سکتی۔ اب تو تمہارا بی ایس بھی مکمل ہو گیا ہے۔ اب تمہارا وہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز نہیں۔" انمنا بیگم ملازمہ کو باہر جانے کا اشارہ کرتے بولی تھیں۔

"انا... آپ میری بات نہیں سمجھ رہیں۔ ٹھیک ہے کہ میں آگے پڑھنے کے لیے اسلام آباد آئی تھی اور اب میری پڑھائی مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن میں واپس نہیں آ سکتی۔ میں یہاں ایک سکول میں ٹیچنگ کر رہی ہوں۔ میں مزید احمر صاحب پر کوئی بوجھ نہیں بننا چاہتی۔ ان کے مجھ پر پہلے ہی بہت احسانات ہیں۔" وہ اپنے ہاتھوں سے سر مسلتے بولی تھی۔

"منہا... یہ تم نے کیسی بات کر دی۔ احسان... تمہیں لگتا ہے کہ ہم تم پر احسان کر رہے ہیں۔ منہا میں نے تمہیں پالا ہے۔ میری بیٹی ہو تم... اور تمہیں یہ احسان کا لفظ استعمال کرتے ہوئے مجھ پر ترس نہیں آیا۔" وہ ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھیں تھیں۔ لہجے میں رنجیدگی تھی۔

www.kitabnagri.com

"انا... آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔" منہا رو دینے کو تھی۔

"میں کچھ غلط نہیں سمجھ رہی۔ فوراً لاہور آؤ۔ یہ میرا حکم ہے۔" انہوں نے اپنے لہجے میں سختی پیدا کی تھی۔

"آتم سوری انا.. میں نہیں آ سکتی۔" منہا نے دل پر پتھر رکھ کر کہا تھا۔

عمیر کی ملتجیانہ نگاہیں اس کے سامنے گھوم گئی تھیں۔ وہ کسی کمزور لمحے کے زیر اثر نہیں آنا چاہتی تھی۔ زندگی میں دوبارہ کسی مرد سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔ ماضی میں اس کے ساتھ جو ہوا تھا وہ اپنے حال کو بھی اسی پیرائے میں دیکھ رہی تھی۔ اس کی بدگمانیاں عروج پر تھیں۔

"منہا... " انا صدمے سے بس اتنا ہی کہہ سکی تھیں۔

Kitab Nagri

"آتم سوری انا... مجھے معاف کر دیجیے گا۔" منہا کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

"تم وہاں اکیلی کیسے رہو گی۔" انا بولیں تھیں۔

"انا... آپ کی منہا بہت بہادر ہو گئی ہے۔ یہ وہ منہا نہیں ہے جو بات بات پر روتی تھی۔

اور چار سال میں نے ہاسٹل میں بھی تو گزارے ہیں نا... اب باقی زندگی بھی گزار لوں گی۔
حسن جاہ کے دیے گئے زخموں کا ایک فائدہ تو ہوا کہ میں اپنا آپ پہچان گئی کہ میں کسی کے ہاتھ
کا کھلونا نہیں کہ کوئی میرے ساتھ کچھ بھی کر لے۔ جب دل چاہا کھیل لیا.. نہیں تو ایک طرف
پھینک دیا۔ میں ایک جیتی جاگتی انسان ہوں۔ اور اب میں اپنی زندگی میں دوبارہ کسی مرد پر
بھروسہ نہیں کر سکتی۔ "منہا اپنے آنسو صاف کرتے بولی تھی۔

ساتھ ہی فون رکھ دیا تھا۔ لیکن آنسو تھے کہ بے قابو ہو کر پھسلتے ہی جا رہے تھے۔
وہ گھٹنوں میں سر دیے سک اٹھی تھی۔



بچھڑا ہے جو اک بار تو ملتے نہیں دیکھا
اس زخم کو ہم نے کبھی سلتے نہیں دیکھا

اک بار جسے چاٹ گئی دھوپ کی خواہش
پھر شاخ پہ اس پھول کو کھلتے نہیں دیکھا

یک لخت گرا ہے تو جڑیں تک نکل آئیں

جس پیڑ کو آندھی میں بھی ہلتے نہیں دیکھا

کانٹوں میں گھرے پھول کو چوم آئے گی لیکن
تتلی کے پروں کو کبھی چھلتے نہیں دیکھا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منہا کلاس لے کر سٹاف روم کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اچانک اس کا فون بجنے لگا۔
سکرین پر احمر کالنگ جگمگا رہا تھا۔

ان چار سالوں نے احمر نے اسے دوسری یا تیسری مرتبہ کال کی تھی۔ اس نے حیران ہوتے ہوئے فون اٹھا لیا۔

"السلام علیکم.. " منہا کے فون اٹھاتے ہی وہ بولا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ " منہا نے ذرا ٹھہر کر جواب دیا تھا۔

"آپ سوچ رہی ہوں گی کہ میں نے آپ کو کیوں کال کی... منہا.. دراصل امی کی طبیعت بہت خراب ہے۔ وہ ہسپتال میں ایڈمٹ ہیں۔ وہ آپ سے ملنا چاہ رہی ہیں۔ ہو سکے تو ان سے ملنے آ جائیے۔ یہ نا ہو کہ بعد میں آپ کو پچھتاوا ہو۔" احمر سنجیدگی سے کہہ کر فون بند کر چکا تھا جبکہ منہا گنگ رہ گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

احمر کی آخری بات اسے بہت چبھی تھی۔

"نہیں... انا کو کچھ نہیں ہو گا۔" وہ سٹاف روم میں جانے کی بجائے گیٹ کی جانب تیزی سے چلنے لگی تھی۔

وہ اس وقت لاہور ایئرپورٹ پر موجود تھی۔ یہاں سے جاتے ہوئے اس نے خود سے بہت سے عہد کیے تھے کہ کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی۔ اپنے اندر کی تمام خواہشات کو مار دے گی۔

زندگی جو امتحان لے چکی وہی کافی ہیں۔ بس اب مزید دل کی نہیں سنی کیونکہ دل سے لیے گئے فیصلے ہمیشہ نقصان دہ ہوتے ہیں۔

حسن نے جب دوبارہ اس پر حملہ کروایا تھا۔ جب اس روز اپنے اوپر اٹھی نگاہیں یاد آتی تھیں تو دل چاہتا تھا کہ خود کو کہیں غائب کر لے۔

کرب سے اس نے آنکھیں میچ لی تھیں۔ پھر خود کو کمپوز کرتے ہوئے ایئرپورٹ سے باہر آئی تاکہ ٹیکسی لے کر گھر جاسکے۔

گھر کا ایڈریس اسے یاد تھا۔ ٹیکسی اس گھر کے باہر رکی تو وہ پیسے ادا کرتی باہر نکل آئی۔ مین گیٹ کھلا ہوا تھا۔ اندر داخل ہوئی تو سب اسے ویسا ہی محسوس ہوا جیسے چھوڑ کر گئی تھی۔ ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے وہ بیرونی دروازہ کھٹکھٹانے لگی تھی۔

ابھی اس نے دستک دی ہی تھی کہ کسی نے دروازہ کھولا تھا۔

وہ احمر تھا۔ ہاتھ میں موجود شاپرز سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کہیں جا رہا تھا۔

منہا کو روبرو پا کر وہ ایک لمحے کو ٹھٹک گیا تھا۔

"اچھا ہوا کہ آپ آگئیں۔ امی آپ کا بار بار پوچھ رہی تھیں۔ میں ہسپتال جا رہا ہوں۔ کیا آپ چلیں گی۔" وہ منہا سے مخاطب ہوا تھا۔ لہجے میں ایک ٹھہراؤ تھا۔

"جی... جی جاؤں گی۔" منہا جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی ایک دم گڑبڑا کر بولی تھی۔

"فائن... آپ بیگ اندر رکھ دیں۔ میں گاڑی میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں۔" احمر کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

جبکہ منہا سر ہلا کر رہ گئی تھی۔

ہسپتال پہنچ کر وہ سیدھا انمٹا بیگم کے کمرے کی جانب بڑھے تھے۔

"کیا ہوا آپ کو انا.. اچھا بھلا چھوڑ کر گئی تھی۔" منہا ان کے ہاتھ تھامتی رنجیدگی سے بولی تھی۔
"تم آگئی.. مجھے معلوم تھا کہ تم ضرور آؤ گی۔" انمٹا بیگم آہستہ سے بولی تھیں۔

"جی آگئی.. اب کہیں نہیں جاؤں گی آپ کو چھوڑ کر۔" منہا بولی تھی۔
"دریہ آپ کی کہاں ہیں؟" منہا نے پوچھا تھا۔
"اسے ڈاکٹر نے بلوایا تھا۔" انمٹا بیگم نے کہا تھا۔

"میں دیکھتا ہوں..." "احمر کہہ کر دروازے کی جانب بڑھا تھا۔
ابھی وہ دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ دروازہ کھلا تھا اور دریہ اندر داخل ہوئی تھی۔

"ارے آپ آ گئے۔" وہ احمر کو دیکھتے بولی تھی۔

لیکن اگلے ہی لمحے منہا کو وہاں دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرانی آ گئی تھی۔

"کیسی ہو منہا..؟" دریہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔

"جی ٹھیک.. " منہا نے ہولے سے کہا تھا۔ اسے بلاوجہ شرمندگی سی محسوس ہوئی تھی۔

"سب کتنے اچھے ہیں.. لیکن میں ہمیشہ ان کا دل دکھاتی ہوں۔" اس نے سوچا تھا۔

"اچھا ہوا تم آگئی.. اب ہم تمہیں واپس نہیں جانے دیں گے۔" دریہ نے اس سے الگ ہو کر کہا تھا۔

منہا ہولے سے مسکرا دی تھی۔

"دریہ.. میں دوائیں لے آیا.. " عمیر اندر داخل ہوتے عجلت میں بولا تھا۔

لیکن ساتھ ہی منہا کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"لاؤ دو.. " دریہ نے دوائیں اس کے ہاتھ سے لے لی تھیں۔

منہا نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی۔ گزرے چار سالوں میں وہ کافی بدل چکا تھا۔ شیو کی جگہ ہلکی داڑھی نے لے لی تھی۔

منہا کو دیکھ کر اس کے تاثرات بدل گئے تھے۔

"آفس میں ضروری کام ہے... میں چلتا ہوں۔" وہ احمر کو کہتے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"ایک تو کام کے علاوہ اس کو کچھ سوجھتا ہی نہیں.. پتا نہیں کیا بنے گا اس کا۔" دریہ کہہ کر انمتا بیگم کی دوائیں دیکھنے لگی تھی۔

"منہا.. مجھے اپنی زندگی ہاتھ سے پھسلتی نظر آ رہی ہے.. لیکن مجھے تمہاری بہت فکر ہے۔ اگر میں تمہارے لیے کوئی فیصلہ کروں گی تو کیا تم مان جاؤ گی.. " رات میں انمتا بیگم نے اس سے پوچھا تھا۔

وہ لوگ ہسپتال میں ہی تھے۔ منہا زرد کر کے رات میں ان کے ساتھ رک گئی تھی۔

"انا.. میں شادی نہیں کرنا چاہتی تھی... لیکن میں آپ کو بہت تنگ کر چکی ہوں۔ میں آپ کو مزید کوئی دکھ نہیں دینا چاہتی۔" منہا نے ان کا ہاتھ تھپتھپاتے کہا تھا۔

"تو پھر تم یقین رکھنا کہ میں تمہارے لیے اچھا ہی فیصلہ کروں گی.. جو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔"

انہوں نے ہولے سے کہا تھا۔

"کیا سوچ رہی ہیں آپ؟" منہا نے پوچھا تھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ تم عمیر سے شادی کر لو.. وہ بہت اچھا بچہ ہے۔ اور تم سے محبت بھی کرتا ہے۔"

"پہلی پوری بات سن لو.. " منہا کو منہ کھولتا دیکھ کر انہوں نے کہا تھا۔

"ضروری تو نہیں کہ اگر ایک مرتبہ ہمارے ساتھ برا ہوا ہے تو آئندہ بھی ایسے ہی ہو گا۔ اور عمیر .. وہ پچھلے چار سالوں سے تمہارا منتظر ہے.. کیا تم نے کسی مرد کو انتظار کرتے دیکھا ہے.. وہ تو بیوی کے مرنے کے دو روز بعد دوسری شادی کر لیتے ہیں۔

لیکن اس نے یہ بات ثابت کی کہ وہ سچا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ شادی سے پہلے محبت نہیں ہونی چاہیے .. لیکن اسے محبت کرنے کی اتنی بڑی سزا تو نا دو۔ وہ لمحے ہنسنے والا بچہ.. اس نے اپنے آپ

کو اتنا مصروف کر لیا ہے کہ بمشکل دو گھڑی ہم سب کے پاس بیٹھتا ہے۔ بھائی صاحب اور بھابھی جان اس کے لیے اتنا پریشان ہیں۔

اور اماں.. ہر لمحہ اس کی ہی فکر کرتی رہتی ہیں۔ منہا.. میری بات مان لو۔ مجھے یقین ہے کہ تم بہت خوش رہو گی۔"

انمتا بیگم نے ایک گہری سانس لے کر کہا تھا۔

"جیسے آپ کی مرضی انا... مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" منہا نے کہہ کر آنکھیں موند لی تھیں۔

"ان شا اللہ تمہارے نصیب میں خوشیاں آئیں گی میری بچی۔" وہ منہا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دریہ.. یار کیا تم ہر وقت اوپر نیچے کرتی رہتی ہو۔ جانتی ہو نا ڈاکٹر نے احتیاط کے لیے کہا ہے۔" احمر اس کا ہاتھ تھام کر اپنے سامنے بٹھاتا بولا تھا۔

"افو.. آپ نہیں جانتے کہ مجھے کتنے کام ہیں۔ امی خود تو گاؤں میں ہیں لیکن وہیں سے مجھے مسلسل کوئی ناکوئی کام کہتی رہتی ہیں.. وہ عمیر کی شادی میں کوئی کمی نہیں رہنے دینا چاہتیں۔" دریا بولی تھی۔

"ہاں تو انہیں کہو نا یہیں آ جائیں.. دادی تو ویسے بھی آتی رہتی ہیں لیکن وہ نہیں آتیں.. اور انہیں ذرا جلدی بلاؤ تاکہ تمہیں بھی تھوڑا آرام ملے۔" احمر بولا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ... میں نے امی کو کہا تھا۔ دو تین دن تک آ جائیں گی.. لیکن احمر مجھے اصل ٹینشن عمیر کی ہو رہی ہے۔" دریا وہیں اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی۔

Kitab Nagri

"ارے بھلا دولہے میاں کی ٹینشن کیوں... اس کی تو دلی مراد بر آئی ہے۔" احمر شرارتی انداز میں بولا تھا۔ ساتھ ہی اس کے بالوں میں آہستہ سے ہاتھ چلانے لگا تھا۔

"یہ تو ہے... وہ منہا کو پسند کرتا ہے.. مجھے یہ بات معلوم ہے۔ لیکن مجھے اس کا رویہ عجیب سا لگ رہا ہے۔ شادی کے کسی کام میں وہ دلچسپی نہیں دکھا رہا... اور نا ہی اس کے چہرے پر مجھے خوشی دکھائی دیتی ہے۔" دریا فکر مندی سے بولی تھی۔

اس کی بات پر احمر کا اس کے بالوں میں چلتا ہاتھ رکا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ کام کا برڈن زیادہ ہو.. اس لیے تمہیں ایسا محسوس ہوا ہو۔" احمر بولا تھا۔

"لیکن ایسی بھی کیا مصروفیات.. " دریہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

"دیکھو.... اگر کوئی مسئلہ ہے بھی تو مجھے یقین ہے کہ وہ ان کی شادی کے بعد حل ہو جائے گا.. اتنا عرصہ بھی تو گزر گیا ہے نا...

تم فکر نا کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا..

تم بس اپنا خیال رکھو۔" احمر اس کا ہاتھ تھامتا بولا تھا۔

دریہ مسکرا کر سر جھکا گئی تھی۔
www.kitabnagri.com

"جانتے ہیں احمر... میں نے چار سال انتظار کیا ہے۔ مجھے لگا کہ شاید میں کبھی ماں نہیں بن پاؤں گی... بالکل مایوس ہو گئی تھی میں۔ لیکن جب سے مجھے یہ گڈ نیوز ملی ہے میرا دل چاہتا ہے کہ ہر پل بس شکر ہی ادا کرتی رہوں۔" دریہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو... لیکن اللہ کبھی کبھار ہمیں آزماتا ہے.. ہمیں یہ احساس دلانے کے لیے کہ وہ بھی موجود ہے. تاکہ ہم کہیں اسے بھول نا جائیں..

لیکن اب تمام آزمائشیں ختم ہو چکیں. تم دیکھنا کہ میں ہماری زندگی کو بہت خوبصورت بنا دوں گا..

"اگر اسے اپنے ساتھ لگاتا بولا تھا.

دریہ طمانیت سے مسکرا دی تھی.

"یہ دیکھو عمیر... میں نے اور منہا نے مل کر تمہارے لیے یہ شیروانی پسند کی ہے. "دریہ اسے شیروانی دکھاتے بولی تھی.

"اچھی ہے.. "اس نے ایک نظر دیکھ کر اپنی توجہ دوبارہ لپٹاپ کی جانب مرکوز کر دی تھی.

"کیا ہوا ہے عمیر؟ کیا تم خوش نہیں ہو..؟" دریہ نے شیروانی ایک جانب رکھ دی تھی.

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے. "عمیر کی نظریں ہنوز لپٹاپ پر تھیں.

"تمہارے رویے سے لگتا ہے کہ تمہاری زبردستی شادی کروائی جا رہی ہو.." دریہ بولی تھی۔
"غلط لگتا ہے.." وہ مختصراً بولا تھا۔

"جو بھی ہے... بہتر ہے کہ اب اپنا رویہ ٹھیک کر لو۔ اور منہا کا ڈریس بھی میں نے یہیں رکھا ہے.. اگر دیکھنا ہوا تو دیکھ لینا.. اور پھر منہا کے کمرے میں بھجوا دینا...." دریہ خفگی سے کہتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔

اس کی بات پر عمیر نے ایک نگاہ صوفے پر پڑے سرخ جوڑے پر ڈالی تھی۔ ساتھ ہی لیپ ٹاپ بند کر دیا تھا۔

Kitab Nagri

"سمجھ نہیں آتا کہ خوش ہوں یا دکھی.. ایک طرف تو تم میری زندگی میں شامل ہو رہی ہو..

لیکن صرف اپنی انا کی خوشی کی خاطر۔ مجھے تمہارا ساتھ نہیں... تمہاری خوشیاں چاہیے تمہیں۔" عمیر نے جوڑے کو دیکھتے سوچا تھا۔

پھر اسے اٹھا کر ساتھ پڑے شاپنگ بیگ میں ڈالا تھا اور منہا کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

منہا جو اس وقت چائے کے ساتھ میگزین سے لطف اندوز ہو رہی تھی دروازہ بجنے پر پس کہہ گئی تھی۔

لیکن عمیر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

"یہ آپ کا سوٹ .." وہ کہہ کر بیگ صوفے پر رکھ چکا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ آپ یہ شادی اپنی انا کے مجبور کرنے پر کر رہی ہیں... لیکن آپ کہتی ہیں تو میں انہیں منع کر دیتا ہوں.. آپ کو اپنے ساتھ زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" عمیر سنجیدگی سے بولا تھا۔

منہا نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔
Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں انا کو کوئی دکھ نہیں دینا چاہتی.. " وہ ہولے سے بولی تھی۔

عمیر اسے دیکھتا باہر نکل گیا تھا۔

"یعنی کہ محترمہ کی عقل ٹھکانے آ چلی ہے... لیکن میں بھی اتنی آسانی سے نہیں مانوں گا۔ کچھ تو اسے بھی پتا چلنا چاہیے کہ انتظار کتنا صبر آزما ہوتا ہے۔"

اپنے کمرے کی جانب بڑھتے اس نے سوچا تھا۔

"احمر.. آپ ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئے... کیا چھوٹے بچوں جیسی حرکت ہے یہ۔؟" دریہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے غصے سے بولی تھی۔

"جب میں نے کہہ دیا کہ تم ہی مجھے تیار کرو گی تو بس کہہ دیا.."

آگے تمہاری مرضی ہے۔ ورنہ سب کو جواز پیش کرتی رہنا کہ میں نے کیوں شادی میں شرکت نہیں کی۔ "احمر ضدی لہجے میں بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

"احمر پلیز نا... مجھے بہت کام ہیں۔ آپ ہو جائیں نا تیار.. صرف تھوڑی سی ہی تو تیاری رہتی ہے۔"

دریہ رونے والی ہو گئی تھی۔

احمر اٹھ کر اس کے سامنے آیا تھا۔

"مسز... پچھلے دو ہفتوں میں بمشکل تم نے مجھ سے تین یا چار مرتبہ بات کی ہو گی ..
وہ بھی یہ کہ کھانا کھالیں احمر... یہ کر لیں. سامان لا دیں .
تمہیں میرا کوئی خیال ہی نہیں ہے. " وہ دریہ کا دوپٹہ سیٹ کرتے بولا تھا.

"اچھا نا... سوری. پر آپ بھی جانتے ہیں کہ کتنی مصروفیات تھیں. چلیں شاہاش.. اب مجھے تنگ
مت کریں. " دریہ اسے پیچھے ہٹاتے بولی تھی.
احمر نے ایک گہری نگاہ اس پر ڈالی تھی جو پیچ شارٹ فرائک میں نہایت خوبصورت لگ رہی تھی.

"اچھا... تو تم میری بات نہیں مان رہی. " احمر کہہ کر چلتا ہوا دروازے تک گیا تھا اور اسے لاک
کر دیا تھا.

"تو پھر آج ہم دونوں پورے فنکشن کے دوران کمرے میں ہی رہیں گے. " احمر چابی اپنی جیب
میں ڈالتے بولا تھا.

"آپ سچ میں پاگل ہو چکے ہیں ..

دیکھیں امی کیا سوچیں گی.. اور نیچے اتنے مہمان آئے ہوئے ہیں.. مجھے ابھی اتنے کام ہیں.. " دریہ سر پر ہاتھ مارتے بولی تھی.

"اسی لیے تو کہہ رہا ہوں.. آج یہیں رہتے ہیں دونوں. چھوڑو باقی سب کو. ہو جائے گی شادی بھی.. " احمر اس کا گال تھتھپا کر واپس بیڈ پر جا بیٹھا تھا.

"احمر.. " دریہ صدمے سے بولی تھی.

"جی مسز.... " احمر شرارت سے بولا تھا.

"آپ کو کیا ہو گیا ہے.. آپ نے پہلے تو کبھی ایسا نہیں کیا. " دریہ بیڈ پر اس کے سامنے جا بیٹھی تھی.

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تو پہلے آپ نے کبھی مجھے اتنا اگنور بھی نہیں کیا مسز... " احمر اس کی لٹ کھینچتے بولا تھا.

"اچھا چلیں جو ہوا سو ہوا... اب چابی دیں مجھے..." دریہ کی سوئی وہیں اٹکی تھی.

"سوری مسز... میں آپ کو اپنی شرط بتا چکا ہوں." وہ مسکرا کر کہتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا چکا تھا.

"ہو تو چکے ہیں تیار... اور کیا کروں میں.. " دریہ غصے سے کہہ کر اٹھی تھی اور ڈرینگ سے ہیئر برش اٹھا کر لائی تھی۔

پھر اٹے سیدھے انداز میں اس کے بالوں میں پھیرنے لگی تھی۔
پھر کوٹ اٹھا کر اس کے قریب آئی تھی۔

"کھڑے ہوں..." آرڈر جاری ہوا تھا۔

احمر بھی چپ چاپ کھڑا ہو گیا تھا۔

کوٹ پہنا کر دریہ نے پرفیوم سپرے کیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جوتے پہنیں فوراً..." دریہ ذرا تیز لہجے میں بولی تھی۔

احمر کے چہرے پر دبی دبی مسکان تھی۔

"اب ہو گئے ہیں تیار... دیں چابی۔" دریہ خفگی سے بولی تھی۔

"پہلے اچھی سی سائل دو... " احمر ہنستے ہوئے بولا تھا۔

"ناراض ہوں میں... نہیں دے رہی۔ " دریہ کا لہجہ ہنوز خفا تھا۔

"اچھا... پھر تو مجھے تمہیں منانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اب سوچ لو... یہ نا ہو کہ منانے کے چکر میں ہم لیٹ ہو جائیں...

لیکن مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ " احمر معنی خیزی سے بولا تھا۔

دریہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"جو جی چاہتا ہے کریں.. لیکن اکیلے میں تو چلی۔ " وہ چابی اس کے سامنے لہراتی باہر بھاگ گئی تھی جبکہ احمر کو ایک لمحے کے لیے سچوئیشن ہی سمجھ نہیں آئی تھی۔

www.kitabnagri.com

پھر سمجھ آنے پر مسکرا کر شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر بال بنانے لگا تھا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" قاضی صاحب کے سوال پر منہا نے ایک نظر قری صوفے پر بیٹھی انمتا بیگم پر ڈالی تھی جنہوں نے اسے ہاں کرنے کا اشارہ کیا تھا۔

"قبول ہے۔" منہا کے بولنے پر انمتا بیگم نے سکون کا سانس لیا تھا۔

"مبارک ہو آپ سب کو۔" قاضی صاحب نے کہا تھا اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے تھے۔

عمیر کا انداز سنجیدہ سا تھا۔

"کیا وہ خوش نہیں ہے؟" منہا نے اسے دیکھ کر سوچا تھا۔

"بہت مبارک ہو منہا۔" دریا اسے اپنے ساتھ لگاتے بولی تھی۔

منہا ہولے سے مسکرا دی تھی۔

www.kitabnagri.com

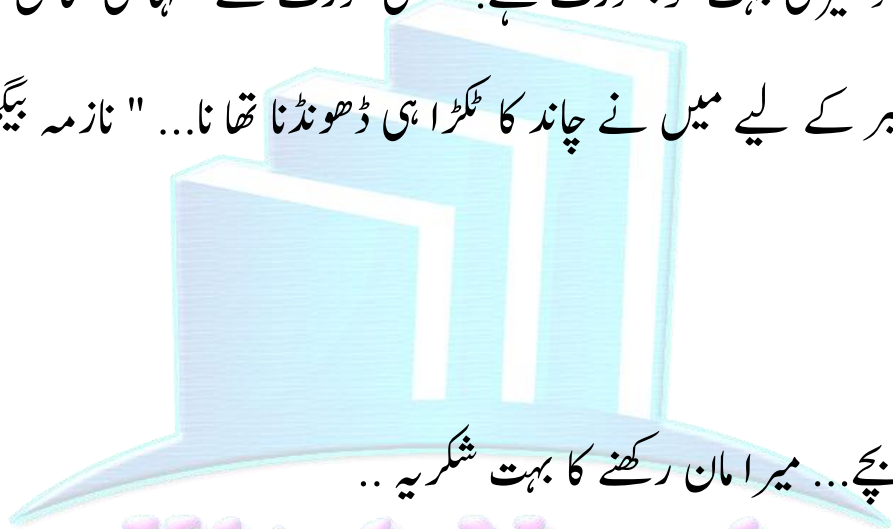
"میری بہو تو بہت ہی خوبصورت ہے۔" عمیر کی امی نے آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوما تھا۔

"سب مہمان سٹیج پر باری باری آکر اس سے مل رہے تھے جبکہ وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔

سرخ جالی کے گھونگھٹ سے اس کا چہرہ چھپا ہوا تھا۔

عمیر نکاح کے فوراً بعد سیٹج سے اتر کر مردوں والی سائیڈ پر اپنے دوستوں کی جانب بڑھ چکا تھا جبکہ منہا وہیں سب لوگوں کے درمیان گھری بیٹھی تھی۔

"ویسے نازمہ.. بہو تو تیری بہت خوبصورت ہے۔" کسی عورت نے منہا کی ساس کو مخاطب کیا تھا۔
"ہاں تو... اپنے عمیر کے لیے میں نے چاند کا ٹکڑا ہی ڈھونڈنا تھا نا... " نازمہ بیگم نے دوبدو جواب دیا تھا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بہت مبارک ہو بچے... میرا مان رکھنے کا بہت شکریہ.."

دیکھنا تم بہت خوش رہو گی۔" انمنا بیگم نے منہا سے کہا تھا۔

منہا نے ہولے سے سر ہلا دیا تھا۔

"دریہ... بچے بیٹھ جاؤ.. ایسی حالت میں اتنی دیر سے تم کام کرنے لگی ہوئی ہو۔ مہمانوں کو میں دیکھ لیتی ہوں۔" نازمہ بیگم نے دریہ کو سیٹج پر منہا کے ساتھ بٹھاتے کہا تھا۔

"شکریہ امی.. میں تو چل چل کر تھک ہی گئی تھی۔" دریہ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔
"ویسے منہا... آج تو تم پر ٹوٹ کر روپ آیا ہے۔ میرے بھائی کی تو خیر نہیں... " دریہ نے اسے
چھیڑتے کہا تھا۔

اس کی بات پر منہا کے گال سرخ ہوئے تھے۔

"آپ کو کیا بتاؤں آپ!.. مجھے کتنا ڈر لگ رہا ہے۔ اگر میرے تمام وسوسے درست ثابت ہو گئے تو
.... " منہا سوچ ہی سکی تھی۔

"کہاں کھو گئی..؟" دریہ اس کے سامنے چٹکی بجاتے بولی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاہا.. ویسے میں نے اپنی برات پر چپ کا روزہ ہی رکھا ہوا تھا..."

پر پتا ہے احمر کہتے ہیں کہ تم اسی دن بول لیتی تو بہتر تھا۔ کم از کم اب میری تو کچھ سن لیتی..."
دریہ نے ہنستے ہوئے بتایا تھا۔

"آپ!.. مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔" منہا آہستہ سے بولی تھی۔

"مجھے اندازہ ہے منہا.. یہ موقع ہی ایسا ہوتا ہے۔ لیکن پرسکون رہو۔ اور یقین رکھو کہ سب اچھا ہو گا۔" دریا اس کا ہاتھ تھپتھپاتے بولی تھی۔

"ٹھہرو... تمہاری گھبراہٹ بھی ابھی دور کرتے ہیں۔" دریا کے انداز سے منہا کو خطرے کی بو محسوس ہوئی تھی۔

دریا نے فون نکال کر عمیر کو کال ملائی تھی۔

"سنو ذرا... کیا تم اپنی بیوی کو صرف اکیلے بیٹھنے کے لیے چھوڑ گئے ہو... فوراً یہاں آؤ۔" دریا تیزی سے بولی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپی... وہاں بہت عورتیں ہیں۔" عمیر جھنجھلاہٹ سے بولا تھا۔

"تم آؤ تو... میں کون سا تمہیں یہاں بیٹھنے کو کہہ رہی ہوں۔" دریا نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

"آپ نے انہیں کیوں بلا لیا.. " منہا نے حیرانی سے کہا تھا۔

"تمہاری گھبراہٹ دور کرنے.. " دریہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

تبھی اسے عمیر آتا دکھائی دیا تھا۔

"عمیر.. تمہاری بیوی کی طبیعت کافی بو جھل ہو رہی ہے۔ تم ایک کام کرو اسے کمرے میں لے جاؤ۔ مہمان بھی اب جانا شروع ہو ہی چکے ہیں۔ " دریہ بولی تھی۔

عمیر نے ایک گہری نگاہ منہا پر ڈالی تھی جو سر جھکائے انگلیاں مروڑ رہی تھی۔

"ارے کیا ہوا منہا کو..." نازمہ بیگم دریہ کی بات سن کر وہاں چلی آئی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بس اسے گھبراہٹ ہو رہی ہے... اسی لیے میں عمیر سے کہہ رہی تھی کہ کمرے میں لے جائے۔ " دریہ شرارت سے بولی تھی۔

"پر ابھی تو میں نے اتنی ساری رسمیں بھی کرنی ہیں ...

بیٹا.. کیا زیادہ طبیعت خراب ہو رہی ہے؟" انہوں نے منہا کو مخاطب کیا تھا جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اچھا.. تو بس میں اماں کو بلاتی ہوں اور پھر کچھ دیر میں رخصتی بھی ہو ہی جائے گی... " نازمہ بیگم کہہ کر دادی کی جانب بڑھ گئیں تھیں۔

"بیٹھ جاؤ یہاں... " دریہ نے عمیر سے کہا تھا۔

"نہیں... مجھے جانا ہے۔ اور آپ ذرا اپنے شوہر کو دیکھیں.. کسی لڑکی سے بات کر رہے ہیں۔ " عمیر بولا تھا۔

"تم تو آگ لگانے میں ماہر ہو.. " دریہ نے سر جھٹکا تھا۔

"اور آپ ڈرامے لگانے میں.. " عمیر کہہ کر دوبارہ مردوں والی سائیڈ پر جا چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

جبکہ دریہ کا منہ کھل چکا تھا۔

"میں نے کون سے ڈرامے لگائے "۔

"اوہو آپ... آپ کو تنگ کر کے گئے ہیں۔ " منہا بولی تھی۔

"شکر ہے آج کا فنکشن خیر سے گزر گیا... اب ایک ولیمہ ہی رہ گیا ہے۔ اس کے بعد تمہیں بھی آرام مل جائے گا۔" احمر نے دریہ کو مخاطب کیا تھا جو صوفے پر بیٹھی اپنی جیولری اتار رہی تھی۔
دریہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"کیا ہوا مسز... کوئی ناراضگی ہے کیا۔" احمر اس کے قریب آتا بولا تھا۔
"اتنے معصوم نا بنیں۔" دریہ نے تیزی سے کہا تھا۔

"اچھا چلو... لڑائی ختم کرو۔ سوری... " احمر ہار مانتے بولا تھا۔
"وہ لڑکی کون تھی جس سے آپ بات کر رہے تھے۔" دریہ نے پوچھا تھا۔
www.kitabnagri.com

"کون... اچھا نمبر۔ وہ ایک انویسٹیشن آفیسر تھی۔" احمر یاد کرتا بولا تھا۔
"ویسے کہیں تم جیلز تو نہیں ہو رہی تھی.. " احمر نے اسے چھیڑا تھا۔

"میں بھلا کیوں جیلس ہونے لگی۔ ٹانگیں توڑ دوں گی آپ کی... اگر میرے علاوہ کسی کا سوچا بھی۔
" دریہ خفگی سے بولی تھی۔

"اب اس میں بھلا خفا ہونے والی کون سی بات ہے یار... کیا تم جانتی نہیں ہو کہ میرے دل میں
صرف تم ہو۔" احمر اس کا ہاتھ تھامتے بولا تھا۔
دریہ اس کے انداز پر مسکرا دی تھی۔

"ویسے تم نے منہا کو بتا دیا... حسن کی موت کا کہ وہ تین سال پہلے ہی جیل سے بھاگنے کی
کوشش میں مارا گیا تھا۔" احمر نے پوچھا تھا۔

"ارے آج اس کی شادی تھی.. میں بھلا اس کا موڈ کیوں خراب کرتی۔ کوئی موقع دیکھ کر بتا دوں
گی.. " دریہ بولی تھی۔

"ویسے آج تم بالکل چڑیل لگ رہی تھی.. میں تو حیران ہی رہ گیا تھا کہ دریہ کو ہوا کیا..
کیا میک اپ کرنا بھول گئی ہو۔" احمر شرارت سے بولا تھا۔
www.KitabNagri.com

جس پر دریہ نے کشن اٹھا کر اسے مارا تھا۔

دلہن بنی منہا اس وقت عمیر کے کمرے میں موجود تھی۔

بیڈ کے وسط میں لہنگا پھیلائے بیٹھی وہ اس وقت نہایت خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اس کا دل عجیب ہی انداز میں دھڑک رہا تھا۔

"ناجانے کتنی مرتبہ میں عمیر کی محبت کو ٹھکرا چکی ہوں.. لیکن انہوں نے پھر بھی میرا انتظار کیا۔ لیکن اگر وہ بھی حسن کی طرح ہوئے تو...."

اگر میرے نصیب میں پھر خوشیوں کی بجائے دکھ ہوئے تو.. "منہا نے یاسیت سے سوچا تھا۔ لیکن وہ بھول رہی کہ اللہ سے زیادہ اپنے بندوں سے کوئی محبت نہیں کر سکتا.. اور ہمارے ساتھ جو ہوتا ہے وہ ہمارے لیے بہتر ہوتا ہے۔

منہا نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔ اسے یہاں بیٹھے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا۔ اب تو اس کی کمر بھی درد کرنے لگی تھی۔ اور اب تو اسے زیور سے بھی الجھن ہونے لگی تھی۔

اس نے قریب پڑاکشن اپنے پیچھے رکھا تھا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔ آدھا گھنٹہ مزید گزر چکا تھا۔

منہا نے نیند بھگانے کی کوشش کی تھی لیکن کچھ دیر بعد وہ نیند کی وادی میں کھو چکی تھی۔

عمیر کمرے میں داخل ہوا تو منہا کو سوتا ہوا پایا..

"شاید میں زیادہ لیٹ ہو گیا.. " اس نے سوچا تھا.

کتنی دیر وہ لان میں بیٹھا اپنی ہی سوچوں میں گم رہا تھا. اسے لگا تھا کہ منہا چنچ کر کے سو چکی ہو گی ..

لیکن اب اسے عروسی جوڑے میں دیکھ کر اسے شرمندگی ہوئی تھی.

"وہ چلتا ہوا ڈریسنگ تک گیا تھا اور دراز سے ایک انگوٹھی نکالی تھی.

پھر بیڈ کی جانب بڑھا تھا جہاں ساری جگہ منہا کے جوڑے نے گھیری ہوئی تھی.

اس کا لہنگا ایک طرف کرتے وہ بیٹھ گیا تھا اور بغور اسے دیکھنے لگا تھا.

پھر ہولے سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے انگوٹھی پہنا دی تھی.

www.kitabnagri.com

ساتھ ہی اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھ گیا تھا.

جبکہ منہا یونہی ہر چیز سے بے نیاز سوئی ہوئی تھی.

باہر نکلا تو اسے ایک اور پریشانی نے آن گھیرا۔

"اب میں کہاں سوؤں"....

کیونکہ منہا بیڈ کے درمیان میں مزے سے سوئی ہوئی تھی جبکہ اس کا لہنگا پورے بیڈ پر پھیلا ہوا تھا۔

"یار... جاگ ہی جاؤ۔" وہ دل میں اس سے مخاطب ہوا تھا۔

پھر کچھ دیر بعد صورتحال کچھ یوں تھی کہ اس کی نظروں کے ارتکاز کی وجہ سے منہا کی آنکھ کھل چکی تھی۔

عمیر کو سامنے پا کر وہ ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

"آپ جا کر چینج کر لیں... اور فریش ہو جائیں۔" عمیر نے دل پر پتھر رکھتے نرمی سے کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

جبکہ منہا حیران سی اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

منہا فریش ہو کر نکلی تو عمیر کو سوتا پایا... اس کے ہلکے خراٹے بھی سنائی دے رہے تھے۔

منہا ایک نگاہ اس پر ڈالتی بیڈ کی دوسری جانب آ کر بیٹھ گئی تھی۔

"ویسے یہ انگوٹھی وہ مجھے میرے جاگتے ہوئے بھی پہنا سکتے تھے... میں نے کون سا منع کرنا تھا۔"
منہا نے انگوٹھی پر نظر جمائے سوچا تھا۔

"پہلے تو اتنا کہتے تھے کہ محبت کرتا ہوں... لیکن اب ایسے ظاہر کر رہے ہیں کہ جیسے ان کی
زبردستی شادی کروائی گئی ہو۔"

سوچوں میں گھری وہ کافی دیر جاگتی رہی تھی۔

پھر کس لمحے اس کی آنکھ لگی اسے خود بھی معلوم نا ہو سکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ولیمہ چونکہ رات میں تھا اس لیے کسی کو بھی جلدی اٹھنے کی فکر نا تھی۔

دس بج چک تھے لیکن سب لوگ ابھی تک اپنے کمروں سے ہی نہیں نکلے تھے۔

منہا کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ عمیر اپنی جگہ سے غائب تھا۔
کمرے میں نگاہ دوڑائی تو وہ صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ استعمال کر رہا تھا۔

"گڈ مارننگ.. " منہا کو جاگتا دیکھ کر عمیر بولا تھا۔

منہا نے مسکراتے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"اگر تھوڑی دیر اور سونا چاہتی ہو تو سو جاؤ... ابھی کوئی بھی نہیں جاگا۔ " عمیر نے لیپ ٹاپ سے
نگاہ ہٹائے بغیر کہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں.. میری نیند پوری ہو گئی ہے۔ " منہا ہولے سے کہتے اٹھی تھی۔

اور الماری کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے لیے کپڑے نکالنے لگی تھی۔

"میں بلاوجہ ہی بدگمان ہو رہی تھی۔ اتنے تو اچھے ہیں عمیر... " منہا نے سوچا تھا۔

ایک خوبصورت مسکان نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔

اس کے واش روم چلے جانے کے بعد عمیر نے لیپ ٹاپ بند کیا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے عمیر؟ تم ناراض تھے اس سے.. " دماغ نے ڈپٹا تھا۔

"ہاں.... لیکن میں اسے دکھ بھی نہیں دے سکتا۔" دل کسی صورت بے رخی پر آمادہ نا تھا۔
"لیکن تھوڑا اگنور تو کر سکتے ہو نا... تاکہ اسے احساس ہو۔"



لیپ ٹاپ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

"اف.. یہ عمیر کو کیا ہو گیا ہے۔" منہا کمرے میں ٹہلتی سوچ رہی تھی۔

"ولیمے والے دن صبح تو موڈ ٹھیک تھا.. لیکن اب کیا ہو گیا ہے ...

رات میں بھی میرے سونے کے بعد آتے ہیں.. اور صبح فجر کے بعد اللہ جانے کہاں نکل جاتے ہیں.

آج تو در یہ آپنی نے بھی نوٹ کر لیا. آج آئیں تو سہی ...

نہیں کرنی تھی شادی تو مت کرتے. لیکن کیا تماشہ لگایا ہوا ہے. "منہا ٹہلتے ہوئے خود کلامی کر رہی تھی.

ایک نگاہ گھڑی پر ڈالی تھی جو بارہ بجا رہی تھی.

اپنی انگلیوں سے کھیلتی وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی. البتہ نظریں گھڑی پر مرکوز تھیں.

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بارہ بج کے پندرہ منٹ پر کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھلا تھا اور عمیر دے قدموں اندر داخل ہوا تھا.

"اتنی لیٹ کیوں آئے ہیں آپ؟" منہا نے کھڑے ہوتے پوچھا تھا.

"کام تھا کچھ.. " عمیر پہلے تو اسے جاگتا دیکھ کر ٹھٹھکا تھا پھر بول کر اس کی سائیڈ سے گزرنے لگا تھا۔

"کیوں کر رہے ہیں ایسا؟.. " منہا نے اس کا بازو تھاما تھا۔

"میں کچھ نہیں کر رہا... " عمیر نے نرمی سے اس کا ہاتھ ہٹایا تھا۔

منہا رخ موڑ کر اس کے بالکل سامنے کھڑی ہو گئی تھی۔

"کیا نفرت ہو گئی ہے مجھ سے...؟" اس نے دکھی لہجے میں پوچھا تھا۔

"نہیں... تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو۔ " عمیر کا لہجہ بے تاثر تھا۔

حالانکہ ایک لمحے کو اس کا دل چاہا تھا کہ آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لے.. لیکن اگلے ہی لمحے دل دوبارہ ضد پر اڑ چکا تھا۔

"نہیں.... میں زیادہ نہیں سوچ رہی۔ میں جانتی ہوں کہ آپ اب مجھ سے محبت نہیں کرتے...

اور ٹھیک ہے نا... میں واقعی اس قابل بھی نہیں ہوں۔ " منہا کہہ کر پیچھے ہٹی تھی۔

عمیر بالکل چپ کھڑا تھا۔

"میرے اس کمرے میں رکنے کی بھی کوئی وجہ نہیں بنتی.... جب آپ کے دل میں ہی میری کوئی جگہ نہیں ہے تو...."

لیکن خیر اگر آپ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتے تو میں خود کو آپ پر مسلط نہیں کروں گی..." منہا کہتی ہوئی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

"بس اتنی ہی برداشت تھی.." عمیر نے ایک دم اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"میں نے بھی تو چار سال... پورے چار سال تمہارا انتظار کیا تھا نا..."

لیکن تم تو دو دن کی بے رخی نہیں سہہ پائی۔" عمیر ہولے سے بولا تھا۔

"تم کہتی ہو کہ محبت ختم ہو چکی... لیکن میں کہتا ہوں کہ تمہاری محبت نے اپنی جڑیں میرے دل میں مزید گہری کر دی ہیں۔"

عمیر نے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کی تھی۔

منہا مڑی تھی۔

"میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں کہ میں نے ٹھیک کیا تھا۔ تب آپ میرے شوہر نہیں تھے۔ ایک نامحرم تھے۔ میں کیسے اپنے دل میں آپ کو داخل ہونے کی اجازت دے سکتی تھی۔

لیکن اب آپ میرے شوہر ہیں۔ میں نہیں جانتی کہ آپ مجھ سے کیا سننا چاہ رہے ہیں... لیکن ہاں۔

آپ کی بے رخی سے مجھے فرق پڑتا ہے... "منہا سر جھکائے بولی تھی۔

"صرف اتنا ہی.. "عمیر نے اس کو ہولے سے کھینچ کر اپنے سامنے کیا تھا۔

"مطلب کہ... تم نہیں مانو گی کہ تمہیں بھی مجھ سے محبت ہے... لیکن پھر بھی تم دیکھنا.. ایک روز تم خود اعتراف کرو گی.. اپنی محبت کا۔

میں جانتا ہوں کہ تم بہت سے دکھوں سے گزری ہو لیکن دیکھنا... میں کبھی تمہارا بھروسہ نہیں توڑوں گا "...

منہا کے دونوں ہاتھ تھامے عمیر اسے یقین دلا رہا تھا۔

شاید وہ اس کے خدشات سے واقف تھا۔

"میں کبھی ایسا مرد نہیں بنوں گا... جو عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھے... ہاں لیکن میری ایک خواہش ہے... تمہارے دل پر حکمرانی کی..

تمہیں عزت دوں گا... جس کی تم حقدار ہو۔ اپنی جانب سے تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا...

لیکن بندہ بشر ہوں۔ اگر کبھی کہیں کوئی غلطی کر گیا تو تمہیں پورا حق ہے کہ آکر میرا گریبان تھام لو....

میں اف تک نہیں کروں گا.. "منہا کے دونوں ہاتھ تھامے عمیر آہستہ سے بول رہا تھا۔
منہا آہستہ سے دو قدم آگے بڑھی تھی اور اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔

Kitab Nagri

"مجھے یقین ہے کہ مجھے آپ سے محبت ہو جائے گی..." وہ ہولے سے بڑبڑائی تھی۔

عمیر نے مسکرا کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

After few years...

"سمیر رک جاؤ.. رکھ دو بال کو نہیں تو گر جاؤ گے۔" دریہ اپنے بیٹے کو مسلسل روک رہی تھی لیکن وہ رکنے کی بجائے کھکھلا کر بھاگ رہا تھا۔

"امی... یہ بہت تیز بھاگتا ہے۔" دریہ نے رک کر انمتا بیگم کو کہا تھا... جو صوفے پر بیٹھی انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔

"مجھے لگتا ہے کہ یہ عمیر پر چلا گیا ہے... " دریہ تاسف سے بولی تھی۔

"جی نہیں... تمہارے شوہر پر ہی گیا ہے۔" عمیر سمیر کو اٹھا کر صوفے پر آ بیٹھا تھا۔

www.kitabnagri.com

"جی نہیں... احمر اتنے شرارتی نہیں تھے۔" دریہ اس کے کندھے پر مارتی خود بھی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"ویسے میں نے سنا ہے کہ احمر بھائی آج کل اس ماڈل کا کیس دیکھ رہے ہیں... جسے ہر اسماں کیا گیا تھا..."

یہ ناہو کہ وہ ماڈل انہیں پھنسا لے.. پھر کیا کرو گی تم.." عمیر شرارتی لہجے میں کہتا سمیر کو اٹھائے وہاں سے کچن کی جانب بھاگ گیا تھا۔

جبکہ دریہ انمتا بیگم کے اشارہ کرنے پر رک گئی تھی۔

"اب کچن میں چلے ہی گئے تو... تو سمیر کا دودھ بنا دو۔" دریہ نے وہیں سے آواز لگائی تھی۔
"آکر خود بنا لیں...." عمیر نے دودھ جواب دیا تھا۔

"آپ باہر جا کر بیٹھیں.. میں لے آتی ہوں۔" منہا نے عمیر سے کہا تھا جو سمیر سے کھیلنے میں مصروف تھا۔

"ویسے... میں نے سوچا ہے کہ ہماری بیٹی کا نام رمشا ہو گا..." عمیر سوچتے ہوئے بولا تھا۔

"ابھی بہت وقت ہے.. " منہا نے مسکرا کر کہتے چولہے پر دودھ رکھا تھا۔

اتنے میں سمیر بھی مچلنے لگا تھا کہ اسے نیچے اتارا جائے...

عمیر اسے اتار کر منہا کی جانب بڑھا تھا۔

"تم دن بدن مجھے اور اچھی کیوں لگنے لگی ہو..." عمیر نے اس کا ہاتھ تھامتے کہا تھا۔

اس کی بات پر منہا نے قہقہہ لگایا تھا۔

"کیونکہ میں ہوں ہی خوبصورت... آپ کی منہا جو ٹھہری..."

وہ مسکرا کر کہتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

صوفے پر بیٹھی انمنا بیگم نے ان کی دیر پا خوشیوں کی دعا کی تھی..

بہت سی آزمائشوں سے گزرنے کے بعد ان کی زندگی نارمل ہو چکی تھی۔

"اللہ بری نظر سے بچائے..." انہوں نے دل میں دعا کی تھی جو شاید قبولیت کا درجہ پا چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ختم شد

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](https://www.facebook.com/SocialMediaWritersOfficial)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

samiyach02@gmail.com